

الدلائل القاطعة على إلهية الله تعالى
المعروف

فیضِ حق و باطنِ عکس

مصنف

اعمل العلماء فضل الفضلاء سلطان المناظرين
حضرت لانا الحاج محمد جمال شاه ضاروق عظمیٰ

شاعری

مولانا حافظ محمد اختر خاں صاحب المدینہ اسلامی
ملنے کا پتہ اجملی کتب خانہ ویسا سراے سبھل

جلد حقوقی بحق ابن مصنف محفوظ میں

حَقَّ الْحَقُّ وَالْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوًّا

و محمد قدس سرہ نے سنی مقابلہ اہلسنت کیلئے دو قابل کاغذخیز لکھاجاب ۱۰۰ ہایر کیلئے ہفتہ ایکہ مقابلہ سنت و ولایت کی فیصلہ کن کتاب، مسائل مختلفہ میں، درخشاں آفتاب، باغ مستطیلہ نمکستا مقابلہ شاداب، اہلسنت و ولایت کے جھگڑوں میں فیصلہ کن شمشیر زباب، سنی، اہل تہذیب و تمدن کی

الدلائل لفاطمة الداعي أهل السنة والجماعة

19 4 40

المعروف به
فیصلہ حق و باطل
مصنفہ

جامعی دین و ملت را می کفر و ضلالت، اجمل العلماء افضل الفضلاء، عظمیٰ المصلحین، محمد اجماع
سلطان المصلحین، محمد الممدوحین، زید المصنفین، مولانا الحاج الشافعی، محمد اجماع
قادری، رضوی، نسیمی، مفتی اعظم، سنجعل، وحید الله، علی،
ناشر، مولانا حافظ محمد اختصاص الیدین اجماعی، خلفا صغیر، صنف الیدین
ناظم اعلیٰ و متولی مرکزی مدرسه اہل سنت اجماع اسلام سنجعل

۱- اجلی کتبخانه - محلہ دیپاسر اسے سنبھل ضلع و آبادی روپیہ
۲- مرکز می مدر اہلسنت اجلی العلوم مسجد جہانخاں سنبھل ضلع و آبادی روپیہ اندیا

۲- مرکز میبد را بنسبت اهل العلوم مسجد چهارمخاس سنجعل نام نهادند و در این انظار

تہذیب

ہر زمین ہند میں جب سے فتنہ و ہابیت پھیلا تو مبلغان و ہابیت نے مسلمانوں کو یہ فریب دینا شروع کیا کہ صرف مذہب و ہابیت ہی قرآن و حدیث و اہل سلف و خلفہ کے موافق ہے اور مذہب اہل سنت جو کہلا آہے وہ اہل بدعت ہیں۔ ان کا ہر عقیدہ و عمل قرآن و حدیث و تصریحات سلف و اہل خلافت ہے۔

سخت ضرورت تھی کہ اس حقیقت کا انکشاف کیا جائے۔ ہماری اہانت اگرچہ ایک ایک عقیدے اور عمل میں مشتمل کتاب اور رسالہ لکھ دیا اور اس کو وحشت از باہم کر دیا۔ لیکن ابھی تک کوئی ایسی جامع کتاب نہیں تھی جو عقائد و مسائل مختلف نہ ہا پر مشتمل ہو۔ اور اس میں کافی دلائل قائم ہوں اور اس کے مختصر ہو۔ میرے اکابر نے مجھے اس خدمت کے لئے متبعین کیا تھا میں اپنے مشاغل کی وجہ سے اس کام کو انجام نہ دے سکا۔ اب جبکہ مجھے ولعوقہ کا شہید حملہ ہوا اور تعلیم و افتاء کے کام کو کچھ فرصت ملے تو مجھے بعینہ حجاب اس اہم کام کرنے کا حکم دیا۔

میں نے جب ارادہ کیا تو قدرت نے یہ دستگیری فرمائی کہ میرے دل و دماغ کو درست کر دیا اور اس قدر قوت عطا فرمائی کہ وہ گھنٹے مسلسل کام کرنے لگا۔ اور اس کو تعریف کرنا شروع کر دیا۔ یہ حصہ اول ہے جس میں معرکۃ الآراء ہندو مسائل کا ذکر ہے۔ ۱۔ امکان کذب (۲) علم غیب (۳) علم امکان و مایکون (۴) علم حسن و علم قیامت (۵) شفاعت (۶) تصرف (۷) توسل (۸) تدار (۹) استعانت (۱۰) میلاد شریف (۱۱) قیام میلاد (۱۲) عرس (۱۳) سوم (۱۴) گیارہویں شریف (۱۵) فاتحہ۔ ان کو صاف کیا گیا ہے اور ہر دو مذہب کے دعوے کو واقع کر دیا گیا ہے اور ہا یہی کا بطلان و اہانت کی حقانیت آفتاب زیادہ روشن طور پر ثابت کر دی گئی ہے۔ عبارات و حوالے نہایت ذمہ داری سے نقل کئے گئے ہیں۔ جس میں شبہ ہوا اسکو مجھ سے دریافت کر سکتے ہیں بلکہ دیکھ سکتے ہیں۔

فہرست مضامین

صفحہ	نام و مضمون	صفحہ	نام و مضمون	صفحہ	نام و مضمون
۱۳۰	مکتبہ فاتحہ	۶۰	مکتبہ تصرف	۱۳۰	مکتبہ سوم
۱۵۱	مکتبہ عرس	۶۹	مکتبہ توسل	۱۵۱	مکتبہ عرس
۱۵۸	مکتبہ قیام میلاد	۷۷	مکتبہ میلاد	۱۵۸	مکتبہ قیام میلاد
۱۶۲	مکتبہ استعانت	۸۴	مکتبہ شرف	۱۶۲	مکتبہ شرف
۱۶۸	مکتبہ شرف	۱۰۲	مکتبہ شرف	۱۶۸	مکتبہ شرف
۱۷۱	مکتبہ شرف	۱۲۲	مکتبہ قیام میلاد	۱۷۱	مکتبہ قیام میلاد

الاسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور | ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹا ہونا
باشد (انگریزی ص ۱۳۵) | محال و ناممکن ہو۔

وہابیہ کا یہ گندہ عقیدہ ان کی بکثرت کتابوں، رسائل سے ثابت ہے۔
اس میں بہت عبارات پیش کی جاسکتی ہیں لیکن بوقت طوالت اس کو ترک کیا
جاتا ہے

عقیدہ اہلسنت اس کے مقابل اہل سنت و جماعت کا عقیدہ اور اس کے
مختصر دلائل یہ ہیں۔ سنت اہل سنت کے نزدیک اللہ تعالیٰ
جھوٹ جیسے قبیح عیب و نقص سے پاک و منزہ ہے اور اس کے لئے جھوٹ محال و
ناممکن ہے۔

دلائل قرآن مجید سے

(۱) وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّخَذَ إِلَهًا خَلْقًا مِمَّا يَخْلُقُ ۚ فَيَكْفُرُ بِهِ ۚ فَمَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۚ (سورۃ نسا پ ۴۸) | بات گئی۔

(۲) وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّخَذَ قَوْلَ الْفُلَّانِ كَذِبًا ۚ فَمَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۚ (سورۃ نسا پ ۴۸) | بات گئی۔

دلائل از تفاسیر قرآن شریف

یعنی لَا أَخَذَ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّخَذَ إِلَهًا خَلْقًا مِمَّا يَخْلُقُ ۚ فَيَكْفُرُ بِهِ ۚ فَمَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۚ
میرا یہ ہے کہ اللہ سے سزا
کوئی نہیں وہ ظلمات و عدا نہیں کرتا
اور اسکا جھوٹا ہونا ممکن نہیں۔



مسئلہ امکان کذب

عقیدہ وہابیہ۔ پہلے اس مسئلہ میں وہابیہ کے چند اقوال پیش کئے جاتے
ہیں۔ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی اپنی کتاب بیگزوری میں لکھتا ہے،
عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ
بی شمارند و اور اعلیٰ شانہ بآئی مدح میکند
بر صفات انھیں و جماد کہ ایشانرا کسی بعدہم
کذب مدح میکند، پر ظاہرست کہ صفت
کمال ہیں است کہ شخص قدرت بر تکلم
بکلام کاذب میدارد و بنا بر رعایت
مصلحت و مقتضائے حکمت بہ تفرقہ از
شوب کذب تکلم بکلام کاذب ہی نماید۔
ہماری شخص محمد مدح میکرد و بخلات کہے کہ
لسان او آوٹ شدہ۔ (انگریزی ص ۱۳۵)

(۳) تفسیر وارک میں علامہ نسفی تحت کبریا فرماتے ہیں۔

أَنَّى لَا أَخَذُ الْمُتَّقِينَ مِنْهُ فِي أَخْبَارِهِمْ وَ
وَعْدِهِمْ وَوَعْدِهِمْ فِي الْأَسْجَانِ الْكَذِبُ عَلَيْهِمْ
لِيُعْجَبُوا بِكَوْنِهِمْ أَخْبَارًا عَنِ الشَّيْءِ يُخْلَوْنَ مَا
هُوَ عَلَيْهِ (ص ۳۱)

(۳) تفسیر بیضاوی میں ہے۔

لَا يَسْطَوْنَ الْكَذِبَ إِلَى خَيْرِهِ يُوْخِبُهُ لِأَنَّهُ
فَقَصٌّ وَهُوَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مُحَالٌ (بیضاوی)

(۴) تفسیر الواسطی میں ہے۔

وَالْكَذِبُ مُحَالٌ عَلَيْهِ لِمُحْتَمَلِهِ دُونَ عَيْبِهِ
تفسیر ابو سعید (ص ۳۲)

(۵) تفسیر کبیر میں علامہ امام محمد بن رازی فرماتے ہیں:

فَلَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ عَذَابِهِ يُدَالُّ عَلَى أَنَّهُ
سُبْحَانَهُ مَنُورَةٌ عَنِ الْكَذِبِ فِي وَعْدِهِ
وَوَعْدِهِمْ قَالَ أَتَعْجَبُونَ الْكَذِبَ
صِفَتُهُ نَفْسٌ وَالنَّفْسُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى مُحَالٌ
اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ (اے ہرگز اپنا
عہد جھوٹا نہ کرے گا) دلالت کرتا ہے کہ مولیٰ
تعالیٰ ہر وعدہ و وعید میں کذب سے مشغول نہ
ہوگا۔ اہلسنت اس دلیل سے کذب الہی کو
ناممکن جانتے ہیں کہ وہ صفت عیب ہو
اور اللہ تعالیٰ پر عیب محال۔ ناممکن ہو

(۶) تفسیر روح البیان میں ہے۔

وَمَنْ أَمْسَكَ مِنْ اللَّهِ حَبِثًا لَمْ يَكُنْ
لَهُ أَنْ يَكُونَ أَحَدُ الْكَافِرِينَ قَائِمًا
الْكَذِبُ نَقْصٌ وَهُوَ عَلَى اللَّهِ مُحَالٌ
دُونَ عَيْبِهِ

(۷) تفسیر کبیر میں ہے۔

إِنَّ جَوْرَ الْكَذِبِ عَلَى اللَّهِ مُحَالٌ
(۷) تفسیر کبیر (ص ۳۳)

(۸) تفسیر کبیر میں ہے۔

إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ بَالِدًا لِكَلِمَةٍ
بَلْ يَخْرُجُ بِذَلِكَ عَنِ الْإِيمَانِ
(ص ۱۵۶)

دلائل از کتب عقائد و کلام

(۱) شرح مواقف میں ہے۔ اِنَّهُ تَعَالَى
مُتَعَبٌّ عَلَيْهِ الْكَذِبُ اِتِّفَاقًا اَمَّا عِدَّةُ
الْمَعْرُوفَةِ اَنَّ الْكَذِبَ قَبِيحٌ وَهُوَ سُبْحَانَهُ
لَا يَفْعَلُ الْفَسِيحَ وَاَمَّا اَلْمُتَيْنَا عَمَّ الْكَذِبُ عَلَيْهِ
عَنْدَنَا فَاِنَّهُ نَقْصٌ وَنَقْصٌ عَلَى اللَّهِ

اور اللہ سے زیادہ کبلی بات کہی، اسیں
اس بات کا انکار ہو کہ خدا سے زیادہ کئی
شیء نہیں کیونکہ جھوٹ عیب ہو اور عیب
اللہ ہی پر محال۔ ناممکن ہے نہ کفر ہو

اللہ پر جھوٹ کو تجویز کرنا محال ہے۔

کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ
پر جھوٹ کا گمان کرے بلکہ ایسا گمان
ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔

اہلسنت و معتزلہ کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ
کا کذب ممکن نہ ہو۔ معتزلہ تو اسے مستغنی
و محال کہتے ہیں کہ کذب ہر امر اور اللہ تعالیٰ
پر کلام نہیں کرتا۔ اور ہم اہلسنت کے نزدیک
اللہ تعالیٰ پر کذب اس دلیل سے مستغنی

تعالیٰ محال الجہاد

ہے کہ کذب عیب ہے اور بر عیب اللہ
تعالیٰ پر بالاجماع محال و متنع ہے۔

از شرح مواقف کشوری ص ۶۹

۱۲) اسی شرح مواقف میں ہے۔

فلا يجوز في مسئلة الكذب بين موقف
الحيات استثناء الكذب عليه بخلاف
تعالیٰ۔ از شرح مواقف ص ۶۹

۱۳) اسی شرح مواقف میں ہے۔

فلا استحالة الكذب على الله۔
از شرح مواقف ص ۶۹

۱۴) شرح مقاصد میں ہے۔

فلا محال بالاجماع العلم بالذات الكذب
منه باتفاق العقلاء وهو على الله
محال محالاً لفظاً (از معجم البر ص ۷۸)

۱۵) مسامرہ میں ہے۔

فلا خلاف بين الامعية وغيرهم
ان كل ما كان وصف فنفس في حق
الصادق لا يباري تعالى صفة عنه وهو
محال على تعالى والكذب وصف نفس
المتن الجواز (مسامرہ ص ۷۸)

(۶) اسی مسامرہ میں ہے۔

انما قلنا اخفاء في ان الكذب وصف
نفس عند العقلاء فقد تم كونه وصف
النفس بالنسبة الى جناب قد يسم
تعالیٰ فهو مستحيل في حقه عن وجوب
(لعمراً ص ۷۸)

(۷) مسامرہ میں ہے۔

فستحيل عليه سبحانه (سماة العقول)
بالجمل والكذب (از مسامرہ ص ۷۸)

(۸) شرح فقہ اکبر میں ہے۔

والكذب عليه محال (ص ۷۸)

(۹) شرح عقائد حلالی میں ہے۔

الكذب نفس والنفس غير محال فلا
يكون من المنكيات ولا شذوذاً القادة
كما يجوز وجوب النفس عليه تعالى بالجمل
والجمل (از معجم البر ص ۷۸)

(۱۰) علامہ سنی کتاب عمدہ میں فرماتے ہیں

لا وصف الله تعالى بالقدر على الظاهر
الشرع لا في ظلم اور جمل اور کذب پر

ہم اہل سنت کہتے ہیں اس میں کذب
پوشیدگی نہیں ہے کہ بیشک عقل اور
کذب صفت عیب کا اور اللہ تعالیٰ کی بات
کذب کا صفت عیب ہونا اصل و ثابت
ہو چکا پس اللہ تعالیٰ عزوجل کے حق میں
وہ کذب محال و متنع ناممکن ہے۔

دلائل از آیات قرآنی

- آیت (۱) مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ اللَّهُ الْعَذِيبُ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُخَيِّطُ مَنَاسِكَهُم مِّنْ يَّسْأَلُ ذَاكُمُ الْمَرْءُ بِمَا رَكِبَ (۱۵) ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔
- آیت (۲) طَلَبَةُ الْغَيْبِ فَلَا تَقْطَعُوا حَتَّىٰ يَخْرُجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ أَحَدٌ مِنَ الْأَمْرِ الْأَرْكَانِ (۱۶) غیب کا جاننے والا تو اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں فرماتا، جو اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔
- (جن۔ پٹ۔ رکوع ۱۲)
- آیت (۳) تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ (۱۷) یہ غیب کی خبریں ہیں۔ ہم تمہاری وَتُخَيِّطُ الْيَدِ (۱۸) (سورہ ہود پٹ رکوع ۱۲) طرف دہی کرتے ہیں۔
- آیت (۴) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِنَبِيٍّ (۱۹) اور یہ نبی غیب بتانے میں نہیں (سورہ شوریٰ پٹ رکوع ۱)
- آیت (۵) ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ (۲۰) یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر نہیں تُوخِيصُ الْيَدِ (۲۱) (سورہ آل عمران پٹ ۴) بتاتے ہیں۔
- آیت (۶) وَاعْلَمْنَا مَا تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (۲۲) اور ہمیں سکھایا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (سورہ ناز پٹ رکوع ۱۴)
- آیت (۷) وَفَرَرْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبْيِينًا (۲۳) اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا بَيِّنٌ شَيْءٌ (۲۴) (سورہ نمل پٹ رکوع ۱۲) روشن بیان ہے۔
- آیت (۸) الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ (۲۵) ارحمن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔

(سورہ جن پٹ رکوع ۱)

آیت (۹) فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَّا أَوْحَىٰ (۲۶) اب وہی فرمائی اپنے بندے کو جو وہی (انجم۔ پٹ رکوع ۱) فرمائی۔

آیت (۱۰) وَكَوَلَّىٰ الرَّسُولَ غَيْبُكُمْ (۲۷) اور یہ رسول تمہارے غیب کی اور گواہ اور عالم کو شہید بنا۔ (سورہ بقرہ پٹ ۶)

آیت (۱۱) وَلَا تَحْزَنْ فِي ظُلُمَاتِ الْأَنْهَارِ وَلَا تَطْلُبْ وَلَا يَأْتِي إِلَّا بِكِتَابٍ مُّبِينٍ (۲۸) اور نہ کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیروں میں اور نہ کوئی تر اور خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا ہو۔ (سورہ انفاس پٹ رکوع ۴)

آیت (۱۲) وَمَا قَرَرْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ (۲۹) (سورہ انفاس پٹ رکوع ۴) ہم نے اس کتاب میں کچھ آفہان نہ کیا۔

آیت (۱۳) وَكُنْ شَيْءٌ مِّنْ أَحْشَيْنَا لَا يَفِي (۳۰) اور ہر چیز ہم نے لکھی ہے ایک بتانے اِجَابَةُ مُبَيَّنَةٍ (۳۱) (یس۔ پٹ رکوع ۱) والی کتاب میں۔

آیت (۱۴) وَكُنْ صَبِيرٌ وَكَانَ مَشْهُدٌ (۳۲) اور ہر جھوٹی اور بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔ (قمر۔ پٹ رکوع ۳)

آیت (۱۵) وَمَا جُنَّ عَالَمِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (۳۳) اور جتنے غیب ہیں آسمان اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔ (نمل پٹ ۶)

آیت (۱۶) وَكَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (۳۴) اور اسی طرح ہم آیتوں کو کھلتے ہیں۔ (ساری بادشاہی آسمان اور زمین کی۔)

(سورہ انفاس پٹ رکوع ۹)

دلائل از احادیث نبوی

حدیث (۱) عن عمر بن الخطاب قال لما بعث النبي
صلى الله عليه وسلم قاصدا فأكفر قاصدا
بأنه الخلق حتى دخل أهل الجحيم فقال
وأهل النار من أذلهم خيفة ذلك من
خيفة وأسيرة من أسيرة
و البخاری شریف کتاب بدر الخلق ص ۴۵ و
شکوہ شریف ص ۵

حدیث (۲) عن انس أن النبي صلى
الله عليه وسلم خرج حين رَأَى أَنَّهُمْ
فَصَلَ الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمَبْنَى
فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَهُ يَدَاهُ أَحْوَدُ
عَظْمَانِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ
عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْلُ بَعْدَهُ فَوَ اللَّهِ لَا تَأْتِي
عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي
هَـذَا قَوْمِي هَذَا قَالَ النَّبِيُّ فَاكْتُرُوا النَّاسَ بِالْجَنَّةِ
وَالْكَرَّ وَتَقُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَقُولَ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ فَقَامَ النَّبِيُّ
جَمَل فَقَالَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ

النَّاسُ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَذَفَةَ فَقَالَ
عَنْ ابْنِ يَاسِرٍ رَوَى اللَّهُ قَالَ الْوَلَدُ خَدَّ
شَمِ الْكَثْرَانِ يَقُولُ سَلَوْنِي سَلَوْنِي فَبُورِثَ
عَصْرَ عَلَى مَا كَبَيْتُهُ فَقَالَ رَغِيْنَا بِاللَّهِ بِأَ
وَالِ الْأَسْلَافِ دِينَا وَبِهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُنَا
قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بخاری شریف
(باب أكره من كثرة الصلوة)

۵۹
۳۶

بات بار بار فرماتے تھے کہ تم مجھ سے سوال کرو
 پھر حضرت انس نے فرمایا کہ ایک شخص کھڑا ہو کر
 عرض کیے نکاح یا رسول اللہ میرے والد کے لیے
 کی جگہ کہل سے فرمایا ورنہ پھر حضرت علیؓ
 بن عذار نے کھڑے ہو کر یہ بات کیا کہ یا
 رسول اللہ میرا باپ کون ہے فرمایا میرا باپ
 عذار ہے پھر حضور نے بکثرت فرمایا کہ مجھ سے
 سوال کرو مجھ سے سوال کرو تا کہ تم کو خدا کی رضا
 لگھٹنوں کے بل میں ملے اور عرض کیے کہ اے نبی اللہ
 کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر ایمان ہو
 گئے تو حضور نے سکوت فرمایا

حدیث (۳) عن انس رضي الله عنه
قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم
حتى أحفوه بالمسئلة فصعد النبي صلى
الله عليه وسلم ذات يوم المنبر فقال
لا تسألوني عن شيء إلا جئت لكم فجهلت
الظن بيننا ومثله لا ذاك كل رجل وامرأة
في ثوبه يبي فأنشأ رجل كان إذا ألقى

یہ دعا الی غیر اویہ فقال یا نبی اللہ من
ابی قال ابوک حذافہ
احدیث بخاری کتاب الفتن باب السعۃ
من الفتن ص ۱۲۹

حدیث (۴) عن حذیفۃ قال قال
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما تروک شیئاً یکون فی مقامہ ذلک
الی قیام الساعۃ الا حدث یہ حفظہ
من حفظہ ونسبہ من نسبہ
مسلم شریف کتاب الفتن
من ۳۹ جلد ۲

حدیث (۵) عن حذیفۃ قال قال نبی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ما تروک شیئاً یکون فی مقامہ ذلک الی
قیام الساعۃ الا حدث یہ حفظہ من
حفظہ ونسبہ من نسبہ
مسلم شریف کتاب الفتن من ۳۹ ج ۲
و مشکوٰۃ شریف من ۲۹

حدیث (۶) عن حذیفۃ اللہ قال فی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ہو
لا اقل الی ان تقوم الساعۃ یوم القیمۃ
لا یستوی الی اللہ سالکہ
مسلم شریف کتاب الفتن من ۳۹ جلد ۲

حدیث (۷) (البزید) قال فی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر
وسعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الفجر
الاول فیصلہ ثم سعد المنبر فخطبنا حتی
الصبح ثم نزل فیصلہ ثم سعد المنبر فخطبنا
حتى غربت الشمس فخرج بمکان و بما
هو کان فاعلمنا الحقلنا الحدیث
مسلم شریف من ۳۹

حدیث (۸) عن ثوبان قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ذوی
فی الارض لیسیت مشاوقھا وصغارہا
مسلم شریف من ۳۹ ج ۲

حدیث (۹) عن ثوبان رضی اللہ عنہما
کہا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بیشک اللہ تعالیٰ بیشک لہ اساتذت قویں
نے انکی مشرتوں اور غلامان کو کھانا کھلایا

حدیث (۹) حسن ابن علی قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد
 وضع فی الدنیا قاتل انظر البھا والی بھا
 کائن فیہا الی یوم القيمة کانا
 انظر الی کفی هذه (مواہب لدریہ
 ص ۱۹۳، ۲۶) وشرح مواہب لدریہ
 حدیث (۱۰) قال سعدی قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی امی
 فی سورہ فی الطین کما عرفت علی ادھر
 واعلمت من یومن بی ومن یکفر بی
 فبلغت ثلاث النافقین فقالوا استھزاء
 ثم بعد اللہ بعد من یومن بد ومن
 یکفر من لم یخلت بعد ونحن معروفا
 بعد فنافقین ذلك رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم وقام علی المنابر فحمد اللہ
 اشرف علیہ ثم قال یا بانی اقدار عباد فی
 علی لا تسئلونی عن شیئی فی ما بینکم
 و بین الساعۃ الا نبئکم بہ فقام
 عبد اللہ بن عبد اللہ السهمی فقتل من

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی انھیں
 نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو ظاہر
 فرمایا پس میں دنیا کی طرف اور میں تاقیات
 جو کچھ ہونے والا ہے سب کی طرف اس طرح
 دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس تجلی کی طرف
 کہا حضرت سعدی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری امت نبی کی
 صورتوں میں اس طرح پیش کی گئی جیسا طرح
 حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی تھیں اور
 میں نے اپنے اوپر ایمان لائے والے اور کفر کرنے
 والوں کو پہچان لیا تو یہ بات منافقین تک
 پہنچی تو وہ بغور مذاق کے کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم اس گمان میں ہیں کہ اگر کون ایمان
 لائے گا اور کون کفر کرے گا جو نبی تک پیدا ہی
 نہیں ہوئے ہیں اگر کہتے ہیں اور ہم تو ان کے
 ساتھ ہیں اور وہ ہم کو نہیں پہچانتے تو یہ بات
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو حضور
 ہنس پر تشریف لائے اور اللہ کی حمد و ثناء بڑھ کر

اللہ رسول اللہ فقال حدیث فقام
 فقال یا رسول اللہ یسئنا بآدم
 و بالاسلام و دنیا و بالفزان اصاصا
 و نبیا فاعت عناقہ اللہ عتاک
 اسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ہل انتم مستھون فہل انتہ
 صحیون

تفسیر خازن ص ۳۸۳ ج ۱۱

فرمائی پھر فرمایا میں تو میں کا کیا حال ہے ہر
 علم پر اعتراض کرتے ہیں تم اپنے اوتاقیات
 کسی چیز کا مجھ سے سوال کرو گے تو میں اس
 بیان فرما دوں گا تو حضرت عبداللہ بن علی
 نے بھی کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ رسول اللہ
 پیرایا آپ کون تو فرمایا خدا پر چھ حضرت کو عرض
 ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم ات سے
 رب ہوئے اور اسلام دین ہوئے اور قرآن ک
 امام ہوئے اور آپ کے نبی ہوئے پر راضی ہو گئے
 ہکو معاف فرمائیے اللہ آپ کو معاف کرے
 تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ان کے
 یہ تم بڑا کہے۔

حدیث (۱۱) عن ابی ہریرۃ قال جاء
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل عنہا شاة
 اطلبہ الراعی حتی انزل عنھا منہ
 ال فصعد الذئب علی تل ف افعی
 لہ تشفر وقال قد عمدت الی
 رقی سارقنیہ اللہ اخذتہ شمر
 لوجہ منی فقال الرجل تاللہ ان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ایک
 جیرا یا بکری چرنے والے کے پاس آیا اس کی
 بکریوں کی ریڑھ میں سے ایک بکری اُتار دیا
 نے اسکو تلاش کیا اور اس بکری کو اس کو چھوڑ
 دیا تو وہ جیرا یا ایک ٹیلے پر چڑھ کر بیٹھ گیا
 دیر لگا کر کہنے لگا کہ میں نے اس رقی کا لالہ
 جو مجھے اللہ سے دیا ہے تو اسکو کھا لیا اور تو

بَارِكْتَ كَالْيَوْمِ وَذُنُوبِي بِكَ فَقَالَ
الذُّلْبُ الْحَبِيبُ مِنْ هَذَا الْجَلِّ فِي
الْمَخَالَاتِ بَيْنَ الْحَوَاتِينَ نَحْبُوكَ وَمَا
مَعْنَى وَمَا هُوَ كَأَنَّ بَعْدَ كَقَالَ فَيَكُن
الْجَلُّ يَهُودِيًا نَحْبَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبِرُوا وَأَسْلَمَ فَصَلِّاهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(مشکوٰۃ شریف باب المعجزات)

۵۳۱

حدیث (۱۲) اَلْقَدْرُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَحْرُثُ
طُلُوعُ جَنَابِهِ إِلَّا ذَكَرَ لَنَا مَعَهُ عِلْمَاهُ
(مختصر تفسیر ص ۵۳۱ جلد ۲)

حدیث (۱۳) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
خُطِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اخْرُجْ يَا قُلَادِي فَاَنْتَ
مَنْ أَفْقُ اخْرُجْ يَا قُلَادِي فَاَنْتَ مَنْ أَفْقُ
فَاَخْرُجْ مِنْ الْمَسْجِدِ فَاَسْبَا فَتُصَلِّحْهُمْ
(یعنی شرح بخاری ج ۲ ص ۲۲۱ و تاجرن ۱۱۵)

حدیث (۱۴) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
وَالشَّيْخُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَتَسَاءَلُ ابْنُ عَزْوَاجِلٍ فِي
الْمَسْجِدِ سُبُورَةً قَالَ قِيمَ خِيَقَمِ الْمَلَأَ
الْعِلْمَ قُلْتُ أَلَا تَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعُ كَفَّهُ
وَجَدْتُ فُوجِدْتُ بِرَدِّهَا بَيْنَ قُلَادِي
وَعَلَّتْ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ
(مشکوٰۃ شریف باب المساجد)
۴۹

حدیث (۱۵) مَا لَمْ يَكُنْ فِي بَيْتِهِ الْمَعْلُومُ
وَمَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَجِدَهُ فَوَضَعُ يَدَهُ بَيْنَ
أَتَمِّ بِلَا قَلِيلٍ وَلَا تَحْدِيدٍ أَيْ يَدًا
قَدْرًا لَا تَنْتَهِي مَبْنِيَّةً مَدَانِزَةً عَنْ
الْمَدَانِزَةِ فُوجِدْتُ بِرَدِّهَا فَاَوْشَى عُلُومُ
الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَعِلْمِي عُلُومَ اشْتَقَى
فَعِلْمُهُ أَخَذَ عَهْدَ أَعْلَى كَتَمَهُ وَهُوَ عِلْمُهُ لَا
يَعْدُو عِلْمَهُ غَيْرِي وَعِلْمُهُ خَيْرِي فَيَدُ
وَعِلْمُهُ اسْرِي بِتَبْلِيغِهِ إِلَى الْخَاصِّ وَالْعَامِّ
۴۹

حضرت عبدالرحمن بن عائش سے مروی ہے کہ
انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ میں اپنے رب عزوجل کو اپنی شان میں
دیکھا رہے فرمایا کہ ملا کہ کس بات میں جھگڑا کرتے
ہیں میں نے عرض کیا کہ تو ہی خوب جانتے ہے
فرمایا کہ تم نے اپنا دست قدرت میری دلوں
شاؤں کے درمیان رکھا میں نے اس کے دلوں
فیض کی مروی اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان
پانی پس جان لیا میں نے جو کچھ کہ آسمانوں اور
زمینوں میں ہے

حدیث (۱۶) شب معراج میرے لئے مجھ کو سوال
کیا تو میں اسکا جواب نہ دیکھا تو سب نے اپنا
دست قدرت میرے شاؤں کے درمیان رکھا
تو میں نے اس کے وصول فیض کی مروی محسوس
کی تو مجھ کو اولین و آخرین کے علوم عطا ہوئے
اور مختلف علوم سکھائے ایک وہ علم ہر شے کے
پھیلنے کا مجھ سے عہد لیا اور اس کے تسلی ہونے
کا میرے سوا کوئی قادر نہیں اور ایک ایسا علم تھا
جسکی خاص و عام تک تبلیغ کا مجھ سے عہد

من امتی و علی الانس والجن والملك
(تفسیر روح البیان ج ۳) | لیکر میں اپنی امت انسان و جن اور فرشتہ کو بتاؤ۔

ثبوت علم غیب از اجماع واقوال سلف و خلف

علامہ قطانی مواہب میں اور علامہ زر قانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں
(۱) وقد استشهدوا بتشرامہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام من اہل بیتہ بالاطلاع علی
الغیوب (مست ۲ جلد ۱)
یعنی اس میں ہے۔

وقد تواترت الاخبار وانفقت
عنی اطلاعہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
الغیب كما قال عیاض والذین فی الآیات
الذالک علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ
وقولہ ولو کنتم اعلم الغیب لاستکثرت
من الخیر لان المنفی علمہ من غیبہ
واسطۃ کما افادہ المؤمن اما اطلاعہ
علیہ باعلام اللہ فہ حقیق
(شرح مواہب ج ۱ ص ۱۹۹)

سے ثابت ہے۔

حضرت اسماعیل حقی تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں

واللعنہ علی الجہاد علی ابن نبینا صلی
اللہ علیہ وسلم واعلم الخلق وافضلہم
یومئذ علی قاری شرح شفاء میں اور قاضی امین شفا شریف میں فرماتے ہیں
ومن معجزاتہ الباہۃ ما جمعه
اللہ لہ من العاوان ای الجانیۃ والعلو
العلیۃ والمدامکات الطبیۃ والیقینیۃ
والاسرار والباطنیۃ والافان والظاہریۃ
وخصیۃ بہ ای مخصیۃ بہ من الاعلا
علی جمیع مدد الخیر والذین (ص ۱۹۹)

حضرت قطب الوقت سیدی عبدالعزیز دہلوی کتب ابریز میں فرماتے ہیں۔

والقوی الزیادۃ فی ذلک روحہ صلی
اللہ علیہ وسلم فانہا لم یحجب عنہا
شیء من العالم فہی مطلعۃ علی غیبہ
وعلوہ وسفله ودریۃ وآخرۃ ونازہ
وجنتہ لان جمیع ذلک خلق الخلق
صلی اللہ علیہ وسلم فتمیزہ علیہ
السلامہ خارق لہذا العوالم باسرها
فعدوہ تمیز فی اجزاء السموات من

سبب زیادہ قوی روح ہلکے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہے کہ اس روح پاک سے عالم کی کوئی
چیز پوشیدہ نہیں یہ روح ہلکے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی دنیا و آخرت جنت و دوزخ
پر مطلع ہے۔ کیونکہ یہ سب اسی وقت پاک کے
سے پیدا کی گئی ہیں آپ کے ہاتھ میں جملہ عالموں کے
کے خارق ہے آپ کے پاس اجماع ہوا ہے کہ
تمیز ہے کہ کہاں سے کہاں ہے آپ کے ہاتھ میں کتب

این خلقت و حتی خلقت و لم خلقت
والی این تعبیر فی جرد کلی سماء و عرش
تبیذ فی ملامتک کل سماء و این خلقت
و حتی خلقت و لم خلقت و الی ابن بیضون
و تمیز اختلاف صراطیہم و منتہی
درجاتہم و عندہ علیہ السلام
تبیذ فی الجہب السبعین و فی ملامتک
کل حجاب علی الصفۃ السابقة و عندہ
علیہ السلام تبذیر فی الاجرام البیضاء
اللتی فی العالم العلوی یسکن الجنود
والشمس والقمر والادوار والقلم والبرق
والارواح اللتی فیہ علی الوصف
السابق و کذا عندہ علیہ السلام
تبیذ فی الارضین السبع و فی مخلوقات
کل ارض و ما فی الدروب و البحر و ذلک
فیہ جمیع ذلک علی الصفۃ السابقة
و کذا عندہ علیہ السلام تبذیر فی
الجنات و درجاتها و علیہ السلام
و مقاماتہم فیہا و کذا اسبقی من العوالم

ایں فی ہذا امر احسن للعلوم القدیم
اللتی فی الدنیا لانہا ہیہ معلومہ و
والہ لان ما فی العلوم القدیمہ
بتخصی فی ہذا العالم فیجوز ان من
اقدارہا علی ذلک و کرمہا و شرفہا
(ابن بیضون ج ۲) (ملخصاً بریزش)

بالجملہ ان آیات قرآنی و احادیث نبوی و اجماع امت و اقوال سلفا سے
علم غیب کے متعلق عقیدہ اہلسنت کی صحت و حقانیت ثابت ہوگئی۔ اور
عقیدہ دہلیہ کا بطلان اور مخالفت آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ظاہر ہوگئی
یہ اسلام کے تیوں و دلائل قرآن و حدیث اور اجماع کا محض ذکر کیا گیا جس کو
اور زیادہ تفصیل و ذکر ہو تو وہ میرے استاد حضرت صدر الافاضل مولانا کھراج
محمد نعیم الدین قدس اللہ سرہ العزیز کی کتاب الکلمۃ العلیا اور میرے پیر شہ
شیخ الاسلام مجدداتہ جامعہ علیہ السلام مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب جن کے
رسائل الذیولۃ المکیۃ النبأ المصطفیٰ خالص الاعتقاد وغیرہ کا
مطالعہ کرے اور اپنے ایمان کو درست کرے۔ اور ان حوالوں کو خود دیکھ کر تسلی
ماہل کرے ورنہ میرے پاس آکر اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔

علم ما کان وما یكون

دلائل از آیات و تفسیر

آیت اولی خالق الانسان عکلمہ
 لیسانک (رحمن پٹ رکوع ۱۰)
 آیت ثانی انسان کو پیدا کیا اور اسکو
 بیان سکھایا۔

(۱) علامہ نجفی تفسیر معالم التذیل میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں:

خالق الانسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم العلم البیان یعنی بیان و ما کان
 و ما یكون لانه کان بین عن
 الاولین والاخرین۔ (معالم مصری ص ۱۰)
 بیان کرتے ہیں۔

(۲) علامہ محمدی السیّد علامہ الدین علی ابن محمد بغدادی تفسیر خازن میں تحت آیت کریمہ
 فرماتے ہیں۔

اراد بالانسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 العلم البیان یعنی بیان ما یكون وما
 کان لانہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یعنی عن خبر الاولین والاخرین وعن
 يوم الدين۔ (خازن مصری ص ۱۰)

(۳) علامہ احمدی کی تفسیر صمدی میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں:

وقیل ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم | بیض نے کہا کہ انسان تو محمد صلی اللہ علیہ

لانہ الانسان الکامل و مراد بالبیان
 علم ما کان وما یكون و ما هو
 کان۔ (از تفسیر صمدی ص ۱۲۹)
 (۴) علامہ جمل تفسیر جمل میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں:

وقیل اراد بالانسان محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم العلم البیان یعنی بیان
 ما یكون و ما کان لانہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یعنی عن خبر الاولین والاخرین
 وعن يوم الدين۔ (تفسیر جمل ص ۱۲۹)

(۵) علامہ حسین واعظ تفسیر حسینی میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا موند نے بیان
 آنچه بود و هست و باشد چنانچہ معنون
 فعلت علم الاولین والاخرین ایں محو
 خبر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا قرآن کریم

آیت ثانیہ کو علمک مالہ متکون
 اقلہ و کان فضل اللہ علیک عظیماً
 (سورہ ناز پٹ رکوع ۱۰)

(۶) تفسیر عوالم البیان میں تحت آیت کریمہ ہے:

وعلمک مالہ لکن تعلم ائی معلوم | اور تفسیر سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے

عزائس البیان و ما سیکون
(عزائس البیان ۱۵۹ جلد ۱)
تفسیر حسینی میں تحت آیہ کریمہ ہے و
در بحر الحقائق میفرماید کہ اکل علم اکان
و ما یكون است

(تفسیر حسینی بر عایشہ قرآن ۱۷۱)
آیت ثالثہ و نزلنا علیہ الكتاب
تبیانا لکل شیء

تفسیر عزائس البیان میں تحت آیہ کریمہ ہے:
بجہر عما کان و ما یكون من کل
حد و کل علم و محمد صلی اللہ علیہ
و سلم ہوا المبیان لکتاب

(عزائس البیان ۵۳۶ جلد ۱)
آیت ذابعد و ما فرطنا فی الكتاب من
شیء (سورہ النعام پ ۱۰)
تفسیر حسینی میں تحت آیہ کریمہ ہے۔

فقیل اللوح المحفوظ و علیہ هذا النوع
ظاہر لان اللہ تعالیٰ اثبات ماکان
و ما یكون فیہ (تفسیر جمل ۲۵۷ ج ۲)

کہا گیا کہ لوح محفوظ ہے اور اس بنار
پر علوم ظاہر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ماکان و
ما یكون کو س میں ثابت کیا ہے۔

تفسیر صادی میں تحت آیہ کریمہ ہے۔
اولی بالکتاب اللوح المحفوظ فالعموم
ظاہرات فیہ تبیان کل شیء
ماکان و ما یكون و ما ہو کائن
(تفسیر صادی ۱۳ جلد ۲)

آیت خالصہ و علما الانسان ما
لہ تعلیم (سورہ اقرار پ ۱ رکوع ۱)
تفسیر معالم میں تحت آیہ کریمہ ہے:

قیل للانسان کلمنا علی اللہ
علیہ و سلم بیانہ و علمہ ما لم
تکن تعلم (تفسیر معالم ۲۲۵ جلد ۲)

کہا گیا ہے کہ انسان سے مراد محمد صلی اللہ
علیہ و سلم ہیں اور بیان سے وہ جو آیت
علمت کہ تم تک نہیں تہذرا۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن ابوزید قال سئل ہذا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم الفی
وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرتنا النظر
فانزل فیصلہ ثم صعد المنبر فخطبنا
حتی حضرتنا النظر ففصل فیصلہ ثم
صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس

ابوزید سے روای ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے نماز پڑھ کر
پڑھائی اور منبر پر تشریف لے گئے پھر خطبہ دیا
یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت آ گیا پھر
منبر سے اتر کر نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف
لے گئے اور یہیں خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج

فأخبر بها كان وبها هو كائن فاعلمنا
أخفنا

مسلم شریف ص ۳۹ جلد ۲

حدیث (۲) عن حذیفۃ قال
قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما ترک شیئاً لیکون فی مقامہ ذلک
الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ
من حفظہ ونسیتہ من نسیتہ

مسلم شریف ص ۳۹ جلد ۲

حدیث (۳) عن عمر بن الخطاب قال
لنبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاما
فأخبر فاعلمنا وہ الخلق حتی دحل
اہل الجنة منازلہم واهل النار
منازلہم حفظ ذلک من حفظہ و
ونسیتہ من نسیتہ

بخاری شریف ص ۴۵ مشکوٰۃ شریف ص ۴۵

حدیث (۴) عن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
اللہ قد رفع لی الدین اذ انظر الیہما

الی ما حرقن فیہما الی یومہ القیمۃ
۱۰ انظر الی کفی حدیث ۵

زمزم پبلشرز ص ۱۹ جلد ۲

حدیث (۵) عن حذیفۃ بن یمان
عن فی الخلفاء بنی النضر بنی النضر
کہ کہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد کہ
مشکوٰۃ شریف ص ۵۱ جلد ۲

حدیث (۶) عن حذیفۃ قال لقد
سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہما لیکون حتی تقوم الساعۃ
مسلم شریف ص ۳۹ جلد ۲

حدیث (۷) عن حذیفۃ قال قام
فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مقام ما ترک فیہ شیئاً الی قیام
الساعۃ الا ذکرہ حفظہ من حفظہ
ونسیتہ من نسیتہ

از غصا ص ۱۱ جلد ۲

حدیث (۸) عن ابی ذر قال قال اللہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما
انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَقْلِبُهَا وَجْهًا حِينًا فِي السَّمَاءِ الْأَعْلَى كُنَّا
مِنْهُ عَالِمِينَ وَأَوَّلُهَا إِلَى
أَرْضَا نَحْنُ كَبْرَى مَشَا جِلْد ۲

حدیث (۹) عن الغيرة بن شعيبه
قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه
وسلم مقاصداً لخيرنا بما يكون في أمته
إلى يوم القيمة وعاء من وعاء
النبي من نسيه
(طبرانی از خلاص کبری مشا جلد ۲)

حدیث (۱۰) عن معاذ بن جبل قال
فصل رسول الله صلى الله عليه
وسلم وتجوّز في صلواته فلما سلم دعا
بصوته فقال لسا على صافكم كما انتم
ثم انصرف اليه وقال اما اني ساحل بكم
ما جئني عنكم العدااة اني فمت
من الليل فتوضأت وصدت صا
قد مر لي فحضرت في صلواتي حتى استشفقت
فاذا اناب ربي تبارك وتعالى في احسن
صورة فقال يا محمد قلنت لبيك رب

نے ہیں اس حال میں چھوڑا کہ کوئی پرندہ
آسمان میں پر نہیں بدلتا مگر حضور نے اس کا
علم ہمارے سامنے ذکر فرمایا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی انھوں نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے
اند ر قیام فرمایا تو ہمیں اپنی امت میں... قیامت
تک جو ہوئے ان کا خدا فرمادی اسکو محفوظ کر لیا
جس نے محفوظ کیا اور نبیایا جس نے
نبیایا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی
انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑھائی اور نماز میں اختصار کیا جب سلام
پھر بلند آواز سے فرمایا تم جس طرح ہو اس طرح
اپنی جگہوں پر رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے
اور فرمایا میں تم سے محفّز ہوں گا کہ مجھے
نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا میں نے رات کو
قیام کیا تو وضو کیا اور ہنقد میرے مقدّر
حق نماز پڑھی پھر یہ نماز میں انہیں رکھے رکھے
یہاں تک کہ بدن وزنی ہو گیا تو میں اپنی رعب

الایم یخصم الملاء الاعلى قلنت
لا ادری قالها ثلاثا قال فو آیتہ وضع
کفہ ہین کتفی حتی وجدت برد اناملہ
یادن ثدی ففجعت لی کل شیئی وعرفت
(مشکوۃ شریفہ ص ۲۷)

حدیث (۱۱) قال علی اللہ علیہ وسلم
ایلة المعاجز قطرت فی خلقی قطرة
فعلمت مکان و ما امیکون
(تفسیر روح البیان)

حدیث (۱۲) انتم اللغات شرح مشکوۃ میں
فعلمت ما فی السموات والارض من شئ
ہر چہ آسمانہا و ہر چہ دوزخین بود عبارت

تبارک وتعالیٰ کے حضور میں ہوں۔ وہ بہترین
شان میں ہو تو اس نے فرمایا اے محمد! میں
نے عرض کیا کہ حاضر ہوں اے رب فرمایا کہ اے
اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں۔
میں نے عرض کیا کہ میں نہیں جانتا اسکو تین بار
فرمایا حضور نے فرمایا میں نے دیکھا کہ آپ نے
دست قدرت میرے شانوں کے درمیان کھا
یہاں تک کہ میں نے اسکے دھول فیض کی ٹھنک
اپنے سینہ میں محسوس کی تو مجھے ہر چیز روشن
ہو گئی اور میں نے پہچان لیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
شب معراج میرے خلق میں ایک قطرہ
ڈال گیا تو میں نے جان لیا مکان و ما
ہوں کو۔

دلائل از شرح حدیث و سایر اقوال مصنفین
(۱) انتم اللغات شرح مشکوۃ میں
پس جان لیا میں نے جو کچھ کہ آسمانوں اور
ہر چہ آسمانہا و ہر چہ دوزخین بود عبارت

است از اصول تائید علوم جزوی دلی و کرامت علوم جزوی دلی پر احاطہ
اعطاء آں (از اشعۃ المبعات نشوی ج ۱ ص ۳۳۳) حاصل ہو گیا۔

(۲) اشعۃ المبعات میں حدیث نمبر ۴ کی شرح میں ہے:

یعنی احوال مبداء و معاد اول تا آخر ہمہ (یعنی مبداء و معاد کے حالات اول سے
تا بیان کرد) (اشعۃ المبعات ج ۲ ص ۱۲) آخر تک تمام بیان کر دیئے۔

(۳) اسی میں فایز نامہ احوال الی یومہ الفیضہ حدیث حذیفہ کی شرح میں ہے
پس خبر داد مارا بجزیرہ پیدا شدہ است پس حضور نے ہم کو ہر اس چیز کی خبر دی جو
از حوادث و دقائق و عجائب و غرائب تا پیدا ہونے والی تھی۔ حوادث، دقائق
و غرائب و عجائب۔ غرائب اور روز قیامت کی۔

(از اشعۃ المبعات ص ۵۹ جلد ۲)

(۴) علامہ علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں:

والطالعہ علیہ من علمہ ما یکون وما اور حضور علیہ السلام کو علم ماکان و ما یکون
تھان (شرح شفا ص ۲۳۲ ج ۱) پر مطلع کر دیا۔

علامہ قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:

و کذا الخ اخبارہ عن الغیوب و انباءہ اسی طرح آپ کا غیبوں کی خبریں دیتا اور
بما یکون و کما

(از شرح شفا مصری ص ۵۴ جلد ۱)

(۵) علامہ محقق کمال بن شریف مسند میں اور علامہ کمال بن ہمام اس کی شرح میں
فرماتے ہیں:

واللہ علی اللہ علیہ وسلم عن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہوئے
احادیث ما غیبیہ وعن احوال مستقبلہ اور آنے والے غیبوں کی خبر دی تو
کہتے تھے لکھا اخبار (از مسند ص ۱۳)

۱۰ حضرت قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:

لکھا عن من الحوادث اللتی تکون حضور نے اُن ہونے والے واقعات کی
الحدوات بعد (از شرح شفا ص ۱۳)

۱۱ حضرت قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:

ومن معجزاتہ الباہوۃ ما جمعتہ اور آپ کے روشن معجزات سے وہ ہیں جو
اللہ علیہ من المعاصف و العلوم اللہ تعالیٰ معلوم و معارف پر مطلع کر کے
من الاطلاع علی قصص المحدثین و من دونہا کی مصیبتیں آپ کے اندر
الابین (از شرح شفا ص ۱۲ ج ۱) جمع فرمائیں۔

۱۲ علامہ شیخ محقق مدارج النبوت میں فرماتے ہیں:

ہر کہ مطالعہ کند احوال شریفہ اور از جو حضور کے حالات ابتدائے انتہا
انتہا تا انتہا و بہ جید کہ چہ تعلیم کردہ تک کا مطالعہ کرے وہ دیکھے گا کہ ان کو
است اور پروردگار و افغانہ کردہ است ان کے رب سے جو کچھ تعلیم کیا اور افغانہ
ہونے معلوم و اسرار ماکان و ما یکون (از ص ۲)

(۱) یہی شیخ محقق اسی مدارج میں فرماتے ہیں:

دہر چہ در دنیا است از زبان آدم تا ازل اور جو کچھ دنیا میں ہے زمانہ آدم کی تائیدات
اولے بروئے منکشف ساقط تا ہمہ حضور پر منکشف ہونے تاکہ تمام حالات

احوال را از اول تا آخر معلوم گردد و بدان
 خود را نیز از بعضی احوال خبر داد۔
 (از مدارج مشرق ص ۱۹۵ ج ۱)

علوم خمس و علم قیامت

علوم خمس سے مراد ہے ۱۔ علم قیامت کب ہوگی ۲۔ بارش کب ہوگی ۳۔ اُن کے
 پیٹ میں کیا ہے ۴۔ کل کی کرگاہ ۵۔ کہاں مرگیا یہ علوم مراد ہیں جو علوم غیبیہ سے ہیں۔
 وہابی عقیدہ کا۔ جب یہ علوم غیبیہ ہیں تو اس میں ان کا وہی عقیدہ ہے جو اُپر
 مذکور ہوا کہ حضرت انبیا و علیہم السلام کو ان پر مطلع بنانا مشرک ہے۔

کسی انبیاء اور پیغمبر یا امام یا شہیدوں کی جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب
 کی باتیں جانتے ہیں بلکہ حضرت پیغمبر کی جناب میں ہی یہ عقیدہ نہ رکھے (تقویۃ الایمان ص ۱۸)
 جو کوئی یہ بات کہہ کہ پیغمبر خدا و پانچوں باتیں جانتے تھے یعنی غیب کی سب باتیں جانتے
 تھے سو وہ بڑھوٹا ہے۔ بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔

(تقویۃ الایمان ص ۱۸)

عقیدہ اہل سنت۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ پانچوں باتیں حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم کو عطا فرمادیں تو وہ خدا کی عطا سے ان پانچوں کو جانتے ہیں۔

آیت لا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ
 وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ
 وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ اَرْضٍ تَمُوتُ
 بِئِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ
 سورۃ لقمان پارہ ۲۱

تفسیر احمدی میں علامہ احمد بیون تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں:

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ اَرْضٍ تَمُوتُ
 کہ کل کیا کمائیگی اور کوئی جان نہیں جانتی
 کہ کس زمین پر مرے گی بیشک اللہ جانتے
 والاہلکے والا ہے۔
 تفسیر احمدی مطبوعہ دہلی ص ۳۳ جلد ۲

تفسیر خازن البیان میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں۔

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ اَرْضٍ تَمُوتُ
 اور علم خاص علم میرے جو علم غیب ہو جس
 پر انبیاء اور پیغمبروں کو مطلع
 کرتا ہے اپنے اس قول کی بنا پر کہ غیب
 کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں
 کرتا اگر پسندیدہ رسول کو۔

تفسیر صادی میں تحت آیہ کریمہ ہے۔

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ اَرْضٍ تَمُوتُ
 تو یہ ممنوع نہیں ہے کہ اللہ اپنے بعض
 نیک بندوں کو ان غیبوں پر مطلع کر دے
 تو وہ نبی کے لئے معجزہ اور وہی کیلئے کرامت

بَلَوِي، وَتَفْسِيرُ صَادِي (۱۵۴: ۳۷) کے بطور پر چھو جائے۔

آیت (۲) قَالَهُ الْغَيْبُ قَدْ لَا يَظْهَرُ عَلَى حَتَّىٰ أَحَدُ الْأَمْثَلِ أَوْ تَعْنِي مَنْ يَكُونُ

(سورہ جن ۲۹: ۲۴)

تفسیر صادی میں تحت آیہ کریمہ ہے:-

فَلَيْسَ فِي الْآيَةِ مَا يَدُلُّ عَلَى نَفْيِ كَرَامَاتِ الْأَوَّلِيَاءِ الْمُتَعَلِّقَةِ بِالْكَشْفِ وَلَكِنْ الْإِطْلَاعُ عَلَى الْغَيْبِ أَقْوَى مِنْ إِطْلَاعِ الْأَوَّلِيَاءِ

(تفسیر صادی مشرق ۲۷: ۲۲)

تفسیر کبیر میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں:-

اِی وَاقْتُ وَقَوْعُ الْقِيَامَةِ مِنَ الْغَيْبِ الَّذِي لَا يَظْهَرُ إِلَّا لِحَدِّ فَاتٍ قَبْلَ قَآذِ احْمِلْتُمْ ذَلَالًا عَلَى الْقِيَمَةِ وَكَيْفَ قَالَ الْأَمَنُ أَرْتَقِي مَنْ يَرَوُ مَعَهُ أَنْ لَا يَظْهَرُ هَذَا الْغَيْبُ لِأَحَدٍ قَلِيلًا بَلْ يَظْهَرُ عِنْدَ قَرِيبِ الْقِيَمَةِ

دلائل از احادیث نبوی

حدیث (۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ بَعَثْتُ أَنَا وَالسَّاعِدَةُ كَلَامَتَيْنِ (مشکوٰۃ ص ۲۸۱) (از جامع صغیر مشرق)

حدیث (۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ رُسُلِ اللَّهِ مَطْوَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُ قَبِيضَتِ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ (از مشکوٰۃ ص ۲۸۱) کے جسم پیدا ہوں گے۔

حدیث (۳) عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بَيِّنَتْ الْحَادِثَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ قَاطِمَةُ ابْنِ مَشَاءَ اللَّهُ غَلَامًا يَكُونُ فِي جُحُورِكَ فَوَلَدَتْ قَاطِمَةُ الْحَسَيْنِ فَكَانَ فِي جُحُورِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۸۱) نے فرمادیا تھا۔

حدیث (۴) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت مثل ان دو شخص انگلیوں کے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت ذکر کر کے فرمایا پھر اللہ ایک پیش اور اس کی طرح نازل فرمائے گا جس سے لوگوں کے جسم پیدا ہوں گے۔

حضرت ام الفضل بیئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قاطمہ کے اثرا اللہ کا پیدا ہو گا جو تیری گود میں پرورش پائے گا تو حضرت قاطمہ کے قاطمہ الحسین فکان فی جحوری میں بچہ جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا۔

حضرت سہل بن سعد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

یوم خیر الاعطین هذه الراية عند
سجلا يفتح الله على يد يحب
الله ورسوله ويحب الله ورسوله
(از مشکوٰۃ شریف ص ۵۹۳)

حدیث (۵) عن انس رضي الله
عنه قال عليه الصلوة والسلام وهذا
مصرع فلاي ويضع يده على اذنيه
هاهنا وهاهنا قال فماذا احدهم
اي ما تخرج عن موضع يده عليه
الصلوة والسلام

(از مواهب لدنیہ صفحہ ۱۶۹)

اقوال سلف و خلف امت

(۱) تفسیر صاوی میں ہے۔

قال العلماء الحق انه لم يخرج نبينا
من الدنيا حتى اطلع على تلك الخس
ولكنه امر بكتفها۔

(ص ۲۱۵ جلد ۳)

(۲) علامہ ابراہیم بن جری شریح قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں۔

الله صلى الله عليه وسلم لم يخرج من
الدنيا الا بعد ان اعلمه الله تعالى
بذلك (الاحوس ص ۴۷)

(۳) علامہ زرقانی شریح مواہب میں فرماتے ہیں۔

وقد اعلمه الله تعالى ما عدا ما فاته
الحبيب المختار وقيل حتى واحده
سكتها (ص ۱۶)

(۴) علامہ جمال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں۔

انه صلى الله عليه وسلم اوتي علم
الحسن وايقنا وعلم وقت الساعة
والروح وانه امر بكتف ذلك (ص ۱۹۵)

(۵) بی علامہ سیوطی شریح الصدور میں فرماتے ہیں۔

قال قبض النبي صلى الله عليه وسلم
وما يعلم الروح وقالت طائفة
من علماء اهل الطلعة عليها ولم يات
ان يعلم عليها. أمته وهو فطير الخلاء
في علم الساعة (ص ۱۳)

قیامت کی طرح اختلاف ملتا ہے

(۶) سیدی عبدالعزیز دباغ ابو نزیہ میں فرماتے ہیں۔

وکیف یخفی امر الخس علیہ السلام حضور علیہ السلام پر علم خمس کیسے پوشیدہ
والسلام والواحد من اهل التقویٰ رہ سکتا ہے کہ آپ کی امت سے کسی
من امتہ الشریفة لا یمکنہ التعمق اہل تصرف کو تصرف ممکن نہیں مگر ان
الاب معرفۃ ہذہ الخمس (ابریز شاہ) پانچوں علموں کے جاننے کے بعد۔
(۷) علامہ شنوانی اجماع النہایہ میں فرماتے ہیں۔

قد و مدان اللہ تعالیٰ لم یخرج النبی یشک وارہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا سے نہیں اٹھایا یہاں تک کہ
ہر شی پر مطلع کر دیا۔

(۸) حافظ احمد رضا احمد سیدی احمد غوث الزماں سے راوی۔

هو صلی اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ آیت میں جو پانچ علم ہیں یہ انہیں سے کوئی
شیء من الخمس المدکورۃ فی الایۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پوشیدہ نہیں رہا
الشوریۃ یعامرہا وہو دون الغوث کہ ان کو قطب جلتے ہیں جو غوث سے کم
فکیف بالغوث فکیف سید الاولین ہیں تو غوث کا کیا کہنا ہے۔ تو حضور کے
والاخرین الذی ہو سبب کل شیئی لئے یہ کیسے غفی رہیں گے کہ وہ تو ہر شے
و منہ کل شیئی کا سبب ہیں اور ہر شے ان سے ہے۔

احاصل اس بحث علم غیب سے ظاہر ہو گیا کہ عقیدہ وہابیہ آیات و
احادیث و تصریحات سلف و خلف کے خلاف ہے تو یہ عقیدہ غلط و باطل ہے
اور عقیدہ اہل سنت موافق آیات و احادیث کے ہے تو یہ صحیح و حق ثابت ہوا۔
یہ نیز بھی ثابت ہو گیا کہ علوم ماکان و مایکون و علم خمس و علم قیامت بھی حضور

عبد اسلام کو عطا فرمائیے گئے اور حضور نے ان علوم کو بیان بھی فرمایا۔ جیسا کہ
احادیث مذکورہ سے ظاہر ہے۔ تو اب ان علوم پر حضور کو مطلع نہ مانا کیسی بے ایمانی
اور گمراہی و ضلالت ہے۔ ہمیں چونکہ اعتقاد مد نظر ہے اس بنا پر اتنے حواجیات
کو کافی سمجھا گیا ورنہ کافی دلائل پیش کئے جاسکتے تھے۔ جس کو تفصیل و ذکر ہر کو
الکلمۃ العلیا۔ الذی و لہ المکیۃ۔ خالص الاعتقاد و غیر مسائل کا
مطالعہ کیے۔

مسئلہ شفاعت

عقیدہ لا وہابیت کہ۔ اس میں یہ ہے کہ کوئی نبی۔ ولی شفاعت نہیں کر
سکتا۔ جو انکو متفق اعتقاد کیے وہ ابوہل کی برابر مشک ہے۔ کوئی کسی کی حمایت نہیں
کر سکتا۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۷) کوئی کسی کاکیل و حمایتی نہیں (تقویۃ ص ۱۷) وہاں کسی کی
حمایت کی حاجت نہیں (تقویۃ ص ۱۷) حضور فرماتے ہیں اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے
اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کاکیل نہیں بن سکتا۔
(تقویۃ ص ۱۷) اسے فاطمہ بچا تو اپنی جان کو آگ سے اٹانے کے لئے مجھ سے جتنا چاہا
یہ مال نہ کام آؤں گا میں تیرے اللہ کے ہاں کچھ (تقویۃ ص ۱۷) جو کسی نبی ولی سے
یہ معاملہ کرے اور سکوا پنا وکیل و سفارشا جائے تو وہ ابوہل کی برابر مشک ہے جو
پر شرک ثابت ہو جائے گا اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق سمجھو (تقویۃ الایمان ص ۱۷)
عقیدہ اہل سنت اس باب میں یہ ہے کہ شفاعت ثابت و حق ہے حضرات انبیاء
راولیا حکم خداوندی روز قیامت شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس شفاعت

کو مقبول فرمائے گا اور دوزخیوں کو رہا فرمائے گا۔ اسکے دلائل یہ ہیں۔

دلائل از آیات قرآنی

آیت (۱) عسی ان یبعثک ربک
نظام احمدودا

(سورۃ بنی اسرائیل ہے رکوع ۵)

آیت (۲) وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ زَكَاةً
فَاقْبَلْهُ (والفعلیہ کی رو سے)

آیت (۳۰) وَكَوْنُكُمْ إِنْ دُرِغِمُوا فِيكُمْ
حَيًّا وَكُنْتُمْ تَعْفُونَ وَالدُّمُومُ وَاسْتَعْفِفُوا
لَهُمْ الرِّسُولُ لَوْحِدٍ وَاللَّهُ تَوَّابٌ
تَرْحَمُهُ۔

(مسورہ نمبر ۱۵۰۰ رکوع ۵)

آیت (۴) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (سورہ انبیاء ۱۰۷) اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سامنے جہاں کے لئے۔

آیت (۵) مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا بِعِنْدِ كُوفِي سَفَرِ مِثْلِي نَهِيں مَگَر اس کی اِجازت کے اِذِيهِ (سُورَةُ بَنِي سُلَیْمَانَ ۱۱) بِعِد -

آیت (۶) یَوْمَئِذٍ لَا تُفَعِّلُهُ الشَّفَاعَةُ
الْأُمَمِ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰ سورہ نوحہ ۱۶۷
اس کی بات پسند فرمائی۔

آیت (۷) لَا يَكْفُرُ الْشَّافِعُ لَهُ الْأَرْحَامُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا
لوگ شفاعت کے انکس نہیں مروی جہول
نے دین کے پس اقرار کر رکھا ہے۔

و سورہ ذہریم پ ۱۹ رکوع ۴

آیت (۸) وَأَسْتَغْفِرُكَ لِذُنُوبِكَ وَ
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
اور اے محبوب اپنے خالص اور عام مسلمان
مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی مغفالت

(سورہ محمد ۲۸ رکوع ۲)

آیت (۹) اَلَمْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْكُمْ
 اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ
 عَلٰیكُمْ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ يَّكُوْنُوْا فِىْ سُلٰكٍ

بیشک تمہارے پاس تمہاری قوم میں
 وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا
 گراں ہے تمہاری جماعت کی نہایت چاہنے

(سورة توبه ياره ۱۱ رکوع ۵)

آیت (۱۰) اِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَتَّبِعُوا رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا سَلْهُمْ
 لَكَرَاهٍ لَّآ يَأْتِيَهُمْ شَيْءٌ مِّنْهُ فَكَذَّبُوهُ فَذٰلِكَ يَكْفُرُ لَكُمْ

(سورة منافقون ۲۴)

آیت (۱۱) وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ
عِندَ رُبِّهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ
بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

اور جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت
کا اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں شفاعت کا
اختیار انہیں ہے جو حق کی گواہی دیں اور

(سورہ زخرف ۳۶ تا ۴۱)

آیت (۱۲) یوم لا ینفی حولی عن موئی جہن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ

حدیث (۸) قال سعد الناس يشفقون برؤسنا من رؤسكم لا يؤمنون بالله الا الله ما خافوا من قلوبهم من الله ان يشكوه (رواه البخاری از مشکوٰۃ ص ۳۸۹)
 حدیث (۹) یخرج قوم من الدار يشقون محمداً فيدخلون الجنة فيسمعون الجاهلین البخاری از مشکوٰۃ ص ۳۹۳
 بروز قیامت لوگوں میں میری شقاوت کے لائق وہ ہے جو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ غلوں قلب سے کہے۔
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شقاوت سے دوزخ سے ایک ایسی قوم نکلے گی جو جنت میں داخل ہوں گے۔ اور جنہیں جہنم میں لے جائے گا۔

حدیث (۸) عن انس قال سئلت النبي صلى الله عليه وسلم ان يشفع لي يوم القيمة فقال انا فاعل قلت يا رسول الله فاين المهلك قال اهلني اول ما تطلبني على الصراط قلت وان لم القاك وعلى العياط قال فاطلبني عند الميزان قلت فان لم القاك وعند الميزان قال فاطلبني عند المحوض فاني لا اخطئ هذا الثالث المواقين (رواه الترمذی از مشکوٰۃ ص ۳۹۳)
 حضرت انس سے مروی ہے انھوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بروز قیامت اپنی شقاوت کیلئے سوال کیا تو فرمایا میں کرے والا ہوں تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو کہاں تلاش کروں تو فرمایا مجھے پہلے پھر صراط پر تلاش کرنا میں نے عرض کیا کہ اگر میں حضور کو پھر صراط پر پاؤں تو فرمایا کہ میزبان کے پاس تلاش کرنا میں نے عرض کیا کہ گویا میں نے حضور کو میزبان کے پاس بھی نہ پایا تو فرمایا کہ مجھے عرض کوثر پر تلاش کرنا کہ میرا ان تین مقاموں کے سوا نہ رہوں گا۔

حدیث (۹) عن عوف بن مالك قال حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی

حدیث (۱۰) عن عبد الله بن جابر الترمذی وابن ماجه از مشکوٰۃ ص ۳۹۳
 حدیث (۱۱) عن ابن سیدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدخل الجنة شفاعته رجل من امتی اکثر من حی تمیم (رواه الترمذی والدارمی وابن ماجه از مشکوٰۃ ص ۳۹۳)
 حدیث (۱۲) عن انس قال سئلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان يشفع لي يوم القيمة فقال انا فاعل قلت يا رسول الله فاين المهلك قال اهلني اول ما تطلبني على الصراط قلت وان لم القاك وعلى العياط قال فاطلبني عند الميزان قلت فان لم القاك وعند الميزان قال فاطلبني عند المحوض فاني لا اخطئ هذا الثالث المواقين (رواه الترمذی از مشکوٰۃ ص ۳۹۳)
 انھوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رب کی طرف سے ایک نے دلائل سے پاس آیا اور مجھے میری امت کے جنت میں نصف داخل ہونے اور شقاوت کے کرنے کے درمیان امتیاریا تو میں نے توفیق کو اختیار کیا اور وہ ہر اس شخص کے لئے ہے جو مشرک ہو کر نہ مرا ہو۔

حدیث (۱۰) عن عبد الله بن جابر الترمذی وابن ماجه از مشکوٰۃ ص ۳۹۳
 حدیث (۱۱) عن ابن سیدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدخل الجنة شفاعته رجل من امتی اکثر من حی تمیم (رواه الترمذی والدارمی وابن ماجه از مشکوٰۃ ص ۳۹۳)
 حدیث (۱۲) عن انس قال سئلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان يشفع لي يوم القيمة فقال انا فاعل قلت يا رسول الله فاين المهلك قال اهلني اول ما تطلبني على الصراط قلت وان لم القاك وعلى العياط قال فاطلبني عند الميزان قلت فان لم القاك وعند الميزان قال فاطلبني عند المحوض فاني لا اخطئ هذا الثالث المواقين (رواه الترمذی از مشکوٰۃ ص ۳۹۳)
 حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے ایک شخص کی شقاوت سے قبیلہ بنی تمیم سچ بڑا قبیلہ ہے نہ کہ لوگ داخل ہوں گے۔
 حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعض امتی بڑی بڑی جماعتوں کی۔ شقاوت کریں گے۔ اور بعض قبیلہ عسری شقاوت کریں گے اور بعض ایک گروہ کی ہیں تاکہ کہ ساری امت جنت میں داخل ہو۔

حدیث (۱۲) عن انس قال سئلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان يشفع لي يوم القيمة فقال انا فاعل قلت يا رسول الله فاين المهلك قال اهلني اول ما تطلبني على الصراط قلت وان لم القاك وعلى العياط قال فاطلبني عند الميزان قلت فان لم القاك وعند الميزان قال فاطلبني عند المحوض فاني لا اخطئ هذا الثالث المواقين (رواه الترمذی از مشکوٰۃ ص ۳۹۳)
 حضرت انس سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بروز قیامت اپنی شقاوت کیلئے سوال کیا تو فرمایا میں کرے والا ہوں تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو کہاں تلاش کروں تو فرمایا مجھے پہلے پھر صراط پر تلاش کرنا میں نے عرض کیا کہ اگر میں حضور کو پھر صراط پر پاؤں تو فرمایا کہ میزبان کے پاس تلاش کرنا میں نے عرض کیا کہ گویا میں نے حضور کو میزبان کے پاس بھی نہ پایا تو فرمایا کہ مجھے عرض کوثر پر تلاش کرنا کہ میرا ان تین مقاموں کے سوا نہ رہوں گا۔

انتم على الله عليه وسلم ان الله
عز وجل وعدني ان يدخل الجنة
مع ابي اربعة الف بلا حساب
فقال ابو بكر زدنا يا رسول الله قال
وهكذا اخذنا بكنية وجمعها فقال
ابو بكر زدنا يا رسول الله قال وهكذا
فقال عمر دعنا يا ابا بكر فقال ابو بكر
وما عرفت ان يدخلنا الله الجنة
ارواه في شرح السنة از مشكوة ص ۳۹

حديث (۱۳۱) عن النبي قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يصف اهل النار
فيهمهم الرجل من اهل الجنة فيقول
الرجل منهم يا فلان اما تعرفني انا الذي
سقيتك شربة وقال بعضهم انا الذي
وهبت لك ومنوب فيشفع له فيدخل
الجنة.

ارواه ابن ماجه از مشكوة ص ۳۹

حديث (۱۳۲) عن جابر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يخرج من النار

کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ عزوجل نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ میری
امت سے چار لاکھ کو بغیر حساب کے جنت میں
داخل کرے گا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
عزم کیا کہ یا رسول اللہ ہماری تعداد اور
زیادہ کیجئے فرمایا اور اتنی مقدار حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے ابو بکر میں
ہم کمال پر چھوڑ دو حضرت ابو بکر نے فرمایا پھر
کیا بات ہو کہ اللہ تمام امت کو داخل کرے
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے
کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ایک ہستی آدمی دوزخوں کی صف پر گرے گا تو ان
میں سے ایک شخص پہلے گالے نکالتے کہ تو مجھے
پہچانتا ہے میں یہی ہوں کہ میں نے تجھے برابر
کیا تھا اور بعض انکے کہیں گے کہ میں وہ ہوں کہ
میں نے تجھے دھوکا پانی دیا تھا تو وہ اس کی
شفاعت کرے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

والشفاعة لا تنفع الشاكرين
ارواه في شرح السنة از مشكوة ص ۳۹

حديث (۱۳۳) اني جفنت فاصوب بابها
السم في فادخلها فاحسن الله بحمد
الحمد احد قبلي مثله ولا يحمد
احد بعدى مثله ثم اخبر جعفر بن محمد
عن ابي عبد الله الا انه لم يخفها
ارواه اسطبراني

حديث (۱۳۴) اذ كان يوم القيمة كنت
عند النبي صلى الله عليه وسلم فاصوب
بابها فاحسن الله بحمد الحمد احد قبلي
مثله ولا يحمد احد بعدى مثله ثم اخبر جعفر بن محمد
عن ابي عبد الله الا انه لم يخفها
ارواه اسطبراني

حديث (۱۳۵) انما يصح صغير مشكوة
حديث (۱۳۶) انا اول الناس ليشق
في الجنة وانا اكثر الانبياء تبعا
ارواه مسلم از صحيح ص ۸۹

حديث (۱۳۷) اعطيت جارية عطين

دور حج سے ایک سی قوم شفاعت سے نیکی
گویا وہ تارہ کھیرے کی طرح سفید ہو گئے۔
حضرت علیہ السلام نے فرمایا میں اور نبی کے
قریب آپس میں گھا اور اسکے دروازے کو کھٹکاؤ
گھا تو وہ کھول دیا مجھے گھامیرے لئے تو میں
میں داخل ہونگا اور اللہ کی یہی حمد میں
کروں گا جس کی مثل مجھ سے پہلے کسی نے نہ
کی ہوگی نہ میرے بعد کسی نے کی پھر میں اس
سے ہر سکون کا لونگا جس نے باخلاص کلمہ
طبیہ پڑھا۔

جب قیامت کا دن ہو گا میں انبیاء کا
امام ہو کر طبیب اور شفا دے کر میرے لایوں کا اور
یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔

حضرت کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا
شخص ہوں جو جنت میں شفاعت کروں گا
اور میں محض مستیعین کے ہنسیا میں سب سے
بڑھ کر ہوں۔

مجھے وہ عطا کیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کو

احد قبل (الحی قولہ) اعطیت الشفاعة۔
 (رداء بخاری مسلم۔ نسائی۔ احمد۔ ترمذی۔ ابی داؤد۔ ابن ماجہ۔ صغیر جلد ۱)

حدیث (۱۹) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 انی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم

القیمة۔ (رداء بخاری مسلم۔ احمد)

حدیث (۲۰) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 و آخرت (الدعوة) الثالثة لیوم یزعم

الی فیہ المخلوق حتی ابراهیم

(رداء مسلم)

حدیث (۲۱) قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قال یا حبیبی اذهب الی

محن و مرادک اعلیہ فامسک ہایبکیرک

فاناک حبیبی علیہ السلام فسلک

فاخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بما قال وهو اعلیہ فقال اللہ یا حبیبی

اذہب الی محمد فمن اناس منہم

فی امتک وراثتک (مسلم)

عطا نہیں ہوا۔ مجھے شفاعت عطا فرمادی

گئی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی

دعا ٹھار لی ہے وہ میری امت کیلئے روز قیامت

شفاعت ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے

تیسری دعا اس روز کے لئے مونو کی گئی جس

میں مخلوق میری طرف رغبت کرے گی یہاں تک

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرف فرمایا

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس عباد اور تیرا رب

خوب جانتا ہے ان سے سوال کرو تمہیں کس

چیز نے دلا۔ جبریل کے پاس گئے اور سوال کیا تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی بات

کی خبر دی اور وہ خوب جانتا ہی پھر اللہ تعالیٰ نے

فرمایا ہے جبریل ان کے پاس آیا کہ کہو تم تمہاری

امت کے بارے میں تمہیں راضی کر دیں گے اور

ننگین نہ ہونے دیں گے۔

حدیث (۲۲) ان الناس بصیرون

القیمة حتی امة یتبع بینہما یقولون

اللہ شفعا فلان استغفر حتی

تخس الشفاعة الی النبی صلی اللہ

علیہ وسلم (رداء بخاری)

حدیث (۲۳) اول من استغفر

احد منی ثم الاقرب فاقرّب ثم سائر

العرب ثم الاخا احمد (طبرانی)

حدیث (۲۴) قال النبی صلی اللہ علیہ

وسلم شفاعة یوم القیامة حق

للمن لم یؤمن بہا لکن من اهلہا

(جامع صغیر جلد ۲)

حدیث (۲۵) من کذب بالشفاعة

لانفسیہ لک فیہا۔ (الشیخ بخاری جلد ۱)

حدیث (۲۶) عن ابن مسعود قال

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لا یسوی ذی حلة فالبسہا فاقوم عن

عین العرش مقامک لا یقوم احد

بخطی فیہ الا ولون والاخرون۔

بروز قیامت لوگ جمع ہوں گے یہاں تک

کہ ایک گروہ اپنے نبی کا اتباع کرے گا۔

اور کہیں گے اے فلان شفاعت کر۔ اے

فلان شفاعت کر یہاں تک کہ شفاعت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے گی۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا میں سب سے پہلے

اہل بیت کی شفاعت کرے گا پھر جو قریب

تر ہوں گے پھر تمام عرب کی پھر عربوں کی۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بروز قیامت میری شفاعت حق ہے تو

جو اس پر ایمان نہیں لایا تو وہ شفاعت

کا اہل نہیں ہوگا۔

جس نے شفاعت کو جھٹلایا تو اس کے لئے

اس میں کوئی حصہ نہیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی

انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میرا رب مجھے ایک حق پسند نیک تو میں اسکو

پہنوں گا اور عرش کے ذہبی درون بھڑا ہونگا

کہ جہاں کوئی کھڑا نہ ہو سکے گا میں تمام

العقاب عنهم لقوله عليه السلام شفاعتي
 لأهل الكبائر من أمتي فانه حديث
 صحيح وقوله تعالى استغفر لذنبك و
 للمؤمنين والمؤمنات أي ولذنب
 المؤمنين .
 (از شرح موافق ص ۱۸۷)

(۲) حضرت امام اعظم فقہ اکبر میں فرماتے ہیں :
 وشفاعة الأنبياء عليهم الصلاة والسلام
 حق وشفاعة نبينا عليه الصلاة والسلام
 للمؤمنين والمؤمنات ولاهل الكبائر
 منهم المستوجبين العقاب حق ثابت
 (از فقہ اکبر ص ۱۸۷)

(۳) شایع عقائد میں ہے ۔ شفاعة
 ثابتہ للرسول والخيار في حق اهل
 الكبائر والمستفيض من الاخبار خلاف
 للمعتزلة وهذا معنى على ما سبق
 من جواز العفو والمعذرة بقرينة الشفاعة
 فالشفاعة اولى ولقوله تعالى فما

استغفركم الله عن ذنوبكم فاستغفروا
 انما هذا يدل على ثبوت الشفاعة
 (از شرح عقائد ص ۱۸۷)
 (۴) مشہور شفاعت میں حضرت علی قاری فرماتے ہیں ۔

الشفاعة ثابتة على ما اجمع عليه اهل
 السنة لقوله تعالى يؤمنون لا تتقدم
 الشفاعة الاذن الاذن له الرحمن
 . یعنی له قولاً ولاعبوة بفتح الخواص
 بعض المعتزلة مستدلین بقوله
 تعالى فما تتقدمهم شفاعة الشافعين
 فانهم مخصوصون بالكافرين واما
 تخصيصهم باحاديث الشفاعة
 بزيادة الدراجات في الجنة فباطل
 نقضه بجميع الادلة باخراجه من دخل
 النار من المؤمنين منها
 (از شرح شفا میری ص ۱۸۷)

(۵) حضرت علی قاری شریعہ اکبر میں اس قول امام کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں
 فقوله وشفاعة اهل الكبائر من
 امتي صوابه احمد والوداد والترمذي
 حديثان واردان على ميرى شفاعة كبره
 گناہ والوں کیلئے ہے میری امت سے انگو

وامن حبان والحق كعون النش والتمل
وامن حاجه وابن حبان والحق كعون حاجه
والطبرانی عن ابن عباس والخطيب
عن ابن عمر وعن كعب بن سعد عن
رضي الله عنه فهدى في حديث مشهور
في الحديث بل الاحاديث في باب الشفاعه
متواتره على ما في الأدلة على تحقيق
الشفاعة قوله تعالى واستغفر لذنبك
والمؤمنين والمؤمنات ومنه قوله
تعالى فما شفعهم شفاعة الشافعين
او مفهوم انها شفيع المؤمنين
(از شرح فقه اكبر ص ۱۰۰)

(۴) مسأله و مسأله لا یرسب :

ویشفع الانبياء عليهم الصلوة والسلام
والصالحين الشهداء وغيرهم
للاحادیث الصحیحه الكثیره المتواتره
الحق (از سامره ص ۱۰۵)

(۵) حضرت شیخ محقق تکمیل الایمان میں فرماتے ہیں ۔

ابن حبان والحق كعون النش والتمل
وامن حاجه وابن حبان والحق كعون حاجه
والطبرانی عن ابن عباس والخطيب
عن ابن عمر وعن كعب بن سعد عن
رضي الله عنه فهدى في حديث مشهور
في الحديث بل الاحاديث في باب الشفاعه
متواتره على ما في الأدلة على تحقيق
الشفاعة قوله تعالى واستغفر لذنبك
والمؤمنين والمؤمنات ومنه قوله
تعالى فما شفعهم شفاعة الشافعين
او مفهوم انها شفيع المؤمنين
(از شرح فقه اكبر ص ۱۰۰)

(۴) مسأله و مسأله لا یرسب :

ویشفع الانبياء عليهم الصلوة والسلام
والصالحين الشهداء وغيرهم
للاحادیث الصحیحه الكثیره المتواتره
الحق (از سامره ص ۱۰۵)

(۵) حضرت شیخ محقق تکمیل الایمان میں فرماتے ہیں ۔

شوم تا ایک ایک از امت میں نیا مری
 تہلکے و کوشکستہ ہونے دو گنا لے عفو تمام
 جہاں تو میری رضا طلب کرتا ہے اور میں
 تمہاری رضا چاہتا ہوں تو حضور فرماتے ہیں
 کہ میں اس وقت تک راہی نہ ہوں گا جب تک
 تو میرے ایک ایک امتی کی مغفرت نہ فرمائے گا

(ابو بکر الصديق عليه السلام)

(۸) یہی حضرت شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں :
 (انکار شفاعت بدعت و منکرات است) شفاعت کا انکار بدعت و مکرہی ہے جس
 چنانچہ کہ خواجہ و بعض معتزلہ براں رفتہ اندہ کی طرف خارج ہوا اور معتزلہ گئے ہیں۔
 (از اشعۃ اللمعات مشکوٰۃ ص ۱۳۸)

المحصل کثیر آیات و احادیث اور اجماع سے ثابت ہو گیا کہ عقیدہ اہل سنت و جمیع و
 حق و بارہ شفاعت ہے اور عقیدہ و اہل یہ آیات و احادیث اور اجماع سب کے خلاف
 ہے اور شفاعت کا انکار خوارج و معتزلہ کا مذہب ہے جو بدعت اور مکرہی و منکرات
 پر اس مسئلہ میں اس قدر دلائل بہت کافی ہیں۔ انہیں سے منصف ہر دو عقائد میں
 فیصلہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ تَقَرُّف

عَقِيدَةُ وَهَابِيَّةٌ اس میں یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ تَقَرُّف کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ
 کسی نبی ولی کو تَقَرُّف کی طاقت نہیں دی۔ اور جو ان کو اللہ کی دی ہوئی طاقت سے
 تَقَرُّف ماننے وہ مشرک ہے۔ دیکھو یہ ان کی عبادت میں۔

اللہ ہی کی مثال ہے اور کسی انبیاء اولیا پر وہ شہید کی جوت و پیری کی یہ
 اللہ ہی جو کوئی کسی کو ایسا تَقَرُّف ثابت کرے اور اس سے مراد ہی مانگے اور اس
 کو حق بخند و نیاز کرے اور اس کی منتیں مانے اور اس کو مصیبت کے وقت پکارے
 وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اسکو اللہ کی تَقَرُّف دیکھتے ہیں۔ (تَقْوِيَةُ الْاِيْمَان ص ۱۷)
 ہر خواہ یہ سمجھے کہ ان کا مولیٰ کی طاقت ان کو خود بخود ہے انہوہا لیں سمجھے
 اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح سے شرک ثابت ہوتا ہے

ان سب باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور
 بے اختیار (تَقْوِيَةُ الْاِيْمَان ص ۱۹)

ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی۔ نہ فائدہ پہنچانے کی نہ نقصان کر دینے
 کی (تَقْوِيَةُ الْاِيْمَان ص ۱۷)

اللہ صاحب ہے کسی کو عالم میں تَقَرُّف کر سکتی قدرت نہیں دی (تَقْوِيَةُ الْاِيْمَان ص ۱۷)
 اور وہ ایک ایک میں آپ ہی تَقَرُّف کرتا ہے کسی کو کسی کے قابو میں نہیں
 دیتا۔ (تَقْوِيَةُ الْاِيْمَان ص ۱۹)

جو کوئی کسی مخلوق کا عالم میں تَقَرُّف ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اسکو
 ملے صواب اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے (تَقْوِيَةُ الْاِيْمَان ص ۳۴)

نفع اور نقصان کی امید رکھنی اسی سے چاہیے کہ یہ معاملہ اور کسی سے کرنا
 شرک ہے۔ (تَقْوِيَةُ الْاِيْمَان ص ۱۷)

عَقِيدَةُ اَهْلِ سُنَّتٍ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بالذات تَقَرُّف کرتا ہے اور
 حضرات انبیاء اولیا کو اللہ تعالیٰ تَقَرُّف کی قدرت دیتا ہے تو وہ اس خداوندی

کہتے ہیں نفع و فائدہ پہنچاتے ہیں، چنانچہ اس کے دلائل دیکھئے:

دلائل از آیات

آیت (۱) اِنَّا مَلَكْنَا اَكْبَدُ فِي الْاَرْضِ وَ اَنْشَاَ مِنْ تَحْتِ سَبْتًا سُبَّانَا سُبَّانَا (سورہ کہف پ ۱۶)
 بیشک ہم نے زمین کو زمین میں قابو کیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا۔

آیت (۲) وَ سَخَّرْنَا هَمَّ دَاوُدَ وَ اَلْحَبَالَ لِيَسْمَعَ كَرِيْمًا (سورہ انبیاء پ ۱۶)
 اور داؤد کے ساتھ پہاڑ کو سخر فرمادیتے کہ تسبیح کرتے اور پڑھتے۔

آیت (۳) وَ كَفَّ اَمْنًا دَاوُدَ وَ هَمَّ فَضْلًا يٰ اَحْبَالِ اَدْنٰى مَعَهُ وَ الطَّيْرُ وَ اَلْمَالُ اَلْحَبْلُ اَلْحَبْلُ (سورہ سبا پ ۱۶)
 بیشک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا اسے پہاڑ و اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسے پرندہ اور ہم نے اس کے لیے وہاں زم کیا۔

آیت (۴) وَ اَدْنٰى مَعَهُ الطَّيْرُ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ يٰ دُنِي فَتَنَّمْ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا يٰ دُنِي وَ تَكُوْنُ اَلْاَكْمَدُ وَ اَلْاَجْمَعُ يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي (سورہ مائدہ پ ۱۶)
 اور جب ہی سے پرندگی موت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں چھوٹک مارتا تو وہ میرے حکم سے اٹھنے لگتی۔ اور تو مار دواؤد سے اور سفید داغ والے کو لیکر میرے حکم سے شفا دیتا اور جب تو مرد و نکو میرے حکم سے زندہ نکالتا۔

آیت (۵) اِنِّیْ اَخْلَقْتُ لَکُمْ مِنْ الطَّيْنِ کَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَانْفُخْ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي (سورہ مائدہ پ ۱۶)
 اور میں نے تم کو مٹی سے پرندگی کی صورت بنایا ہوں پھر میں ہر ایک کو نفخ دے دوں گا تو وہ فوراً زندہ ہو جائی ہے اللہ کے حکم سے اور نفیس شفا دیتا ہوں مار دواؤد سے اور سفید داغ والے کو اور میں مرنے سے جلا تا ہوں اللہ کے حکم سے اور نفیس بناتا

آیت (۶) وَ سَخَّرْنَا لَکُمْ مِنْ الطَّيْنِ کَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَانْفُخْ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي (سورہ مائدہ پ ۱۶)
 اور میں نے تم کو مٹی سے پرندگی کی صورت بنایا ہوں پھر میں ہر ایک کو نفخ دے دوں گا تو وہ فوراً زندہ ہو جائی ہے اللہ کے حکم سے اور نفیس شفا دیتا ہوں مار دواؤد سے اور سفید داغ والے کو اور میں مرنے سے جلا تا ہوں اللہ کے حکم سے اور نفیس بناتا

آیت (۷) وَ سَخَّرْنَا لَکُمْ مِنْ الطَّيْنِ کَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَانْفُخْ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي (سورہ مائدہ پ ۱۶)
 اور میں نے تم کو مٹی سے پرندگی کی صورت بنایا ہوں پھر میں ہر ایک کو نفخ دے دوں گا تو وہ فوراً زندہ ہو جائی ہے اللہ کے حکم سے اور نفیس شفا دیتا ہوں مار دواؤد سے اور سفید داغ والے کو اور میں مرنے سے جلا تا ہوں اللہ کے حکم سے اور نفیس بناتا

آیت (۸) وَ سَخَّرْنَا لَکُمْ مِنْ الطَّيْنِ کَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَانْفُخْ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي (سورہ مائدہ پ ۱۶)
 اور میں نے تم کو مٹی سے پرندگی کی صورت بنایا ہوں پھر میں ہر ایک کو نفخ دے دوں گا تو وہ فوراً زندہ ہو جائی ہے اللہ کے حکم سے اور نفیس شفا دیتا ہوں مار دواؤد سے اور سفید داغ والے کو اور میں مرنے سے جلا تا ہوں اللہ کے حکم سے اور نفیس بناتا

اللہ تعالیٰ شہیدی عا لہ العالیین۔

انبیاء پ ۱۶۔

آیت (۱) اِنَّا مَلَكْنَا اَكْبَدُ فِي الْاَرْضِ وَ اَنْشَاَ مِنْ تَحْتِ سَبَّانَا سُبَّانَا (سورہ کہف پ ۱۶)
 بیشک ہم نے زمین کو زمین میں قابو کیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا۔

آیت (۲) وَ سَخَّرْنَا هَمَّ دَاوُدَ وَ اَلْحَبَالَ لِيَسْمَعَ كَرِيْمًا (سورہ انبیاء پ ۱۶)
 اور داؤد کے ساتھ پہاڑ کو سخر فرمادیتے کہ تسبیح کرتے اور پڑھتے۔

آیت (۳) وَ كَفَّ اَمْنًا دَاوُدَ وَ هَمَّ فَضْلًا يٰ اَحْبَالِ اَدْنٰى مَعَهُ وَ الطَّيْرُ وَ اَلْمَالُ اَلْحَبْلُ اَلْحَبْلُ (سورہ سبا پ ۱۶)
 بیشک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا اسے پہاڑ و اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسے پرندہ اور ہم نے اس کے لیے وہاں زم کیا۔

آیت (۴) وَ اَدْنٰى مَعَهُ الطَّيْرُ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ يٰ دُنِي فَتَنَّمْ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا يٰ دُنِي وَ تَكُوْنُ اَلْاَكْمَدُ وَ اَلْاَجْمَعُ يٰ دُنِي (سورہ مائدہ پ ۱۶)
 اور جب ہی سے پرندگی موت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں چھوٹک مارتا تو وہ میرے حکم سے اٹھنے لگتی۔ اور تو مار دواؤد سے اور سفید داغ والے کو لیکر میرے حکم سے شفا دیتا اور جب تو مرد و نکو میرے حکم سے زندہ نکالتا۔

آیت (۵) اِنِّیْ اَخْلَقْتُ لَکُمْ مِنْ الطَّيْنِ کَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَانْفُخْ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي (سورہ مائدہ پ ۱۶)
 اور میں نے تم کو مٹی سے پرندگی کی صورت بنایا ہوں پھر میں ہر ایک کو نفخ دے دوں گا تو وہ فوراً زندہ ہو جائی ہے اللہ کے حکم سے اور نفیس شفا دیتا ہوں مار دواؤد سے اور سفید داغ والے کو اور میں مرنے سے جلا تا ہوں اللہ کے حکم سے اور نفیس بناتا

آیت (۶) وَ سَخَّرْنَا لَکُمْ مِنْ الطَّيْنِ کَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَانْفُخْ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي (سورہ مائدہ پ ۱۶)
 اور میں نے تم کو مٹی سے پرندگی کی صورت بنایا ہوں پھر میں ہر ایک کو نفخ دے دوں گا تو وہ فوراً زندہ ہو جائی ہے اللہ کے حکم سے اور نفیس شفا دیتا ہوں مار دواؤد سے اور سفید داغ والے کو اور میں مرنے سے جلا تا ہوں اللہ کے حکم سے اور نفیس بناتا

آیت (۷) وَ سَخَّرْنَا لَکُمْ مِنْ الطَّيْنِ کَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَانْفُخْ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي (سورہ مائدہ پ ۱۶)
 اور میں نے تم کو مٹی سے پرندگی کی صورت بنایا ہوں پھر میں ہر ایک کو نفخ دے دوں گا تو وہ فوراً زندہ ہو جائی ہے اللہ کے حکم سے اور نفیس شفا دیتا ہوں مار دواؤد سے اور سفید داغ والے کو اور میں مرنے سے جلا تا ہوں اللہ کے حکم سے اور نفیس بناتا

آیت (۸) وَ سَخَّرْنَا لَکُمْ مِنْ الطَّيْنِ کَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَانْفُخْ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي (سورہ مائدہ پ ۱۶)
 اور میں نے تم کو مٹی سے پرندگی کی صورت بنایا ہوں پھر میں ہر ایک کو نفخ دے دوں گا تو وہ فوراً زندہ ہو جائی ہے اللہ کے حکم سے اور نفیس شفا دیتا ہوں مار دواؤد سے اور سفید داغ والے کو اور میں مرنے سے جلا تا ہوں اللہ کے حکم سے اور نفیس بناتا

آیت (۹) وَ سَخَّرْنَا لَکُمْ مِنْ الطَّيْنِ کَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَانْفُخْ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي وَ اَدْنٰى مَعَهُ اَلْمَوْتِ يٰ دُنِي (سورہ مائدہ پ ۱۶)
 اور میں نے تم کو مٹی سے پرندگی کی صورت بنایا ہوں پھر میں ہر ایک کو نفخ دے دوں گا تو وہ فوراً زندہ ہو جائی ہے اللہ کے حکم سے اور نفیس شفا دیتا ہوں مار دواؤد سے اور سفید داغ والے کو اور میں مرنے سے جلا تا ہوں اللہ کے حکم سے اور نفیس بناتا

انہ کشتہ ہو سبعت

(سورۃ آل عمران پ ۵)

آیت (۱۰) وما نقموا الا ان لفتحنا

اللہ ورسولہ من فضلہ

(سورۃ توبہ پ ۱۰)

آیت (۱۱) اذ تقول للذی نعہ

اللہ علیہ او نعمت علیہ

(سورۃ احزاب پ ۳۳)

جو تم کہتے اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے

ہو۔ بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے

بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اور انہیں کیا برا لگا۔ یہی ذکر اللہ ورسول

نے اپنے فضل سے معنی کر دیا۔

اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے

اس سے جسے اللہ نے نعمت دی۔ اور

تمہارے لئے نعمت دی۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فما یتجوخزن ان

الارض (از بخاری مجتہبی ص ۵۴)

حدیث (۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم یشت بمجاہد انکم و

نصرت بالوعب وینا انا ما تم بالی

آیت بمجاہد خزائن الارض فوضعت

فی یلی (از مشکوٰۃ ص ۵۴)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں

جو اجمع کلم کے ساتھ بہوت کیا گیا اور عرب

کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں سو فیضان

کریں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں

مجھے دیدی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

حدیث (۳) عن علی اعطیت سالد

طاحل من الانبیاء قبل نصاری العرب

واعطیت مفاہیم الارض وسمیت احدی

احد لی القربا طہورا وجمعت

سینی خیر الامم

(مسند از جامع صغیر ص ۱۲)

حدیث (۴) عن جابر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آیت بمجاہد انکم و

نصرت بالوعب وینا انا ما تم بالی

آیت بمجاہد خزائن الارض فوضعت

فی یلی (از مشکوٰۃ ص ۵۴)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں

جو اجمع کلم کے ساتھ بہوت کیا گیا اور عرب

کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں سو فیضان

کریں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں

مجھے دیدی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

حدیث (۵) عن ابن عمر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آیت بمجاہد انکم و

نصرت بالوعب وینا انا ما تم بالی

آیت بمجاہد خزائن الارض فوضعت

فی یلی (از مشکوٰۃ ص ۵۴)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں

جو اجمع کلم کے ساتھ بہوت کیا گیا اور عرب

کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں سو فیضان

کریں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں

مجھے دیدی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ

کیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوا۔

مجھے زمین کی کنجیاں عطا کیں اور میرا نام

احمد رکھا گیا اور میرے لئے مٹی کو پاک کرنے

والا کیا گیا۔ اور میری امت بہترین امت ہے

بنائی گئی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دنیا کی

کنجیاں ابلیس گھوڑے پر سوار کر کے دی گئیں

میں کو جب تک میرے پاس لائے جس پر

ریشمی سندس کی چادر تھی۔

حدیث (۶) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

مروی کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے

جنہیں لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے کیلئے

خاص کر دیا گیا ہے کہ لوگ ان کی طرف اپنی

حاجتوں میں فریاد کرتے ہیں۔

انہیں حضرت محمد رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر چیز کی

کنجیاں دیدی گئیں۔

حدیث (۷) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

مروی کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے

جنہیں لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے کیلئے

خاص کر دیا گیا ہے کہ لوگ ان کی طرف اپنی

حاجتوں میں فریاد کرتے ہیں۔

انہیں حضرت محمد رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر چیز کی

کنجیاں دیدی گئیں۔

حدیث (۸) عن ابن مسعود قال
النبي صلى الله عليه وسلم ان الله
تعالى ملائكة سياحين في الارض
يلقبون من احسن التلقاه
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ
تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین کی سرکرتے
ہیں مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں

(مسند احمد ۱/۱۷۱ از جامع صغیر ص ۱۱۲)

حدیث (۹) عن عمار بن یاسر قال ان النبي
صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى
ملك اعطاه اسمع العباد فليس
من احد يصلي على الا ابلغتها
(طبرانی از جامع صغیر ص ۱۱۲)
حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک
اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے لوگوں کی
آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے تو جو
کوئی بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ اسے مجھ کو
پہنچا دیتا ہے۔

حدیث (۱۰) عن عائشة قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة
لو شئت لسارت معي جبال الذهب
ان فرجة لا تشكو (مسند ۵۲۱)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ
اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے
پہاڑے چلا کر آؤں۔

حدیث (۱۱) عن ثوبان قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
واعطيت الكثرين الاخير والابيض
(از مشکوٰۃ ص ۵۱۲)
حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مجھے دو خزانے سرخ و سفید عطا کر دیئے
گئے۔

از اقوال سلف و خلف

(۱) علامہ علی قاری شریح شفا میں فرماتے ہیں۔

سبب مغایہ خزان الارض فوضعت
الارض اسی فی قدر فی قدر اعیان
از شرح شفا ص ۱۶۲
یعنی حضور نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں کی
کنجیاں دیدیگیں پھر میرے ہاتھ میں رکھ دیگیں
اور اسی قدر قدرتی و قدرتی اعیان
یعنی میرے قدرت اور میری استی کے تقویٰ
میں کر دی گئیں۔

(۲) حضرت شیخ متقی مدارج النبوة میں فرماتے ہیں۔

از آل جملہ آنت کہ دادہ شدہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مغایہ خزان الارض و غیر
شہ بوی و ظاہر ش آنت کہ خزانہ
ملوک فارس و روم ہمہ بدست صحابہ
افتاد باطنش آنکہ مرد و خزانہ اجناس
عالم است کہ رزق ہمہ در کف است
از حدیث سیر و وقوت تربیت ظاہر و باطن
ہمہ بوسے داد چنانکہ مغایہ غیب در
دست عالم الہی و نمیداند آنرا مگر بے
مغایہ خزانہ رزق و قسمت آن در
دست این سید کریم نہادند۔
حضور کے قصو صیاتیات ہیں سے یہ ہے کہ آپ کو
خزانوں کی کنجیاں دیدی گئیں اس کے ظاہر تو
یہ ہے کہ روم و فارس کے سلاطین کے
خزانے صحابہ کے قبضہ میں آئے اور باطن یہ ہے
کہ عالم کی جنسوں کے خزانے مردوں میں کہ سبکی
رزق آپ کے دست اقتدار میں دیدی گیا اور
ظاہر و باطن کی تربیت سبکی بچہ دیدی گئی جیسے
غیب کی کنجیاں علم الہی میں ہیں ان کو سوا
اس کے کوئی نہیں جانتا مذاق کے خزانوں کی کنجیاں
اور ان کو تقسیم کرنا اس سید انبیاء کے
قبضہ میں رکھا۔

(۱۳۸) یہی مذاہج میں ہے۔

وشارع دایرہ میں کہ نصیب کن ہرگز را شارع علیہ السلام کو جو حق ماس ہے کہ وہ

تو وہ ہرچہ خواہ از مذاہج میں ہے (۱۳۹) جسکو چاہیں خاص کر دیں۔

(۱۴۰) علامہ ابن حجر مکی فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں :

رحمن تعالیٰ (الاولیاء) لخلق ان اولیائے مخلوق کو نفع پہنچانے سے یہ بھی ہے

یوگتھمد نفیشت العباد وید فہم یسب ان کی برکت سے لوگوں پر بارش ہوتی ہے

انساو والافسدت الارض اور فساد دفع ہوتا ہے ورنہ زمین فاسد ہو جاتی ہے

(از فتاویٰ مدنیہ ص ۲۷۱)

(۱۴۱) عارف باللہ علامہ احمد صاوی تفسیر صاوی میں فرماتے ہیں :

لن یصل احد ان الہی کا احد ان الہی پہنچے گا نہ کسی اور لوگوں کی برابر

و شیا اصل ولا منفعة لا ظاہر ولا باطن کسی چیز کے مالک نہیں نہ ان سے نفع پہنچتا

یا ظاہر فہو کافر خاسر الدنیا والآخرۃ ہے نہ ظاہر طور پر نہ باطن طور پر تو وہ کافر ہے

(از صاوی ص ۱۵۷ ج ۱) اور اسکی دنیا و آخرت برباد ہے۔

احمل یہ آیات و احادیث و اقوال عقیدہ اہلسنت کے موافق ہیں اور عقیدہ

وہابیہ اس سب کے خلاف ہے اور تصرف کی قدرت اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء

و انبیاء کو عطا فرمائی۔ اور وہ اُس قدرت سے عالم میں تصرف کرتے ہیں اور جو ان کو ایسی

الافست نہ ہائے اور ان سے نفع نہ سمجھے تو وہ کج علم صاوی کا فیر ہے۔

مسئلہ توسل

عقیدۃ و ہابیت یہ ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء کو وسیلہ نہ ہائے اور اگر

ان کو وسیلہ اور سفارش سمجھے تو وہ ابوجہل کی برابر مشرک ہے۔

اللہ صاحب کو کہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے پر اور بادشاہوں کی طرح

مغور نہیں کہ کوئی رعایتی بہتیرا ہی ایسا کہے اس کی طرف مانع عزت کے خیال

نہیں کرتے اس لئے رعایتی لوگ اور امیروں کو مانتے ہیں اور ان کا وسیلہ

دعوت دہتے ہیں تاکہ انھیں کی خاطر سے ایسا قبول ہو دے بلکہ وہ بڑا عظیم و کریم ہے

وہاں کسی کی و بھالت کی حاجت نہیں جو اس کو یاد رکھے وہ آپ ہی اسکو یاد رکھتا

ہے کوئی سفارش کرے یا نہ کرے (تقویۃ الایمان ص ۲۷)

یعنی جو لوگ پکارتے ہیں ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی۔ نہ فائدہ پہنچانے کی

نہ نقصان کر دینے کی، اور یہ جو کہتے ہیں کہ یہ بزرگ ہائے سفارش ہیں اللہ کے

پاس سر یہ بات اللہ نے تو نہیں بتائی (تقویۃ الایمان ص ۷)

سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور

وہ شرک ہیں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۷)

عقیدۃ اہل سنت یہ ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء درمگاہ الہی میں وسیلہ

ہیں۔ اور ان کے توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ اسکے دلائل ملاحظہ ہوں۔

اذیات

(۱) آیتا۔ وَابْتَغُوا إِلَیْهِ الْوَسِيلَةَ اور خدا کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

(سورہ نازعہ پ ۱۶)

آیت (۲) وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ يَسْتَفْتُونَ
عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا (سورہ بقرہ پ ۱۶)
آیت (۳) وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
عَاوَزُوا فَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ فَيَسْتَجِيبُ لَهُمْ
رِسْوَاتُ لَوْحٍ مِثْلَ سُنُورٍ (سورہ نازعہ پ ۱۶)
اور وہ اس سے پہلے اسی نبی کے وسیلے سے
کافروں پر فحش باتیں کرتے تھے
اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اسے
محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے
معافی چاہیں اور رسول انکی سفارش فرمائے
تو حضور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا
مہربان پائیں۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ أَنْتَ مَوْلَى
مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَسْقِينِي وَأَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ بِعَهْدِ
نَبِيِّيَ فَاسْتَفْتَا قَالَ فَيَسْتَفْتُونَ
(از ترمذی شریف ص ۱۶)

حدیث (۲) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
أَقْبَرْتُ أَدْرُ الْخَطِيئَةَ قَالَ يَا رِبَا اسْلُكْ
بِحَقِّ مُحَمَّدٍ مَا عَفَرْتُكَ فَقَالَ اللَّهُ
يَا أَدْرُ وَكَسَيْفَ عَفَرْتُ مُحَمَّدٍ أَدْرُ
اخْلَعْكَ قَالَ لَا ذَنْبَ يَارِبُّ لِمَا خَلَقْتَنِي
بِهَدْيِكَ وَفَتَحْتَ لِي مِنْ رَوْحِكَ دَفْعَتَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ بیشک
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تمہارے مولا سالی
میں اس طرح دعا کی ہے اللہ تمہاری طرف اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ کیا کرتے تھے تو
ہمیں سیراب کرتا اور تمہاری طرف اپنے نبی کے
پہنچا حضرت عباس کا وسیلہ کرتے ہیں تو ہمیں
سیراب کرتے کہا ناوی نے تو وہ سیراب کر دیتے گے
حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی
کہ ایک مرد کو روک دینا لی کا نبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَقَالَ ادْعِ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ يَدْعُكَ
قَالَ إِنَّ شَأْنَهُ دَعْوَتِي وَإِنْ شَأْنَهُ
مَعْرِتِي فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَلَمَّا عَدَّ قَالَ
يَا مُحَمَّدُ إِنَّ يَوْمَئِذٍ وَفِي حُسْنِ وَضْعَةٍ
يَا مُحَمَّدُ هَذَا اللَّهُمَّ اِنِّي اسْتَلِجُكَ
وَالْوَجْدَ إِلَيْكَ نَبِيكَ مُحَمَّدُ نَبِيَّ الرَّحْمَةِ
إِلَى تَوْحِيدِكَ بَلَّغْ لِي دَرْجَتِي فِي حَاجَتِي
هَذِهِ لِنَقْقَتِي لِي
(از ترمذی شریف ص ۱۶)

اسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا
کہ اللہ سے یہ دعا کیجئے کہ دعا کیجئے کہ دعا کیجئے
میں سے عاقبت کے فرمایا اگر توبہ پاتا ہے تو میں
دعا کروں اور اگر توبہ پا ہے تو میرے کہہ کر توبہ
کے بہترین عرض کیا کہ حضور دعا کر دیں راوی
نے کہا کہ حضور نے اسکو دینا کہنے کا حکم دیا
کہ وہ اچھی طرح وضو کرے اور یہ دعا کرے
لے اللہ میں تمہارے سوال کرتا ہوں اور تمہاری
طرف تیرے نبی محمد کے وسیلے سے متوجہ
ہوتا ہوں اسے نبی میں تمہارے وسیلے سے اپنے
رب کی طرف اپنی اس حاجت میں متوجہ ہوتا
ہوں تاکہ میری حاجت روائی ہو جائے۔

حدیث (۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
أَقْبَرْتُ أَدْرُ الْخَطِيئَةَ قَالَ يَا رِبَا اسْلُكْ
بِحَقِّ مُحَمَّدٍ مَا عَفَرْتُكَ فَقَالَ اللَّهُ
يَا أَدْرُ وَكَسَيْفَ عَفَرْتُ مُحَمَّدٍ أَدْرُ
اخْلَعْكَ قَالَ لَا ذَنْبَ يَارِبُّ لِمَا خَلَقْتَنِي
بِهَدْيِكَ وَفَتَحْتَ لِي مِنْ رَوْحِكَ دَفْعَتَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی۔
انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام خطا سے غلط ہوئے
تو انھوں نے عرض کی کہ میں تمہارے وسیلہ
محمد کے سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت
کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے آدم کو تو نے محمد
کو کیسے پیجا کہ میں نے انہیں پیدا ہی نہیں کیا ہے

وایں مولا بیت علی قوائم العرش مکتوبا
لا اله الا الله محمد رسول الله فعلت
انك لم تفعل الى اصحاب الا احب
الخلق اليك فقال الله تعالى صدقت
يا احمد انه الاحب الخلق الى واذا استأنتي
بحقه قد مغفرت لك ولولا محمد وما
خلقناك

از بیستی حاکم از مواہب لدنیہ
مطابق جلد ۱

حدیث شریف ۴۷ عن عبد الله قال سمعت
ابن عمر يقول سمعت ابي طالب
وابي بن جبريت يقولان بوجوه فقال ايبتا
عصبة لا اذ اهل وقل عمر بن حمزة قد ثنا
الحسن ابنيه ومن بعد ذلك قول الله
وانا انزلنا وحيد النبي صلى الله
عليه وسلم فيميتقه فمما ينزل
حقه يحيي بشي لا ميذاب الله عز وجل

از بخاری شریف ص ۱۳۶

کہ طوت نظر کر کے سیر الی علیہ السلام تو
باش پہنے تھی تہا نک کہ ہر پہا پہنے نکا
حضرت ابن بن مالک سے مروی ہے کہ
کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے تھے کہ

رسول اللہ جانور پاک پہنے گئے اور اپنے بند
ہو گئے اللہ سے دعا کیجئے تو حضور نے اللہ سے
دعا کی تو میری جمعہ کے ایک ہفتہ برابر میرا پیش
ہوئی تو میری شخص پہرہ نہایت ہی عاقل ہو کر
عرض کرتے تھے کہ رسول اللہ رکعات کرتے گئے
اور رستے بند ہو گئے اور جانور نہایت گئے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ اے
اللہ پہا نک اور ٹیلوں کی چوٹیوں پر برسا اور
وادیوں اور باغوں میں بارش کر تو وہ ابر
شہر مدینہ سے بہٹ گیا جیسے کڑا پھٹ
جاتا ہے

حدیث شریف ۴۸ عن سعد بن تميم قال
بضعوا انكم يد عوتهم واخلواهم
از جامع صغیر ص ۳۳۱ جلد ۲

حضرت (ع) عن محمد بن حروب
الہدائی قال یتیت قبر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فزیرتہ وجلست یحذرنہ
فہاء اعلیٰ فزارہ ثم قال یا خیر الوسل
ان اللہ انزل علیک کتابا صادقا قال
فیہ ولوا تمیزوا ظلموا وانفسہم بخاؤہ
فانصتوا خفوا واللہ واستغفروا لہم الرسول
لوجہ واللہ تو اباسر حیمہ وقد جئتک
مستغفرا من ذنبی مستشفعا بک
لما جانی وانشاء بقول یا خیر من
وقت بالقاع اعظم قطاب من
عہد من القاع والا کہ نفسی الغدا
میرانت ساکنہ فیہ العفاف و
فیہ الجود والکرہ
وقد اعدائی علی قبرہ الشریف وقال
اللہم انک اصدت بعق الجبیل وهذا
جبلک وانما علیک فاعف عن الذار
الافکار حبیبک وفہمت ہاتھ بل
اھل اسأل العفک لک وحدک ہلا

ہم نے تجھے آزاد کر دیا (خوش ہے۔
تمام تمام مخلوق کیسے کیوں نہیں ہر ایک کیا حیوان
شخص تو آزادی کا مسئلہ ہے فقط ایک، پھر آتے
مزار ہی پر تو مجھے ایک ہاتھ نہ آتا، تو اسے
ہوں تو مجھے دوزخ سے آزاد کر دینے سمجھ سکے
عظیم الخلق از حب فقدا
ابن خبار بن عاگرد موہب
صفحہ ۳۴ جلد ۲)

دلائل از اجتماع اقوال سلف و خلف

۱۱۔ امام احمد رضاوی تفسیر صاوی میں فرماتے ہیں ۔

حضرات انبیاء اپنی امتوں کیلئے واسطہ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ہو واسطۃ لکھن واسطۃ حتی آدہ۔
(از صافی ص ۱۶ ج ۱)

ہفتوں علیہ السلام سہ واسطۃ کا واسطۃ ہیں
یہاں تک کہ آدم علیہ السلام کے۔

شیخ الاسلام علامہ سید محمد رفیع وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں،

ہاذا ذل لنا من یتزکون بقیوس العلماء
وہاشمہ بن اء والمہاشین وکان قناص
یجھلون تواب قبر سیدنا حسن بن
علیہ المطلب فی القہنیم عند الزمان
ہمیشہ سے لوگ علماء اور شہداء وصالین کی
قبروں سے تبرک حاصل کرتے ہے اور سیدنا
عمرہ بن مطلب کی قبر کی مٹی پہلے زمانہ
سے اٹھاتے ہے ۔

کامل ہے اور اس کو ترک کہنا غلط ہے۔

ولائن از آیات

آیت (۱) یا ادر انبیحہ یا سنا لیجیہ
(سورہ بقرہ پارہ ۱۰ ص ۱۰)

اے آدم بتا دے انہیں سب اشیا
کے نام۔

آیت (۴) يَا اَدْرَاكُنْ اَنْتَ وَ
 ذُوْنُكَ الْعَنَّةُ رُسُوْدُ بَقْرٍ اَعْم

آیت (۳) یا فَوْحٌ اُھْبِطْ یَسْلُبْ جَنَّا وَ
وَلَدُکَ عَلَیْکَ (مورد: رب) (۴)

آیت (۴۴) یَا حُوسِبُ اِنَّا اَللّٰهُ رَبُّکَ
 الْعَالَمِیْنَ (تقصیّت ۳۷)

آیت (۵) یا ابراہیم! انکس عنک هذا اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ۔
درود: ۱۳

آیت (۶) یعنی انی متوفیک ودا
 الی آل عمران ک رعن
 اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچا دوں گا
 اور تجھے اسی طرف اٹھا لوں گا۔

آیت ۱۷) ہا یہاں رسول بلغم ما انزل
ایک من رطل (مذہب - ۱۷) سے

آیت (۸) یا ایاہ البنی الخارسلہ شاہد
آیت (۹) یا ناہ کوئی رد اوسا علی

عظیم - (اختیار - بیضا ۶۵) (برائے مسطور)

۱۰) یا مَرْضُ الْبَلْعَى عَاوِلَ (مہربانی) اے زمین اپنا پانی نکلے۔

ت (۱۱) یثماؤ اقلی (ہو رہا ہے) اسے آسمانِ عظم جا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ فَارْجِعُوْا اِلَیْہِ ۚ
 اِیُّہِ الذِّیْ یُطِیْعُوْهُ اُوْیُوْیٰۤیۤا ۚ فَاِنْ رَّجَعْتُمْ اِلَیْہِ فَاَنْزِلْ عَلَیْکُمْ اَلْحِجَابَ ۚ
 رَاٰیۤکُمْ اِنْ رَّجَعْتُمْ اِلَیْہِ فَاَنْزِلْ عَلَیْکُمْ اَلْحِجَابَ ۚ رَاٰیۤکُمْ اِنْ رَّجَعْتُمْ اِلَیْہِ فَاَنْزِلْ عَلَیْکُمْ اَلْحِجَابَ ۚ

آیت (۱۳) یا ایہا الذین آمنوا استعینوا اے ایمان والو! تمہاری مدد چاہو
اصبروا واملوا (تقریباً ۱۶)

آیت (۱۴) اِیَّاہَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُمْ
لَئِنْ دَوَّلَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ۔
اے لوگو اپنے رب سے ڈرو۔ بیشک
قیامت کا روز لڑی سخت ہے۔

(مسودة جعفر بن محمد)

دلائل از احادیث
حدیث (۱) یا ایها الذین آمنوا سمعوا
الے البکر اللہ نے تیرا نام صدیق رکھا
الصفتوں (عداہ الہی) مسدود و مس از
ہے۔

کتابخانه تحقیقاتی مدرسه (جلد ۲)

حدیث (۲) یا ابابکر انت حقیق الحدیث
 ابن النجار (رواہ) اھما کم فی المستدرک
 اے ابوبکر تو دوزخ سے آزا و شدہ
 ہے۔

و کثرت احتیاجی است ۴۰۴ (۲۶)

۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵

حدیث (۳۳) یا ابابکر ما ظنک بشیئا
لے ابو بکر تیرا کیا خیال ہے ان دو کیساتھ
اللہ تعالیٰ شہد ہے۔ (رواہ ابن ماجہ و ترمذی و
حسن کا تیسرا شد ہے۔

محققین ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۵۱) یا ابابکر هذا جبریل
یقول من اللہ السلام
لے ابو بکر یہ جبریل میں تجھے اللہ کی
طرف سے سلام کہتے ہیں۔

رواہ الطبرانی از کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۶۱) یا اباللداء لا یفقد
لیلة الجمعة بقیامہ
لے ابو الداء جو جمعہ کی رات کو بقیامہ کرتا ہے وہ اللہ سے محفوظ رہے گا۔ (رواہ ابو یوسف و ترمذی و
حسن کا تیسرا شد ہے۔

حدیث (۷۱) یا ابادوس ایاک و
مشاورۃ النساء
لے ابو دوس تو اپنے آپ کو خورقوں
کے مشورہ سے بچا۔

رواہ الطبرانی از کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۸۱) یا ابادراذہ لا یفقد
من الدنیا ما کان الاخرۃ
لے ابو ذر بات یہ ہے کہ دنیا کی کوئی چیز
آخرت کے لیے معسر نہ ہو۔

رواہ الدیلمی فی مستدرک فرودس از

کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۹۱) یا اباناس جدد السقیۃ
قال الجوع عسیق (رواہ الدیلمی فی
مستدرک فرودس از کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲)

حدیث (۱۰۱) یا ابادہ صل علی صلاۃ
لے ابو ذر نماز اس کے وقت پر ادا کر

رواہ احمد فی مسندہ۔ از

محققین ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۱۱۱) یا ابارافع اقل کل
لے ابو رافع عسینہ کے ہر کتے کو قتل
کر دے۔

حدیث (۱۲۱) یا اباسعد لا یاکل
لے ابو سعید نہ لایا کھائے۔ (رواہ
احمد و ترمذی و حسن کا تیسرا شد ہے۔

رواہ الطبرانی از کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۱۳۱) یا اباعبیدہ ما فعل
لے ابو عبیدہ کیا ہوا غیر پر خدا۔

الغیر۔ (رواہ الطبرانی و احمد و ترمذی و حسن کا تیسرا شد ہے۔

کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۱۴۱) یا ابافاطمۃ ان اردت
لے ابو فاطمہ اگر تو مجھ سے ملاقات کرنا
چاہتی ہے تو مسجد سے بکثرت کر۔

مسندہ از کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۱۵۱) یا ابابکر یوفۃ اذا قوضت
لے ابو بکر یہ عیب تو دھو کرے تو
نفس بسم اللہ۔ (رواہ الطبرانی از

کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲)

حدیث (۱۶۱) یا ابابکر یوفۃ اذا قوضت
لے ابو بکر یہ کلمہ شہادت بکثرت پڑھ
اور تجدید اسلام کیا کر۔

مسند الفرودس از کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۱۷) یا ایہی یا علی یا علی یا علی یا علی
دعائیک۔ (رواہ احمد فی مسندہ۔ از
دعائیک۔ از

کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۱۸) یا ابن عباس اذ اقرأت
لے ابن عباس جب تو قرأت کرے
تو تیل کرنا۔

از کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۱۹) یا سعد ارفدک
لے سعد تیرا نڈازی کر۔ تجھ پر میرے
باپ ماں نڈا ہوں۔

الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۲۰) یا عائشہ اعطی ولا
لے عائشہ دے اور شمار نہ کر۔ کہ اللہ
تجھ سے بخشے اللہ علیک (رواہ احمد
فی مسندہ از کنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲)

حدیث (۲۱) عن عثمان بن حنیف
حضرت عثمان بن حنیف سے مروی ہے
ان اے قال یا رسول اللہ اوم اللہ
کہ بیشک ایک نابینا نے عرض کیا یا رسول اللہ
ان یکشف لی عن بصری قال
اللہ سے دعائیکہ کہ میری آنکھ کو بینا کر دے
انطلق فتوضا یتوضا وکفین ثم قل
فرمایا جا کر وضو کر پھر دو رکعت نماز پڑھ کر پھر کو
اللہم انی استلک واتوجه الیک
لے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور بوسیلہ
بنی محمد بنی الرحمة یا محمد انی اتوجه
محمد بنی الرحمة کے تیری طرف متوجہ ہوتا
یا علی دیک ان یکشف لی عن بصری
ہوں یا رسول اللہ میں تمہارے رب کی طرف

تکچہ وسیلہ سے متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھا کہ
میری آنکھیں کھل جائیں۔

حدیث (۲۲) عن عبد اللہ بن عباس
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں تشہد میں طرح سکھاتے تھے جس
طرح قرآن کی سورہ سکھاتے تھے اور تشہد
میں یہ ہے کہ سلام ہو تمہارے نبی۔

از اقوال سلف و خلف

امام غنیمت اپنے سند میں حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے
فرمایا یہ سنت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر پر پانچوں قبل کی طرف اور اپنی پشت
تسبیح کی طرف کرے اور قبر شریف
کی طرف منھ کرے پھر کہے سلام ہو تم
پر اے نبی کریم۔

لے سرداروں کے سردار میں آپ کے پاس
یہ قصد کرتے ہوئے حاضر ہوا ہوں آپ کی رضا

(۲) قصیدہ امام غنیمت میں ہے :

یا حسین السادات جہتک قاصدا
ارجو منک واجتہی جمعاک

واللہ یا خیر المخلوق ان لی
قلبا مستورا لا یجوزہ صلاک
کا طالب ہوں اور آپ کی حمایت کو تلاش
کرتا ہوں خدا کی قسم بے بہترین خلق میری پیر
شوقی قلب جو جو آپ کے بر کسی کا ارادہ
نہیں کرتا۔

(۱) نظم تقدسی میں ہے

بخیرو من دشت بلقاع اعظمہ
قداب من طیبہ من القاع والاکم
لے بہتر ان کے جو زمین میں مدون ہوئے
تو ان کی خوشبو سے غورستان کی خاک
مبھڑ ہو جائے۔

(۲) مراقی الفلاح میں بوقت مافری روضہ طاہرہ یہ الفاظ سلام تعلیم کئے۔

السلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
السلام علیک یا نبی القامہ السلام
دیکھتے ہیں یا حبیب اللہ السلام علیک
یا نبی الرحمة السلام علیک یا شفیع
الامۃ السلام علیک یا سید المرسلین
تم پر سلام ہو اے میرے سرور یا رسول
اللہ تم پر سلام ہو یا نبی اللہ تم پر
سلام ہو یا حبیب اللہ تم پر سلام ہو اے
نبی رحمت تم پر سلام ہو اے شفیع امت
تم پر سلام ہو اے رسولوں کے سردار۔

(۵) فتاویٰ علمگیری میں ہے

السلام علیک یا رسول اللہ من فلان
من فلان یتشفع عندک الی ربک
ناستعین ولحمیم المساکین
(از علمگیری ص ۱۳۷ ج ۱)
تم پر سلام ہو یا رسول اللہ فلان بن فلان
کی طرف سے وہ آپ کی رک کے طرف آپ کے
وسیلے سے سفارش چاہتا ہے تو اسکے لئے
اور تمام مسلمانوں کیلئے سفارش کیجئے۔

اللہ یا خیر الدین رلی استاذ صاحب درمختار فتاویٰ خیر میں لکھتے ہیں
سبح عبد القادر مہمند واداضیف لے شیخ عبد القادر تو یہ نادر ہے ادیب
اللہ شیخی لکھتا ہے وہ طلب شیخی الکاہل
سبح فی الموجب المحمۃ
یکسی شیعہ کا غلب کرتا ہے اللہ کے کریم

(از فتاویٰ خیرہ مصری ص ۱۸۲)
کھلے اہل اسکے حرام ہوئے کیا سبب
اللہ علامہ سکھو دی و فاروقی میں زائر مدینہ کیلئے یہ الفاظ تعلیم کرتے ہیں:

اعوذ بحکم و قد لک یا رسول اللہ
و ارباک جنتک لقصاء حقائق
بوقت زیارت کہے یا رسول اللہ ہم آپ کے
پاس و قد ہو کر حاضر ہوئے اور زیارت کر لے
والہ اور ہم آپ کی خدمت میں آپ کا حق ادا کرنے
کیلئے آئے ہیں اور آپ کی زیارت سے تبرک
جمل کر شیکے ہو اور آپ کے رب کی طرف آپ کو
وسیلہ بن کر سفارش چاہئے حاضر ہوئے ہیں

(از فتاویٰ الوفا ص ۲۳۹ ج ۲)

(۸) حضرت مولانا جاتی فرماتے ہیں:

توحکم یا نبی اللہ توحکم
اے نبی اللہ رحمہ کیجئے رحمہ کیجئے۔

(۹) حضرت شمس الدین تبریزی فرماتے ہیں:

یا رسول اللہ حبیب خاقن میکا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک ہے ہوتا توئی
یا رسول اللہ آپ ہی اپنے خالق کے خاص
حبیب ہیں آپ خدا کے پاک کے برگزیدہ
میش ہیں۔

(۱۰) حضرت شیخ محقق اپنے قصیدے میں فرماتے ہیں۔

خواہم در علم و جہالت یا رسول اللہ
جہالت خود نمازے بجای زلزلت یدکن
بہر صورت کہ باشد یا رسول اللہ کرم فرا
بلطف خود و سر و سامان جمع بے سر و پاکن
(از اخبار الاخیار ص ۳۲۳)
یا رسول اللہ آپ کے جمال کے غم بھر میں ہیں
بر باد ہو گیا۔ اپنا جمال دکھائیے اس جان
زاد پر غم کیجئے بہر صورت یا رسول اللہ
کرم کیجئے اس بے سر و سامان پر اپنا
بلطف فرمائیے۔

ای میل اگر غیر خدا کو یا سے مذاکر کے پکارنا شرک یا حرام و ناجائز ہوتا تو
قرآن و حدیث میں وارد نہ ہوتا۔ اور اللہ و رسول جل جلالہ وسلم اللہ علیہ وسلم
کا خود یہ فعل نہیں ہوتا اور صحابہ کرام و سلف صالحین کے کاموں میں یہ ہرگز
ہرگز وارد نہ ہوتا۔ تو ان آیات و احادیث اور اقوال صحابہ و سلف صالحین
سے یہ ثابت کر دیا کہ مذاکرے غیر اللہ جائز و صحیح ہے اور یہ معمول بھی ہے۔ اس کو
شرک کہنا باطل ہے ورنہ سب کو بلکہ اللہ و رسول پر بھی امعان اللہ و ہابیوں کو
شرک کا فتویٰ لگانا پڑیگا اور سب کو مشرک کہنا پڑے گا۔

مسئلہ استعانت

عقیدہ وہابیہ :- ہے کہ اللہ کے سوا انبیاء اور اولیاء سے مدد مانگنی
اور ان سے نفع اور نقصان کی امید رکھنی شرک ہے۔
عالم میں اب وہ نئے تقویت کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے مارنا
اور سہانا۔ روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کو دینا۔
تندرست دینی۔ اقبال و ادبار دینا مرادیں پوری کرنی۔ حاجتیں بر لانی بلاتیں

اسی شکل میں دستگیری کرنی۔ بڑے وقت میں پہنچنا۔ یہ سب اللہ ہی کی شان
ہے۔ اور کسی انبیاء و اولیاء کی پیر و شہید کی بھوت و پری کی شان نہیں
ہے کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس
واقع پر نذر و نیاز کرے اور اس کو مصیبت کے وقت پیکارے سواہ مشرک
ہو جاتا ہے۔ پھر خواہیں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے
خواہیں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ثابت
ہو سکے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱) ہر مراد اللہ ہی سے مانگے اور مشکل میں
اسی کی مدد چاہے (تقویۃ الایمان ص ۲) ان باتوں میں سب بندے بڑے
ادر چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار (ص ۲۹) نفع اور نقصان کی امید
رکھنی اسی سے چاہیے کہ یہ معاملہ کسی سے کرنا شرک ہے (تقویۃ ص ۱۲)
عقیدہ اہل سنت :- یہ ہے کہ بالذات نفع اور نقصان کا پہنچانے
والا اور مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور حضرات انبیاء اور اولیاء خدا داد قوت
سے مدد کرتے ہیں مشکلیں ٹالتے ہیں۔ مرادیں بر لاتے ہیں۔ ان سے مخلوق کو
نفع اور نقصان پہنچتا ہے۔ یہ دستگیری کرتے ہیں۔ اس کے دلائل یہ ہیں :-

دلائل از آیات

آیت (۱) واستعینوا بالصبر والقلوب صبر و نماز سے مدد چاہو۔

رسولہ بقرہ ۱۷۷ (۲)

آیت (۲) وتعاونوا علی البر والتقویٰ اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے

(سورہ مائدہ - ۹ رکوع ۱) مدد کرو۔

آیت (۳) فان من انصارى الى الله
قال الجوادون نحن انصار الله
(سورہ آل عمران ۱۶ رکوع ۱۲)
آیت (۴) ثم ادعهم يا نبی

سعیاً (بقدر - پلا - رکوع ۳)
آیت (۵) فاعيدوني بقوة اجعل

بینکم وبينهم ردماً
(الکہف - پلا - رکوع ۱۱)
مدد کرو۔ میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط
آڑ بنا دوں۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن معاذ بن جبل
استعينوا على اتباع الحق بالكمائن
فان كل ذي نعمة محسود (طبرانی)
علیہ ابن عدی وغیرہ از جامع صغیر ۳۳

حدیث (۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
بطعاه السحر علی صیام النهار وبالقیو
علی قیام اللیل (رواہ مستدرک طبرانی
از جامع صغیر ۳۳ ج ۱)

حدیث (۳) عن انس استعينوا
بفساد البغی فان احد حق
لا کذرت شیاً بها را حسنت ذینہا
الحجہ الخروج - رواہ ابن عدی
از جامع صغیر ۳۳

حدیث (۴) عن ابی ہریرۃ
استعن بيمينك
رواہ الترمذی از جامع صغیر ۳۳

حدیث (۵) عن شریح بن عبید
قال ذکر اهل الشام عند علی وقیل
العنه یأییہ المؤمنین قال لا
انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول الابدال یکونون
بالشام وھم ارجعون من جلا کما
ما ت من جلا الابدال انھما مکافئ
م جلا یسقة بھم الخیث وینتقمی
بھم علی الاعداء ویصرون عن
اهل الشام بھم العذاب
(از مشکوٰۃ شریف ۸۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ
حقور نے فرمایا عورتوں کی طائفہ نشینی پر
انھیں گم نہ کرے دیکر مدد چاہو کہ جب کسی
کے پاس زیادہ کپڑے ہونے تو وہ سب کھانے
کر کے باہر نکلے کو پسند کرے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
کہ حقور نے فرمایا اپنے دشمنے (ان کے
مدد طلب کرو۔

حضرت شریح بن عبید سے مروی انھوں
نے کہا کہ اہل شام کا حضرت علی رضی اللہ
عنہ کے پاس ذکر ہوا تو ان سے کہا گیا کہ
اپنی رحمت کیلئے ایسے المؤمنین کہا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ
فرماتے ہیں کہ شام میں چالیس مرد ابدال
ہونگے جیسا کہ ایک فوت ہو جائیگا تو اللہ کی
جگہ دوسرا بدل دیگا ان کے توسل
سے بائش کی سیرالی ہوتی ہے۔ دشمنوں
پر فوج مائل ہوتی ہے۔ اہل شام سے
عذاب دفع ہوتا ہے۔

حدیث (۸) وان امر احدنا فاقبل قل
يا عباد الله اعينوني يا عباد الله اعينوني
يا عباد الله اعينوني

رواه الطبرانی (معجم حسن ص ۱۲)

حدیث (۹) اذا انفلتت ولية احدكم
بارض فلاة فليناد يا عباد الله اجسوا
علي دابتي

رواه ابو يعلى والطبرانی (معجم ص ۱۲)

حدیث (۱۰) عن ابی ہریرہ عیینوا
اولادکم علی البعوض شاء استخرج
العقوق من ولدت

الطبرانی (معجم ص ۱۲)

حدیث (۱۱) عن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
الایمال فی هذه الزمعة ثلاثون
رجلا قلوبهم علی قلب ابراهيم خليل

الرحمن کلما مات رجل ابدل الله

مکانہ رجلا

رواه احمد فی مسنده

از جامع صغیر ص ۱۲

حدیث (۱۲) عنہ الایمال فی حق

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر
مدد چاہو تو یہ کہو اے اللہ کے بندو
میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد
کر دے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

جب تم میں سے کسی کی سواری دین جنگ میں
گم ہو جائے یا بھین جائے یا چھوٹ جائے تو
وہ یوں پکارتے کہ اے اللہ کے بندو
میری سواری روکو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
کہ حضور نے فرمایا کسی پر اپنی اولاد کی
مدد کرو جو یہ چاہتا ہے کہ شیچھے
نافرمانی نکل جائے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
سے مروی کہ حضور نے فرمایا کہ ابدال اس
امت میں تیس آدمی ہیں ان کے دل

قلب ابراہیم خلیل اللہ کے پر تو ہوں گے
جب ایک فوت ہو جائیگا اور اسکی جگہ
میں دوسرے شخص کو بدل دیگا۔

انہیں حضرت عبادہ سے مروی کہ حضور

مروی کہ حضور اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت
میں تیس ابدال ہونگے انہیں کی وجہ سے
زمین قائم رہے گی تیرا بارش کیجا جائیگی تمہاری
مدد کی جائیگی۔

(رواہ الطبرانی)

(از جامع صغیر ص ۱۲)

حدیث (۱۳) عن عوف بن مالک
الایمال فی اهل الشام وبعثهم یصرون
بهم من ذقون۔

رواہ الطبرانی (معجم ص ۱۲)

حدیث (۱۴) عن علی الایمال
الشام وبعثهم اربعون رجلا کلمات
رجل ابدال الله مکانہ رجلا یصرون

بهم الغیث ویسقی بهم علی الاعمال
ویصرون عن اهل الشام ببعثهم
العذاب رواہ احمد

(از جامع صغیر ص ۱۲ جلد ۱)

حدیث (۱۵) عن ابن عمر بن الخطاب
تقلع عبادوا اختصهم بنحوایح الناس
یتقرع الناس الیهم فی حوائجهم

اولئك الایمونیون من عذاب الله۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے
مروی۔ اہل شام میں ابدال ہونگے انہیں کی
وجہ سے وہ مدد کے جائیں گے اور رزق
دیتے جائیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چاہتا
آدمی ابدال ہی جلیں گا ایک فوت ہوگا
اللہ کی جگہ میں دوسرے آدمی کو بدل دیگا
انہیں کی وجہ سے وہ بارش سے سیراب
ہوں گے اور انکی مدد ہوگی دشمنوں پر اور
عذاب دفع ہوگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ
حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے پیسے
ہیں جنہیں لوگوں کی حاجتیں پوری ہونے کے
لئے مخصوص کر دیا ہے تو گنہگاروں میں

نقلع عبادوا اختصهم بنحوایح الناس
یتقرع الناس الیهم فی حوائجهم
اولئك الایمونیون من عذاب الله۔

اور وہ بطور امانت از جامع صغیر ص ۴۰۶
انکی طرف فرمایا کرے۔ وہ اللہ کے عذاب سے محفوظ ہیں۔

حدیث (۱۵) عن وبعثہ بن کعب
قال كنت ابیت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فنامت فله نون وحاء فقال لي سل فقلت اسئلك
عن الجنة قال او غير ذلك قلت هوذا قال فاعنى على نفسك
الجنة السجود۔
حضرت ربیع بن کعب بنی النضر سی مری
انفوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس رات گزاری تو میں وضو
اور عبادت کیلئے پانی لایا حضور نے مجھ سے
فرمایا انگ میں سے غرض کیا جنت میں
حضور کی رفاقت مانگتا ہوں فرمایا بھلا
اور کچھ غرض کیا میری مراد تو بس یہی ہے
فرمایا تو میری مدد کر اپنے نفس پر کثرت
سجود سے۔

دلائل از اقوال سلف و خلف

۱۔ رد المحتار میں علامہ ابن عابدین نے افادہ فرمایا:
ان الاقدار اذا ضاع له شيء واذا دان
الله سبحانه عليه فليقف
ان كان حال مستقبل القبله و
انما الفاتحة ويهدى ثوبها للنبي
صلى الله عليه وسلم ثم يهدى ثواب
حجب انسان کی کوئی چیز نگم ہو جائے اور
وہ چاہے کہ خدا اسکو واپس دلائے۔ تو
ایک بلند جگہ پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر فاتحہ
پڑھے اور اس کا ثواب حضور نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو دے کر اسے سید احمد علان

۱۔ سیدی احمد بن علوان و
۲۔ سیدی احمد بن علوان اگر تم نے میری بی بی کو چھو
تو تمہارے والدین کو خیر دے دو میں تمہارا کرم وافر
میں دیوان الاولیاء فان انما تعلق
دو علی من قال ذلك متالک ببرکتہ
(از شامی مصری ص ۳۲۳ ج ۳)

۳۔ ابی حماد ہاشمی اسی رد المحتار میں استقامت امام شافعی کو تحریر فرماتے ہیں:
وحدیثی من قال لا اله الا الله الشافعی
عنه انه قال اني لا ابكر باي حنیفة
واجب انی قابرة فاذا اغترست مل حنیفة
صییت وکفایتی وسألت الله تعلق
عند قابرة فتعقے سر دیا

۴۔ ابی حماد ہاشمی اسی شافعی کو تحریر فرماتے ہیں:
امام عظیم کے ساتھ امام شافعی کے ادب کا یہ
واقعہ مری ہے کہ امام شافعی نے فرمایا میں
امام عظیم کیساتھ ترکہ میں کرتا ہوں اور ان
کے مزار پر حاضر ہوتا ہوں جب تک جو کوئی
عاجت پیش آتی ہے تو وہ درگاہ متنازع
پڑھ کر اللہ تعلق سے ان کے مزار کے قریب
دعا کرتا ہوں تو بہت جلد میری دعا پوری
ہو جاتی ہے۔

۵۔ ابی حماد ہاشمی اسی شافعی میں اقول یہاں:
وقوله ومعلوم انکری بن فیر ورس
المشائخ الکبار محاب الدعوات
یستقیم بقولہ (از شامی ص ۱۶ ج ۱)

معروف کرنی بن فیر ورسے مشائخ سے
ہیں۔ وہ محاب الدعوات ہیں ان کی قبر
سے سیرابی طلب کی جاتی ہے۔

ذاتی فتنہ خالہ فاذا اجمع غزوات
حجرتی واحد زبیل فیہ بشی کثیر
لجسنا واکھنا ووطننا ان الباقی یاخذ
الغلام قوی وترف عندنا الباقی فلما
خرجنا من الطعام قال العلوئی یا قوم
انکم کونتم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فانی برأیت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی المناظرنا صوفی
ان احمل بشی الیکم

(ازوفار الوفا ص ۳۴)

۱۴۱۱ میں ہے۔ قال ابن الجلاء دخلت
مدينة البقی صلی اللہ علیہ وسلم
وفی واقعة فتقدمت الی القای وقت
سبقت فغفوت فرأیت البقی صلی
اللہ علیہ وسلم فاعطانی وخیف
الاکات نصفه واشبهت وبعیدی
نفس الآخر

(ازوفار الوفا ص ۳۴)

۱۴۱۱ میں ہے۔ قال ابو الخیر الاقطع
ابو الخیر قطع نے کہا کہ مدینہ الرسول صلی اللہ

دخلت مدینة البقی صلی اللہ علیہ
وسلم وانا یفاقة فاقمتا خمسة
ایام ما ذقت ذواقا فقدمت الی
العبور وسلمت علی البقی صلی اللہ علیہ
وسلم وعلی ابی بکر و عمر وقتا
تبع علی رسول اللہ و تسبیح
و تحت خلعت القای فرأیت فی المنام
البقی صلی اللہ علیہ وسلم والوبکو
عن یمنینہ و عن عن شمالہ و علی ابن
ابی طالب بن یمنینہ فحس کفی علی
وقال قد قد جاء رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فتمت السیة و
قبلت بيمين عینینہ قلنا فی الے
رخیفنا فاکت نصفه و انشده
فاذا فی یدای نصف و غیت

(ازوفار الوفا ص ۳۶ ج ۲)

۱۴۱۱ میں ہے۔ قال احمد بن محمد صوفی نے کہا کہ میں یمن ماہ
تک جنگل میں گھومتا رہا تو میرا بدن نہایت

۱۴۱۱ میں ہے۔ قال احمد بن محمد

الصوفی تحت فی البیادیه ثلاثا شہر

استخرج لہی قد خلت المدينته و
 حلت الى النبي صلى الله عليه وسلم
 سلمت عليه وعلى صاحبيه ثم نمت
 فانيته صلى الله عليه وسلم في النوم
 فقال لي يا احمد جئت قلت نعم وانا
 جالعه وانا في رايك قال فخرجت
 فخرجت بها فملاها ذرهم فانبهت واما
 ثم وثقت وقمت فاشتريت خبزاً
 حاراً وقالوا ذجوا اكلمت وقمت
 الوقت ودخلت البادية -

راؤوفار الوفا رم ۲۶۷ (۲۶)

۱۰۰) اسی میں ہے : ذکر الحافظ بن عساکر
 فی تاریخہ یسندہ الی ابی القاسم
 تاج بن احمد البغدادي قال اذ
 آئی رحلاً ہمدینۃ النبی صلی اللہ علیہ
 ولید وسلم اذن للصحیح عند دہرانی
 صلی اللہ علیہ وسلم فقال فیہ العتلا
 حرمون النور فجاء خلایم من خدم
 المسجد فخلط حین سمع ذلك فلیکی

۱) دیکھ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لی هذا الفعل فقل الخادم وحمل
 لہم فمکث ثلاثۃ ایام ومات
 (راؤوفار الوفا رم ۲۶۷)

۱۱) یقول ابو اسحاق ابراہیم بن سعید
 کمال بیئۃ النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم ومعہ ثلاثۃ من الفقراء
 صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول
 اللہ لیس لنا شیء ویکفینا ثلاثۃ
 امداد من اشیء کان فتلقانی
 قبل فداق الی ثلاثۃ امداد من

التمر الطیب - راؤوفار الوفا رم ۲۶۷ (۲۷)

۱۲) یقول البیہقی ابو عبد اللہ محمد بن علی

بن یونس النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خلف محراب فاطمۃ وکان فی ذاقۃ

فخرجت من بیئۃ فی بیت بیت فاطمہ

رضی اللہ عنہا فاستغثت بالنبی صلی

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن سعید
 یک میں محراب فاطمہ کے پیچھے تھا - اور
 میں فاطمہ سے تھا تو میں اپنے گریبے نکالا اور
 بیت فاطمہ کے قریب پہنچا - رضی اللہ عنہ
 علیہ وسلم سے فریاد کی اور کہہ کر میں بھوکا ہوا

اللہ علیہ وسلم وقت الی جا فشم
فلم یفرأیت البقی علی اللہ علیہ وسلم
فما علی فی ۳ لہن فتوبت حتی روتیا
وہذا ہو قبضت اللہ من فیہ فی
کئی (از دواہر الوفا و ص ۱۲ ج ۲)
۱۳۱ حضرت غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ بھجوت
الاسو اما میں ہے۔

اور سالتہم انما حاجتہ فاما آؤی (۱)
ہجرت الی مدینہ من استغاثت بی
فی کربۃ کثفت عندہ من لانا فی ہامی
فی مشلۃ فوجت عندہ ومن توسل
بی الی اللہ فی حاجتہ فقیضت لہ۔
ادب میں کسی حاجت میں اللہ کی حجت چاہی
وسیلہ پڑا تو میں اسکو پورا کر دوں گا۔
(از ہجرت الی مدینہ من)

۱۳۲ شیخ عبد العزیز محدث دہلوی اپنی کتاب بہستان المحمدین میں نقل ہیں کہ شیخ احمد
ذوق فرستے ہیں
انہم یدعی جامعہ شکانہ
از اصفا جود الی مان منکبتہ
وان کنت فی حقیق و کرب و حشر

سلا بیاد ذوق انت بسوۃ
(بستان المحمدین ص ۱۳)
میں ہو تو یاد ذوق کہہ کر پکار۔

۱۳۳ حضرت علامہ ابن حجر کے فتاویٰ مدنیہ میں ہے:
من نعم الاولیاء ان یوکلک تغیث
و یذفع بہا الفساد و الانفس
۱۳۴ (از فتاویٰ مدنیہ ص ۲۲)
جانتا ہے درہ زمین فاسد ہو جائے۔
۱۳۵ حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی جذب القلوب میں فرماتے ہیں۔

۱۳۶ استمداد بر باب حاجات جناب سید
۱۳۷ علیہ وسلم سے مدد مانگنا توسل کرنا جس پر رزق
۱۳۸ وصول اولاد و نسل مطر و بکھش
۱۳۹ مثل میں بسیار است (چند مطر بوز فرماتے
۱۴۰ توسل بوی علی اللہ علیہ وسلم موجب
۱۴۱ اعتدائے حاجت و سبب قیام مرام است
۱۴۲ چہ فرمایا و گفت آنحضرت بخوت نہایت
۱۴۳ الانبیاء الذین من قبلی و دریں حدیث
۱۴۴ دلیل است بر توسل و رہر دو حالت ثابت
۱۴۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در حاجات
۱۴۶ و نسبت بہ انبیاء علیہم السلام بعد از وفا
۱۴۷ و چون توسل با نبیاء و دیگر صلوات اللہ

طہم بعد از وفات جائز است یا نہیں؟ حضرت سید انبیاء علیہ السلام بطریق اولیٰ جائز باشد مگر اگر باسی حدیث توکل بادینا رخدائیز بعد از وفات ایشان قیاس کنند و در نیست ان کی وفات جائز ہے۔ اسی پر قیاس کریں۔

(از عقوبت القلوب صفحہ ۱۵)

(۱۴) حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں :

اگر اتفاقات محض بجا نبی حق است و اگر اتفاقات خاص حق تعالیٰ کی طرف ہو اور ایک از مظاہر علم و دانستہ و نظر بکار فنا و سبب حکمت اوتعالیٰ و اس نمودہ بعینہ استعانت ظاہری نماید و در از عرفان خود او بود و در شرع نیز جائز و روا است و انبیاء و اولیا ایس نوع استعانت بغیر کردہ اند و در حقیقت ایس نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق است از غیر۔ (تفسیر عزیزی صفحہ ۱۵)

اصل اگر استعانت بغیر اللہ ہر طرح شرک ہوتی تو ان آیات و احادیث اور اقوال میں وارد نہ ہوتی۔ تو ان آیات و احادیث و اقوال نے مذہب اہل سنت کی عقائدت اور مذہب و پایہ کی فطلی اور بطلان ثابت کر دیا تو مذہب اہل سنت آیات و احادیث کے موافق اور مذہب و پایہ مخالفت ثابت ہوا۔ وما علیہ الا الہدایہ۔

مسئلہ شریف

حلیلہ و کھایہ۔ میں میلاد شریف ناجائز و نادرست اور حرام و مستحباب ہو و نہ خلیکے جسم کی طرح ہے۔ ان کی عبارات یہ ہیں :

معد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام و تدائی آئینہ می موجود ہے ہذا اس زمانہ میں درست نہیں (از فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۰ ج ۱)

انقاد مجلس مولود بدون قیام پر وایت صحیحہ ہر حال ناجائز ہے۔ تدائی امر منسوب کے واسطے منع ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۰ ج ۲)

محض میلاد جس میں روایات صحیحہ پڑھی جائیں اور لاوت و کزات اور روایات موقوفہ کا ذکر نہ ہوں شرک کا ہونا کیسا ہے ؟

الجواب :- ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے (از فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۱ ج ۱) کسی عرس اور مولود میں شرک کا ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود بھی درست نہیں۔

از فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۱ ج ۲) پس ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل پہنود کے سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کہتے ہیں یا مثل روانض کے نقل شہادت الہیت ہر سال بتاتے ہیں۔ معاذا اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹیٹرا اور خود حرکت قیچہ قابل موم و حرام

مست ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھکر ہست وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرعی بتاتے ہیں اور اس امر کی شرع میں کہیں نظیر نہیں (از جواہرین قاطعہ صفحہ ۱۲)

اور بعض رسائل میں اسکو بدعت و کفر۔ شرک تک لکھ مارا۔

عقیدۃ اہل مسندت یہ ہے کہ یہ فعل نہ فقط باذن و مباح بلکہ مستحب و مستحسن ہے اور
مستحب از رو کتاب ہے یا اولیٰ شریعت و برکت ہے۔

دلائل و آیات

آیت (۱) تدجاء کو عن اللہ فوما
 بیشک اللہ کی طرف سے ایک نواہیا اور
 روشناس اس کے ساتھ ہے۔

آیت (۲) وما ارسلناک الا رحمة
 الیہم نے کہیں نہ بھیجا مگر رحمت ساسے
 جہاں کیلئے (سورہ افسانہ ص ۱۷)

ابن (۳) اَلْعَدُوَّاءُ وَ اَلْمُرْسَلُونَ وَ اَلْمُتَحَرِّفُونَ
و اَلْمُتَحَرِّفُونَ وَ اَلْمُتَحَرِّفُونَ وَ اَلْمُتَحَرِّفُونَ

سے تہمدی بھلائی کے نہایت چاہنے والے
سہل انور کے کمال مہربان مہربان ۔

پس (۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الْعَظِیْمَةِ
اَنْ تَجْعَلَ لِحَدِیْسِیْ خَاتَمًا لَا یُفْسَدُ

یہ تھا (۵) والذی بدلت فی الغیبین
 دہی ہے جس نے ان پڑھوں میں (۶) میں بھیجا۔

۱۰۱۔ (۴) واذا اخذ الله ميثاق النبیون
اس سے ایک رسول بھیجا۔
اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا

۱۱) تعلیمت کتاب و حکمت تم جہاں کم
عہد یا چربی تنکو کتاب اور حکمت دون۔

سولہ صدق لسانہم کہوئے
پہر تشریف لائے تہذیبے پاس وہاں کہ

عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ أَصْحَابُ الْقُرْآنِ قَالُوا أَتُوقَرُونَ
قَالَ نَحْنُ مُنْشِدُونَ وَأَإِنَّا مَعَكُمْ

حسن الشاهدین۔
(سورہ نمل عمران ص ۱۶)

آیت (۷) وَاذْقَالِ مَوسٰی یٰقُوْسَہُ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے

یا قَوْمُ اذْکُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ
اِذْ جَعَلَ فِیْکُمُ الْاَنْبِیَاءَ ؕ (المائدہ: ۶)

کہا اے میری قوم! اللہ کا احسان اپنے
اوپر یاد کرو کہ تم میں پیغمبر پیدا کئے۔

آیت (۸) (وَإِذْ كَرِهَ اللَّهُ نَفْسَهُ عَلَىٰ عِبادِهِ إِذْ جَعَلَ الْمُشْرِكِينَ) اور یاد کرو اللہ کی رحمت کو جو پھر ہوئی۔
آیت (۹) (يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللَّهِ) اللہ کی نعمت پہچانتے ہیں پھر اس سے

آیت (۱۰) قل یٰٰیضل اللہ ویرحمہ
تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت

وَاللَّهُ أَكْبَرُ

(۱) نور آستان میں ہے۔ عن ابی جاسر ابن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
سائل کہ آپ الانجیل کو کیسے بخود لغت وصول فرماتے تھے؟

عمرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے کعب ابراہیم سوال کیا تو

10

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت تورتیا
 میں کس طرح پاتے ہو کعبہ کے کہا کہ تم تورت
 میں یہ پاتے ہو کہ محمد بن عبد اللہ جو مکہ میں
 پیدا ہوئے گئے اور طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے
 اور ان کا ملک شام ہوگا وہ محشر ذوال نہیں
 ہوں گے نہ باندوں میں مشور بھیجوا لے۔
 بیشک میں اولاد آئیں سے ایک نبی مبعوث
 کہنے والا ہوں۔ جن کا نام احمد ہوگا
 جو ان پر ایمان لے آئے اس نے ہدایت پائی
 اور جو ایمان نہیں لایا تو وہ ملعون ہے۔
 عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ سے
 سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہاری طرف ایک
 دوسرا رسول مبعوث کیے جو اب تک تمہارے
 ساتھ ہے اور وہ تمہیں ہدایت سکھائے گا
 اور تمہارے لئے پوشیدہ اور غیب بیان کریگا
 اور وہ میری شہادت دے گا جیسا کہ میں ان کی
 شہادت دیتا ہوں اور وہ خاتم النبیین ہوں گے۔
 بیشک اللہ نے زبور میں وحی بھیجی ہے داد
 بیشک انہیں تمہارے بعد ایک نبی آئے گا

اور تو رات میں ہے۔ انی یاعش من
 رسول اسمعیل نبیا احمد احد من
 ان من بعد فقل احسنکما وروشد ومن لم
 من بعد فہو ملعون۔ یہی ہے میری ہدایت
 الحقیقی میں ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام
 والی انی اسأل اللہ ان یبعث الیک
 الذی یقضی غریبتک وعلما الی الابد وعلما
 علمک کل شیء ونفسک بکم الامور وهو
 شہد لی کہ شہدت لہ ویسکون
 خاتم النبیین۔

(میر قادیانی ج ۲ ص ۱۱۶)

۱۱۳) رسول میں ہے۔ ان اللہ اوحی الی
 الذی فی النور یا داؤد اندسیاتی من

بعثت فی اسمہ احمد ومحمد نبیا
 صادق الاغضب علیہا ابدا ولا یعیسی
 ابتدا فک عفوہ لہ (از خضائیں ص ۱۱۳)
 (۵) صحیفہ ابراہیم میں ہے۔ اذک کائن
 من اولک شعوب وشعوب حتی
 یاتی انبی الامی اللہ فی یسکون خاتم
 الانبیاء۔
 (۶) صحیفہ یعقوب میں ہے۔ اوحی الی
 یعقوب انی البعث من ذریعتک
 ملوکا وانبیاء حتی یبعث نبی الحری
 الذی یتقی امتہ ھیکل بیت المقدس
 وهو خاتم الانبیاء واسمہ احمد۔
 (از خضائیں ص ۱۱۳)

جن کا نام احمد و محمد ہوگا۔ جسے نبی میں ان
 پر ہمیشہ عفوہ کرونگا اور وہ ہر نبی
 تا اب تک کریگا میں نے ان کی عفوہ کر دی۔
 جسے شک تیری اولاد سے ہے ہوں گے
 یہاں تک کہ وہ نبی آئی جو خاتم الانبیاء
 ہوں گے تشریف لائیں گے۔
 (از خضائیں ص ۱۱۳)

اللہ نے یعقوب کی طرف وحی کی کہ میں
 تیری ذریت سے بادشاہ اور انبیا مبعوث
 کرونگا یہاں تک کہ نبی حری کہ نبی امت
 بیت المقدس بنائے گی جو مقام الانبیا
 ہوں گے۔ جن کا نام احمد ہوگا مبعوث
 کروں گا۔
 بیشک میں نبی آئی کہ مبعوث کرے والا
 ہوں کہ جن سے ہر نبی کان کھول دوں گا
 اور غلاف لے دوں گا اور انہی آئیں گے
 دوں گا انکے سیار کی جگہ کہ ہے اور ان کی
 ہجرت گاہ طیبہ جو اور ان کا ملک شام ہوگا
 یہی خاتم النبیین ہے تو کل مصطفیٰ نبیب مختار ہوگا
 (از خضائیں ص ۱۱۳)

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من خیر قرون بنی آدم قروننا
 اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں سب سے بہتر زمانہ ہے ہمارا۔ بہتر زمانہ پھر بہتر زمانہ۔
 یہاں تک کہ میں جس زمانہ میں ہوں۔

حدیث (۲) عن عائشۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
 یحب من ولدا ابراہیم یحییٰ واصطفیٰ
 میں نے اپنے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے اولاد ابراہیم سے اچیل کو چن لیا اور اولاد اچیل سے بنی کنانہ کو منتخب کیا اور بنی کنانہ سے قریش کو چن لیا اور قریش سے بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب کیا۔

حدیث (۳) عن المطلب بن ابی واثمۃ
 قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 حضرت عبد المطلب بن عبد ادم رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ حضرت عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

تقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر
 فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ
 علیک السلام قال انا محمد بن عبد اللہ
 بن عبد المطلب ابن اللہ جل جلالہ
 فجعلنی فی خیر ہمۃ جعلہم فرقۃ
 فجعلنی فی ذیو ہمد فرقۃ ثم جعلہم
 قباۃ فجعلنی فی خیر ہمۃ قبیلۃ ثم
 جعلہم بیوتا فجعلنی فی خیر ہمۃ بیتا
 وخیر ہمۃ نفسا۔

(ابن جریر) باب ما جاء فی فضل ابی
 لعلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۵۹

حدیث (۴) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 انہما سمعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول ان اللہ یحب من ولدا ابراہیم یحییٰ واصطفیٰ
 میں نے اپنے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے اولاد ابراہیم سے اچیل کو چن لیا اور اولاد اچیل سے بنی کنانہ کو منتخب کیا اور بنی کنانہ سے قریش کو چن لیا اور قریش سے بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب کیا۔

حدیث (۵) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 انہما سمعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول ان اللہ یحب من ولدا ابراہیم یحییٰ واصطفیٰ
 میں نے اپنے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے اولاد ابراہیم سے اچیل کو چن لیا اور اولاد اچیل سے بنی کنانہ کو منتخب کیا اور بنی کنانہ سے قریش کو چن لیا اور قریش سے بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب کیا۔

اور عذراوت بنی فی صلب ابراهیم شہ لعل
 اللہ تعالیٰ بیفتی من الاصلاب
 اللہ تعالیٰ الام حاد الطاهرة
 اللہ تعالیٰ من ابوی اللہ یلتقی
 اللہ تعالیٰ

اولیٰ اللہ الیٰ فیہم (۱۶)

حدیث (۵) عن الخلیف البخلانی
 عن انا اللہ تعالیٰ الخلق محمد علی اللہ
 علیہ وسلم فی بنی امہ ائمة لیلۃ
 حسب وکانت لیلۃ جمعة امر اللہ
 تعالیٰ فی ملک الخلیفة راوان خادون
 اللہ وکان یفهم الفردوس وبتیادی
 صلا فی السموات والارض الیٰ ان
 امور المخلوقات المکنون الذی یكون
 منه النبی الہادی فی هذه الدلیلة
 یستقر فی ائمة یہ خلقہ وخرج
 الخلق بشیرا وندیرا

حدیث (۶) عن عثمان بن ابی العاص

آدم میں انار اور مجھے پشت لوح میں
 رکھا اور مجھ کو پشت ابراہیم میں دولیت کیا
 پھر اللہ تعالیٰ مجھے نرنگا پشتوں کی پاک
 رحمتوں کی طرف منتقل کرنا ہا یہاں تک کہ
 مجھ کو میرے مال باپ سے پیدا کیا جو کبھی
 زمان میں موت نہیں ہوتے۔

حضرت خلیف بغدادی سے مروی ہے کہ
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کرنے
 کا جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا جن پاک
 حضرت آئمہ میں تو وہ حسب کی جمعہ کی رات
 تھی اللہ تعالیٰ نے اس رات میں رموان
 فکان جنت کو حکم فرمایا کہ وہ جنت کو کھول کر
 اور زمین و آسمان میں ایک پکارنے والا پکار
 کہ خبردار ہو جاؤ کہ بیشک وہ نور جو پیشہ
 اور مخزون تھا جس سے نبی ہادی پیدا ہوں
 گے وہ اس رات میں اپنی والدہ کے بطن میں
 قرار پا یا وہ اپنی مدت پوری کر کے مخلوق کی
 طرف بشیر و نذیر ہو کر تشریف لائے گا۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ ولادۃ النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم بیت البیت حین
 قدم دل اشتلاہ لوزا ورایت النجوم
 اللہ تعالیٰ ظننت انہا ستعظم علی

للا موابہ (۲۲ ج ۱)

حدیث (۷) عن ابن اسحاق ان
 ائمة کانت عند انہا ائمة حین
 حملت بک علی اللہ علیہ وسلم وکان لہا
 انوار کانت بسبب هذه الاصغر
 قالت ما شعرت بانی حملت بک و
 وجدت لہ اقلا کما تجد النساء الا
 انی انکرت رفیع حیضی واما فی اوت
 وانا باین الذائمة والیقضاذہ فقال
 هل شعرت بانک قد حملت
 بسبب الانامہ

لا موابہ (۲۲ ج ۱)

حدیث (۸) ومن عجائب ولادۃ
 ایض ماروی من اعجاز الیوان
 کسری و سقوط اربع عشرة شرافۃ
 من شرفاۃ وغیرہ عجوبة طبریۃ

مروی کہ حضرت آمنہ سے فرمایا جب نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کی ولادت کا وقت قریب ہوا تو
 میں نے فکر کو دیکھا کہ نوز سے بھر گیا اور تاروں
 کو قریب ہوتا ہوا دیکھا ہا شک کہ میں گمان
 کرتی تھی کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔

حضرت ابن اسحاق سے مروی کہ حضرت آمنہ
 بیان کرتی تھیں کہ جب میں حاملہ ہوئی تو
 مجھ سے کہا گیا تو حاملہ ہو گئی جس میں اس وقت
 کامر دار ہے اور فرماتی ہیں کہ مجھے شعور نہیں
 ہوا کہ میں حاملہ ہو گئی ہوں اور میں نے کچھ
 بوجھ محسوس کیا مگر عورتیں محسوس کیا کرتی
 ہیں لیکن یہ فرد تھا کہ میرے ایام بند ہو گئے
 تھے اور میرے پاس ایک آنے والا آیا جب
 میں نیند اور بیداری کے درمیان تھی تو اس نے
 کہا کہ میں نے شعور کیا کہ تو مخلوق کی سرور کو حاملہ کرنا

اور حضور کی ولادت کا عجیب ترین امور میں کہ
 جو بروایت پہنچا کہ کسری کی بادشاہ کے محل کے
 چودہ کنگرے لڑ گئے اور کسیرہ طبریہ
 کا عسکری ہو جائے اور اس کی آگ

مؤمنون لا یفرقون کانت لهما الف عداۃ
 لا یفترقون (۱) و ما یحب منہ ۱۱۲
 حدیث (۹۱) عن ابن عباس قال
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
 حضرت آنحضرت بیان کرتے ہیں کہ میں نے کبھی نہیں کر
 ایک آنحضرت کے پاس میں نے کہا کہ میں نے آپ کو
 حمل کو چھو یا تو مگر نہ کئے تھے اور مجھ سے کہا کہ
 آنحضرت کے پاس میں نے کہا کہ میں نے آپ کو
 ہونگی۔ جب تو اسکو چھوئے تو اسکا نام محمد
 رکھنا اور اپنے حال کو چھپانا انھوں نے کہا پھر
 چند بار روزہ شروع ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے
 تو انھوں نے بولیں یا اور دیکھ کر کہے۔ اور
 انھوں نے فرمایا کہ دیکھو جسکی چوٹی زہریلا
 لگی تھی اور بریافت کے اور کچھ آدمی اور عورتیں
 ہوئیں انھیں جسکے ہاتھوں میں چاندی کے
 برتن تھے اللہ نے میری آنکھوں میں کرنی تو
 میں نے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا اور
 تین جگہ سے گھر سے دیکھ ایک مشرق
 میں اور ایک مغرب میں اور ایک کعبہ کی چھت پر
 اور مجھے روزہ شدت کا وحی ہوا تو میں نے

ان اسباب کا مقتضی ہے۔

(۱) الزواہب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھو جب میں نے انکو
 دیکھا تو وہ بحالت سجدہ تھے اور اپنی انگلی کو
 آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کرتے تھے وہ اپنی طرف سے
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی انھوں
 نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قریش
 آپس میں بیچ کر اپنے حسب کما کر کر رہے تھے
 تو انھوں نے آپ کی مثال
 فرمائی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ نے
 مخلوق کو پیدا کیا تو مجھ ان کے بہترین گروہ
 میں پیدا کیا پھر گروہوں کو اور قبیلوں کو منتخب
 کیا تو مجھے بہتر قبیلہ میں پیدا کیا پھر خاندان
 منتخب کو تو مجھے بہترین خاندان میں پیدا کیا
 تو میں اپنی ذات اور خاندان کے اعتبار
 خیر ہوتا۔
 (۱) از ترمذی شریف ص ۲۰۲ ج ۲ سے بہتر ہوں۔

دلائل از جماع اقوال سلف و خلف

(۱) علامہ قسطلانی صواہب الدنیہ میں فرماتے ہیں:
 لان ال اهل الاسلام یختلفون بشعر
 مولدہ علیہ السلام و یقولون الالاسم
 ہمیشہ اہل اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کے نام کے ہیں جس میں کفلیں کرتے ہیں

و یقیناً قوت فی الیالیدہ یا نواخذہ اللہ قاتلاً
و یقیناً دون السور و یقیناً و یقیناً فی
المرات و یقیناً بقراءة مولانا الکرم
و یقیناً علیہم من مکارمہ کل فضل عظیم
و یقیناً حب من خواصہ اللہ لعلہ فی
العام و یقیناً عجلتہ منیل البغیۃ
و یقیناً من جملہ ائمہ الحق الیالیدہ
مستقر حول المبارک اعیاد

راہب لہری مدنی (۲۱)

سیرۃ مطہریہ (۱)

۱۰۔ علامہ ابن حجر مکی اپنی کتاب نفعۃ الکبریٰ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا
قول نقل فرماتے ہیں :

اللہ ابصر الصدیق باقی القادحہ
من الفقی و من عظماء قراءۃ مولانا
عجلتہ فی اللہ علیہ و سلمہ کانت ذیقہ
فی الجنۃ (از نفعۃ الکبریٰ مدنی)

۱۱۔ اسی میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے :
من عظماء مولانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

۱۔ اقداحیہ الاسلام (از نفعۃ الکبریٰ مدنی) کی قواسم اسلام کو زندہ رکھا۔

۲۔ اسی میں حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے :
من الفقی و من عظماء قراءۃ مولانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت
و یقیناً علیہم من مکارمہ کل فضل عظیم
من ایک رحیم صریح کیا تو گویا وہ جنگ بدر
میں میرا حاضر ہوا۔

(۵)۔ اسی میں حضرت مولانا علی کریم اللہ وجہہ کا قول منقول ہے :

من عظماء مولانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
و کانت سبباً لقراءۃ لا یخرج من الدنیا
الا بالایمان و یقیناً لجنۃ بعبیر حساب
(از نفعۃ الکبریٰ مدنی) ہوگا بغیر حساب کے۔

(۶)۔ اسی میں حضرت امام حسن بصری تابعی کا قول منقول ہے :

و کانت لکان فی مثل جبل احد کعبا
فانفقہ علی قراءۃ مولانا صلی اللہ علیہ
وسلمہ (از نفعۃ الکبریٰ مدنی) کے پڑھنے پر صرف کردوں۔

(۷)۔ اسی میں حضرت سیدنا سیدنا محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے :

من عظماء مولانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
و عظماء درہ فقیہا و بالایمان
عظمت کی تو گویا وہ ایمان میں کامیاب
ہو گیا۔

(۸)۔ اسی میں حضرت معروف کرقی قدس سرہ کا قول منقول ہے :

جس نے میلاد شریف کے پڑھوانے کے لئے
 کھانا تیار کیا اور مسلمانوں کو جمع کیا اور خوشی
 کی اور نیا لباس پہنا اور خوشبو سلگھائی اور
 حلقہ لگایا میلاد کی تعظیم کے لئے تو اس قدر
 قیامت پہنچے کہ وہ حضرات انبیاء کے ساتھ
 حاضر کرے گا اور وہ اعلیٰ علیین میں ہوگا۔
 (از نعمۃ الکبریٰ ص ۹)

(۱۰) اسی میں حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے :

جس نے میلاد شریف پڑھوایا تو جو اس پانی کو
 پیئے گا تو اس کے قلب میں ہزار نور اور رحمت
 داخل ہوں گے اور اس کے قلب سے ہزار
 کینہ اور بیماری نکل جائیگی اور اس کا قلب
 اس دن مردہ نہ ہوگا جس دن مردہ ہو جائیگا
 (از نعمۃ الکبریٰ ص ۱۰)

(۱۱) اسی میں حضرت سمری متقی کا قول منقول ہے :

جس نے میلاد شریف
 پڑھا جا رہا ہے تو اس نے جنت کے باغوں
 میں سے ایک باغ کا قصد کیا۔
 (از نعمۃ الکبریٰ ص ۱۱)

(۱۲) اسی میں حضرت امام فخر الدین رازی قدس سرہ کا قول منقول ہے :

جس شخص نے قرآن اول البی علی اللہ علیہ
 چیر پر میلاد شریف پڑھوایا تو اس شی میں اور
 ہر شی میں برکت فائز ہوگی اور یہ چیر اس کو
 حاصل ہوگی اور اللہ اس کے کھانے والے
 دانہ بیضی طرح ولا یتقرحہ یعفو اللہ
 (از نعمۃ الکبریٰ ص ۱۲)

(۱۳) اسی میں انیس امام رازی کا دوسرا قول منقول ہے :

ان قرآن اول البی علی اللہ علیہ وسلم
 اکر پانی پر میلاد شریف پڑھوایا تو جو اس پانی کو
 پیئے گا تو اس کے قلب میں ہزار نور اور رحمت
 داخل ہوں گے اور اس کے قلب سے ہزار
 کینہ اور بیماری نکل جائیگی اور اس کا قلب
 اس دن مردہ نہ ہوگا جس دن مردہ ہو جائیگا
 (از نعمۃ الکبریٰ ص ۱۳)

(۱۴) اسی میں انیس امام رازی کا تیسرا قول منقول ہے :

جس نے سکہ دار پہ مذی سورۃ کے سکوں پر میلاد
 پڑھوایا اور ان سکوں کو دوسرے سکوں میں
 ملا یا تو ان میں برکت ہو جائے گی۔ اور یہ
 شخص عروج نہ ہوگا۔ (از نعمۃ الکبریٰ ص ۱۴)

اسی میں حضرت خاتم المحدثین علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کا قول و اس کی شرح
 شامی سے نقل کیا ہے :

ما من بیت اور مسجد او محلة قرأ فی
 فی حوالہ البقی فی علیہ وسلم
 احدثت الملائكة ذلک البیت او محلة
 الا محلة وصليت الملائكة علی اهل
 الک مککان وعصموا الله تعالی
 الحجة والرمضان
 (از لغت الکبریٰ ص ۱۷۸)

۱۱۸) اسی میں انھیں علامہ سیوطی کا قول منقول ہے :
 ما من مسلم قرأ فی بیتہ حوالہ البقی
 علیہ وسلم والارواح اللہ سبحانہ
 تعالیٰ یحفظ والوہاء والخرق والخرق
 الآفات والبلیات والبغض والحسد
 و عین السوء والنصوص عن اهل ذلک
 البیت فافادعات ہون اللہ علیہ
 جوادینکری و لکیر و یکون فی سقرہ و ملک
 علیہ علیک مقتدا
 (از لغت الکبریٰ ص ۱۷۸)

۱۱۹) سیرت علی میں انھیں علامہ سیوطی کا استدلال نقل فرمایا۔
 انی حدیث اللہ علی علیہ وسلم
 عن عن نفسه بعد ما جاء ذلک النبوة
 قال الامام احمد حدیث استکرای حدیث
 حضرت کی حدیث میں ہر کہ آپ نے اپنی طرف سے
 حقیقہ کیا بعد نبوت کے امام احمد نے تو کہا کہ
 یہ حدیث منکر ہے اور حدیث منکر ضعیف

والحدیث المتکون اتساع الضعیف
 اللہ باطل کما تبوہد والحق فظ
 سیوطی لم یترعن لذلک وجعلہ اصلا
 من المولود قال لان العقیقة لا تعالی
 حرة ثانیة فیحمل ذلک علی ان
 حد الذی فعلہ البقی علیہ وسلم
 صلوا علیہم الشکر علی ایجاد اللہ تعالی
 ایامہ رحمة للعالمین وتشیر الی الاحتی
 ما کان یصل علی نفسه لذلک قال
 یستحب ان اظہار الشکر بولہ و یصل
 اللہ علیہ وسلم
 (از سیرت علی ص ۱۷۸ ج ۱)

۱۲۰) علامہ ابن حجر مکی سوال میلاد کے جواب میں فرماتے ہیں :
 ظہوری بخبر جید علی اصل ثابت و هو حافی
 الصحیحون ان البقی علی اللہ علیہ وسلم
 قدم الملائكة فوجد الیہود یسبحون
 یوم عاشوراء فسألہم فقالوا ھو یوم
 اغرق اللہ فید خرمون ونجی موسی
 و نحن نصورہ شکراً فقال یحییٰ اولی
 یومنی منکرم
 فرمایا کہ مجھے میلاد کی اصل بخاری و مسلم کی اس حدیث
 سے ثابت دکھائی ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے تو یہود کو
 یوم عاشورہ منانے لگے ہوئے دیکھا تو ان کے
 دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ وہ دن
 ہے جس میں اللہ نے فرعون کو ڈبیرا اور موسی علیہ
 اسلام کو نجات دی تو ہم اس بتایہ روزہ رکھتے

ہیں شکر کیلئے حضور نے فرمایا کہ ہم باعتبار تہا

زیادہ اہلے ہیں۔

(از سیرت نبوی ص ۱۶)

(۱۸) سیرت میں علامہ علی بن برہان الدین صلی تحریر فرماتے ہیں،

عمل المولى واجتماع ان من كنك كذا اى اور ميلا دكا کرنا اور لوگوں کا آپس میں جمع کرنا
بلغة حسنة ومن ثم قال الامام ابو بخت حسنہ ہے اسی بنا پر امام ابو شامر
تہ شجر الامام النبوی من احسن استاذ امام نبوی نے فرمایا کہ ہمارے زمانے
ہم اب تک غ فی زمانہ ما یفعل کل عام میں ہر سال بارہ ربیع الاول میں جو میلاد
فی البیوم الموافق لیوم مولد صلی اللہ علیہ وسلم من الصدقات والمعنوی
الاعمال الزمینیۃ والسود فان ذلك عساده اس کے کہ فقیر پر احسان
میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم کا پتہ دیتا ہے اور اس امر کا
تغظیم کا پتہ دیتا ہے اور اس امر کا شکر ہے کہ حضور رحمۃ عالم بشکر پیدا
ہوئے یہ ان کا کلام ہے۔

(از سیرت صلی ص ۱۶)

(۱۹) سیدی احمد عثمان کی سیرت نبوی میں فرماتے ہیں،

ان عمل المولى لحدوث بعد القرون بیشک میلاد کا کرنا قرون ثلثہ کے بعد
السلامۃ تتم لان ال اصل الاسلام میں پیدا ہوا۔ پھر ہمیشہ سے اہل اسلام تمام اہل

حالا لا تقار والدن الکبار یصلون اور شہروں میں میلاد کرتے ہیں اور انکی اولاد

المولى ویتقد قون فی البیادہ بانواع میں مسدست دیتے ہیں اور میلاد کے پھولنے

الصدقات ویتقدون لقرآۃ مولانا کلیم کا اہتمام کرتے ہیں۔ (از سیرت نبوی ص ۱۶)

(۲۰) حضرت شیخ محقق محدث دہلوی مایح النبوة میں فرماتے ہیں،

ابوہب یولاد استحضرت صلی اللہ علیہ ابوہب کی حضور کے میلاد کی خوشی کے
وسلم کرد در عذاب ای تخفیف کرد و در عذاب میں عذاب سے تخفیف ہوئی کہ پھر
و شنبہ از مے عذاب برداشت چنانکہ کے دن اس سے عذاب اٹھایا جاتا ہے
در حدیث آمدہ ست و در بخاندست جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ تو اسی جگہ سے
مایل مولید را کہ در شب میلاد استحضرت میلاد کرنے والوں کے لئے مسد میلاد کی
صلی اللہ علیہ وسلم سرور کنند و بذل احوال ہوئی کہ وہ اس دن خوشی کریں اور اپنے
نمائند۔ (از مایح النبوة ص ۱۶)

الحاصل اس قدر آیات و احادیث و جماع و قبلاں ہر چہ اولیٰ مشرع سے
اور اقوال سلف و خلف سے میلاد شریف کا مستحب ہونا ثابت ہو گیا تو اہل سنت کا
عقیدہ و عمل ان کے موافق اترا اور وہاں یہ کہ اسکو حرام بدعت کفر و شرک کہنا
سب کے خلاف ثابت ہوا۔ تو وہاں یہ کہ اس مسئلہ میں یہ کمزور حقیقت ہے۔ اور
اس پر اچھلنے کو دتے ہیں اور مناظرے کے بیچ دیا کرتے ہیں اور خود اپنے دعوے پر
ایک کمزور سی دلیل بھی پیش نہیں کر سکتے۔ ناظرین اس کو بغیر انصاف موازنہ کر کے
حق و باطل کا فیصلہ کریں۔

الحاصل جب میلاد شریف کے استحباب کے لئے اس قدر آیات و احادیث

وَمَقْدَى الْأُمَّةِ دِيَارًا وَمَعَ الْأَسَامِ
لَقِيَ الدِّينَ السَّيِّئَ وَثَابَعَ عَلَى ذَلِكَ
مُتَأَلِّمٌ الْإِسْلَامَ فِي عِصْرِهِ فَقَدْ حَكِيَ
بَعْضُهُمْ إِنْ الْأَمَامَ السَّيِّئَ يَجْتَمِعُ مَعَهُ
جَمْعٌ كَثِيرٌ مِنْ عُلَمَاءٍ وَعَصَوَةٍ فَانْشَدَ مَشْدُ
قَوْلِ النَّبِيِّ صَلى الله عليه وسلم
وَسَلَّمَ قَلِيلٌ مَدْحِ الْمُصْطَفَى الْحَقَّ وَالْحَقَّ
عَلَيْهِ وَرَقٌ مِنْ خَطِّ أَحْسَنٍ مِنْ كِتَابِ
وَأَنْ سَتَهَضَّ الْأَشْرَافُ عِنْدَ مَمْنَعِهِ
وَقِيَامًا مَصْفُوفًا أَوْ حَبِيبًا عَلَى الرُّكْبِ
خَلَدَ ذَلِكَ قَامَ الْأَصَاهِرُ السَّيِّئُ رَحِمَهُ
اللهُ عَلَيْهِ وَجَمِيعٌ مِنْ فِي الْمَجْلِسِ
لَحْظًا أُنْسَ كَبِيرٌ بِذَلِكَ الْمَجْلِسِ
وَيَكُونُ مِثْلُ ذَلِكَ فِي الْأَقْدَامِ
الْأَهْلِيَّةِ عَلَى مَعْرِ مَتَلَمَّ

۱۳۱) علامہ سید احمد عثمان میرۃ النبی میں فرماتے ہیں :

تَاجُ الْأَمَامِ السَّيِّئِ وَجَمِيعٌ مِنْ فِي الْمَجْلِسِ
لَحْظًا أُنْسَ كَبِيرٌ بِذَلِكَ الْمَجْلِسِ
مَعْلُومٌ الْمَوْلَى وَاجْتِمَاعُ النَّاسِ لِعَاكِدٍ

حضرت امام سیکی اور تمام حاضرین مجلس کھڑے ہو گئے اور مجلس میں نہایت اُنس حاصل ہوا اور میلاد کرنا اور لوگوں کا اس میں

سِتِّ حَسَنٍ (از میرۃ النبی معری ص ۱۴)
(۱۴) اسی میں ہے : حُرِّتِ الْعَادَةُ أَنْ
النَّاسَ إِذَا مَعُوا ذَكَرُوا صَلَوةَ صَلَی الله
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُحَرِّتُ تَعْظِيمًا لَهُ صَلَی
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا الْقِيَامُ
مُسْتَحْسَنٌ لِمَا فِيهِ مِنْ تَعْظِيمِ النَّبِيِّ
صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ
كَثِيرٌ مِنْ عُلَمَاءِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ
يَقْدِرُ تَعْبُدُ

(۱۵) سید احمد ابن شوح مولد ابن حجر میں فرماتے ہیں :

يُرَادُتُ جَارِي يُوَكَّلِي كَرَّ جَابِ لَدَى
مَوْلَاهُ صَلَی الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرُوا وَهُمْ
أَمَدًا لَمْ قَامَ النَّاسُ عِنْدَ ذَلِكَ تَعْظِيمًا
لَهُ صَلَی الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا الْقِيَامُ
بِلَا عَرَّةٍ حَسَنَةٌ لِمَا فِيهَا مِنْ تَعْظِيمِ
الْفَرَجِ وَالسُّرُورِ وَالتَّعْظِيمِ عَلَى مَسْتَحَبَةٍ
لَمْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْحُبُّ وَالْإِحْسَالُ
لَهُذِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ

(۱۵) علامہ یوسف بن اسماعیل مہدائی اس کو نقل کر کے فرماتے ہیں :

جمع ہونا بھی اسی طرح مستحسن ہے۔

اور عادت جاری ہو گئی کہ لوگ جب حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا ذکر سنتے
ہیں تو تعظیم کے لئے قیام کرتے ہیں۔ اور
یہ قیام مستحسن ہے کہ اس میں تعظیم نبی
صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اور اسکو بہت سے ائمہ کے ان علماء
نے کیا جن کی اقتدا کی جاتی ہے۔

۱۳۰) از میرۃ النبی معری ص ۱۴۰

یہ عادت جاری ہو چکی کہ جب ذکر میلاد

بیان کر رہے ہیں اور آپ کی وقت اذان کے

ذکر پر پہنچتا ہے تو اس وقت لوگ تعظیم کے

قیام کرتے ہیں اور یہ قیام بطلت حسن ہے

کہ اس میں فرحت و سرور اور تعظیم کا اظہار

ہے۔ بلکہ وہ مستحب ہے۔ اسکے دوسرے معبر

محبت و تعظیم کا غلبہ ہے۔

(از یوسف ابن حجر ص ۱۱۴)

اولیٰ ولم یزل علیہ المواقیة من العلیا
اس قیام میلاد پر عمل کرنا ہم و شاہین خدا
نے ہمیشگی کی۔ (ازہار السنیہ مصری ص ۱۲۲)

(۱۰) حضرت امام سید جعفر بن حسن پر بھی اپنے مولد میں فرماتے ہیں :
قد استحسن القیام عند ذکر مولده
حضرت کے ذکر میلاد کے وقت قیام مستحسن کیا
الشریف ائمۃ زور وایۃ و س و یۃ قطیعی
ان امور کے جوہر بیان روایت درویش
میں تو اس کے لئے خوشخبری ہے جسکی بنیاد ملو
علیہ السلام و مرصعہ (ازہار السنیہ مصری ص ۱۲۲)
مقصود تعظیم مصطفیٰ ہے

امام علامہ ابن حجر المولدا بکبر میں فرماتے ہیں :
ان قال تعظیم ذلک فی القیام عند ذکر
اور اسکی تفسیر قیام بوقت ذکر ولادت
والدہ صلی اللہ علیہ وسلم و انبیاء
ہے کہ اہل سنت و جماعت کا اس کے
قال اجتمعت الامۃ المحمدیۃ من
سنتن ہونے پر اجماع ہو چکا۔
اہل السنۃ و الجماعۃ علی استحسان القیام
اذا لکوب الازہر
واللہ اعلم بالصواب

رحمہ اللہ اہل سید جعفر بن اسماعیل مدنی نے لکوکب الازہر میں فرمایا۔
قیام عند ذکر ولادۃ سید المرسلین
قیام بوقت ذکر ولادت سید المرسلین صلی
اللہ علیہ وسلم و انبیاء و اولیائہ
اللہ علیہ وسلم ایک ایسا امر ہے جس کے
مستحب اور مستحسن ہونے میں شک
نہیں۔ اس کے کرنے والے کو پورا پورا ثواب
حاصل ہوگا۔
(ازہار السنیہ مصری ص ۱۲۲)

حضرت شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔

یوم کرمہ اندک جماعہ علیہ ارباب حدیث
اس حدیث کی بنا پر تمام علماء نے اجماع
الاسام اہل فضل از علم یا صلاح یا شرف
کیا ہے کہ علماء۔ فضلاء۔ صلحاء کی تعظیم کے لئے
قیام۔ (از اشعۃ اللمعات ص ۲۶)

(۱۱) علامہ سید احمد دھلان اپنی کتاب الدر السنیہ میں فرماتے ہیں :
من تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر
اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں
امیۃ ولادت و ولادۃ المولود و القیام
سے شب ولادت و فرقت و خوشی کرنا۔ اور
عند ذکر ولادۃ صلی اللہ علیہ وسلم
بوقت ذکر ولادت کے قیام کرنا ہے۔ اور
و اطعام الطعام و غیر ذلک مما یجوز
کھانا کھانا وغیرہ ہے جسکے کرنے کی لوگوں
الناس فخلع من انواع البر فان ذلک
میں عادت جاری ہوگئی تو یہ امور خیر سے
کلمہ من تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک امر خیر ہے اور یہ سب حضور کی تعظیم
(ازہار السنیہ مصری ص ۱۲۲)

اب رہا بوقت ذکر ولادت قیام کرنا تو یہ اس بنیاد پر ہے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے ذکر پاک کی تعظیم شل ذات پاک کے ہے اور تعظیم ذات سے ایک صورت
قیام بھی ہے جو بوقت قدیم معظم کے بجایا جاتا ہے اور ذکر ولادت حضور کے دنیا
میں تشریف آوری کا ذکر ہے۔ تو یہ قیام اس ذکر کے ساتھ مناسب ہوا۔ تو اسی
بنیاد پر یہ قیام بوقت ذکر ولادت کیا جاتا ہے۔ اہل سنت ان کے دعویدار نہیں ہیں کہ
اس وقت خود حضور پر نفس نفیس مجلس میں تشریف لائے ہیں اس بنا پر قیام ہوتا جو
نہ کسی ذمہ دار شخص نے تحریر کیا ہے نہ عوام کا یہ خیال ہونا چاہیے اگرچہ کہیں ایسا

جہاں جو اور یہ آپ کی قدرت تعریف سے بے حدی نہیں ہے چہر دلائل قیام میں۔
الحاصل اس مسئلہ قیام میلاد میں اہل سنت کا قول ان آیات واعادہ پرست اور
ان کے موافق ہے اور عقیدہ وہابیہ مساب کے خلاف ہے تو اس کا غلط اور باطل
ہونا اور قول اہل سنت کا صحیح و حق ہونا آقا سے زیادہ ظاہر ہے۔ اس میں اور
مزید تفصیل ہو سکتی تھی مگر اسی کو کافی منظور کیا گیا۔

مسئلہ فاتحہ

عقیدۃ و عبادت میں فاتحہ بوقت حرام اور ناجائز اور مشابہ ہنوس ہے۔
فاتحہ ہر وجہ سے بدعت ہے معہذا مشابہ پر فعل ہنوس ہے اور تشبہ غیر قوم کیساتھ
ہے (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۱) فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضالہ ہے
نہ کرنا چاہیئے (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۱) و آنکہ طعام و رو برو نہادہ چیزے می خوانند
بہ ہم طریق ہنوس ترک نہیں رسوم و ادب است (از فتاویٰ امدادیہ ص ۳۳)
نور کا طریقہ ایسی رسوم کا ترک کرنا واجب ہے۔

اہل سنت کے نزدیک فاتحہ جائز و مباح ہے اور اہمیت کا معمول یہ ہے اور
احوال ثواب کی ایک قسم ہے جس پر بکثرت دلائل قیام ہیں۔

دلائل از آیات

آیت (۱) وَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
اور ان کے حق میں دوامائے خیر کرد بیشک
متہدای و عائد کے دلائل قیام ہے اور
اللہ مستجاب ہے۔
(سورہ توبہ ص ۲۵)

آیت (۲) اَسْتَغْفِرُكَ يَا مُحَمَّدٌ وَلِلَّهِ
الْكَوْنِيَّاتِ (سورہ محمد ص ۶)
آیت (۳) رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَالْمُؤْمِنِينَ (سورہ توبہ ص ۶)
آیت (۴) رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ
(سورہ ابراہیم ص ۶)

آیت (۵) الَّذِينَ يَخْلُقُونَ الْعَرْشَ
وَالْحُلُقُومَ اَسْتَغْفِرُكَ يَا مُحَمَّدٌ
وَالْمُؤْمِنِينَ (سورہ ابراہیم ص ۶)
وَيَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّعَةِ
وَالْحُلُقُومِ اَسْتَغْفِرُكَ يَا مُحَمَّدٌ
وَالْمُؤْمِنِينَ (سورہ ابراہیم ص ۶)
عَنْ اَبِی الْحَیْثَمِ

(سورہ مؤمن ص ۶)

آیت (۶) وَالْمَلَائِكَةُ يَسْتَغْفِرُونَ
مُحَمَّدًا (سورہ ابراہیم ص ۶)
وَيَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّعَةِ
وَالْحُلُقُومِ اَسْتَغْفِرُكَ يَا مُحَمَّدٌ
وَالْمُؤْمِنِينَ (سورہ ابراہیم ص ۶)

آیت (۷) وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ

اور اسے محبوب اپنے فاضل اور عالم مسلمانوں
مردوں اور عورتوں کے گستاخوں کی معافی ہے
اسے میرے رب مجھ کو بخش دے اور میرے ابا
کو اور اُسے جو ایمان کیا تھے میرے گھر میں ہر
اور مسکے لہاں مردوں اور عورتوں کو۔
اسے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے
ابا باپ کو اور مسکے لہاں کو جس دن
حساب قائم ہوگا۔

وہ جو عرض اٹھاتے ہیں اور جو اسکے گرد میں اپنی
رب کی تعریف کے ساتھ انکی پاکی جلاتے ہیں
اور سپر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی
معفرت مانگتے ہیں اسے رب ہرگز تیرے رحمت
علم میں ہر چیز کی معافی ہے تو انھیں بخش دے
جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور
انھیں روزِ فتح کے عذاب سے بچائے۔

اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کیا تھے اس کی
پاکی بولتے ہیں اور زمین والوں کے لئے
معافی مانگتے ہیں۔

اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں

عَوْنًا رَبِّهَا أَنْعَمْتَ وَأَنْعَمْتَ يَا إِلَهَ الْاَلَمِينَ
 (سورہ شمس ۶)
 (۸) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّخِذُوا
 اَللَّهَ قُلُوبًا يَّالِ اِيَّاكَ الْخَفَاءُ بِهِنَّ رَبِّهِمْ
 (سورہ طہ ۶)

آیت (۹) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّخِذُوا
 اَللَّهَ قُلُوبًا يَّالِ اِيَّاكَ الْخَفَاءُ
 بِهِنَّ رَبِّهِمْ (۱۰) وَالَّذِينَ آمَنُوا
 وَاتَّخِذُوا اَللَّهَ قُلُوبًا يَّالِ اِيَّاكَ
 الْخَفَاءُ بِهِنَّ رَبِّهِمْ (۱۱) وَالَّذِينَ
 آمَنُوا وَاتَّخِذُوا اَللَّهَ قُلُوبًا
 يَّالِ اِيَّاكَ الْخَفَاءُ بِهِنَّ رَبِّهِمْ
 (سورہ زمر ۱۳)

دلائل از تفاسیر

۱) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور ہے۔
 ۲) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور ہے۔
 ۳) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور ہے۔
 ۴) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور ہے۔

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ وَأَعِظْ عَلَيْهِمْ بِاللَّهِ عَالِمًا
 لَّهُمْ وَتَوَحَّدَ رَأً صَلَواتُكَ سَكَنَ لَهُمْ
 يَسْكُنُونَ الْبَيْدَ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِأَمْرِكَ
 اَللَّهِ قُلُوبًا يَّالِ اِيَّاكَ الْخَفَاءُ بِهِنَّ رَبِّهِمْ
 (سورہ طہ ۶)

۱) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور ہے۔
 ۲) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور ہے۔
 ۳) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور ہے۔
 ۴) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور ہے۔

۵) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور ہے۔
 ۶) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور ہے۔

۷) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور ہے۔
 ۸) تفسیر فائز و تفسیر معالم میں یہ آیت مذکور ہے۔

میں سے غیر اہل بیتؑ، وہی اکل ام
 من اللہ عزوجل لهذا الامۃ حیث
 لہ توفیق سے اللہ علیہ وسلم ان
 استغفر لہم وہو السقیم الخیاب
 وقیل ایمن قیل الخطاب والحادیہ
 الامۃ وعلى هذا الفعل لوجب الأدبۃ
 استغفار الانسان بحجم المومنین
 واطالم وغازن ۲۳
 وصادی ۲۴

(۸) تفسیر غازی تفسیر محل تفسیر صادی پر وقت آیت ۷ فرماتے ہیں:
 هذا دعاء للمومنین بالمغفرة والعتار
 قلے لا یرود دعا خلیلہ ابراہیم فقیہ
 شادۃ عظیمة لجیمۃ المومنین
 بالمغفرة (صادی ۲۳) (غازن ۲۳)
 (۹) تفسیر غازی تفسیر محل تفسیر صادی میں تحت آیت ۷ فرماتے ہیں:

یشارون اللہ قلے المغفرة لہم
 (تہذیب الیوم) اذا دخل المؤمن الجنة
 قال ابن ابی واین ابی واین ذو جنت
 قال انہم لہ یعلموا عملک فیقول ابی

لست اعلیٰ ولہم فیقال ادخلوہم
 الجنة فاذا جتمع باہل فی الجنة ہلنا
 اکل السورۃ ولذاتہ
 (از صاوی ص ۴۲)
 توفیق و جنت میں مع لہ اہل کے جمع ہو
 مانیکا تو اسکی سرست کال ترین ہو جائیگی۔

(۱۰) تفسیر صاوی میں تحت آیت ۷ فرماتے ہیں:
 اخرج لہما بالرحمة ولونی کل یوم ولیۃ
 خمس مرۃ (تفسیر صادی ۲۳)
 اگرچہ ہر روز شب میں پانچ بار ہو۔
 (۱۱) تفسیر محل میں تحت آیت ۷ فرماتے ہیں:

قوله (الذین سبقوا بالایمان) ای
 بالہوت علیہ فیبعی بکل واحد من
 القائلین لہل الفعل ان یفقد من
 سبقہ من انقل قبلہ من زمند الی
 عصی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فیدخل جمیع من تعدد من
 المسلمین (الخصوص المهاجرین
 والانصار

(۱۲) تفسیر محل ۳۱ ج ۱
 (۱۳) تفسیر دارک میں تحت آیت ۷ فرماتے ہیں:
 الحقنا بہم درم تقیم اسی تلمیخ لاولاد

ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی یعنی اولاد

بما ھذا و اعمال الھدی و سجا الایام وان
 قصات اعمال الذریعة من اعمال
 الایام (تفسیر مد لک صفحہ ۱۲۶ ج ۲)
 (۱۰) تفسیر عبادی میں تحت آیت ۹ فرماتے ہیں :

والجنة ان المؤمن اذا كان عملة اكثر
 الحق بل من دونہ فی العمل بذا كان
 او ابا و لیج بالذریعة من السبب
 الذریعة یا السبب وهو المحبة فان
 حصل مع المحبة تعلیم علم او عمل کان
 احسن بالحق والتمام فانہم
 المحقون بالشیخ و انہم و اشیاخ الاشیخ
 المحقون بالاشیاء ان کا لواء و انہم
 فی العمل والاصل فی ذلک قولہ صلی
 اللہ اذ دخل اهل الجنة الجنة سأل
 احدھم عن البویہ وعن زوجتہ
 و اولادہ فیقال انہم لم یبدوا کو اھما
 اور کہتے ہیں قول یا رب انی عملت
 فی ولہم فیومر بالحق انہم بدہ .

(تفسیر عبادی صفحہ ۱۲۶ ج ۲)

ساتھ لائق ہو کر حکم کر دیا جائے گا دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن ابن عباس قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمیت
 فی قبورہ الا شہید العزیز المتعوض
 یتفق رحمة من اب و ام و اخر اولاد
 او صدیق ثقتہ فاذا الحقتہ کان صاحب
 البیت من الدنیا و ما فیہا و ان اللہ
 تعالیٰ الید دخل علی اھل القبور من
 دعاء اھل الارض امثال النحال و ان
 ہدیة الاحیاء الی الھوات الاستغفار
 لھم .
 (رواہ ابی یحییٰ از مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۹)

حدیث (۲) عن سعد بن عبد اللہ قال
 یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای
 الصدقة افضل قال الامام و غفر بوا
 قال ہذا لام سعد
 (رواہ ابو داؤد و النسائی از مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۹)

حدیث (۳) عن عائشة قالت ان

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی
 انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انتقال ہو گیا تو کون سا حدیث افضل ہے فرمایا
 پانی طمان کی طرف کھنکھانے والا گرا یا گرا یا
 کہ یہ ام سعد کا کوال ہے ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی انھوں نے

عن ابي عبد الله عليه السلام ان
انما كانت لنفسها وانما كانت
تساقط فقل لها اجرات تصدقات
وما قال نعم. رواه البخاري
المسلم از شكاوة شريف ۱۵۴

حدیث (۳۴) عن ابی حمزہ اذ اعلمت
الامتنان القطع عند الامن ثلث امة
ساروا لادعلم يتفق به او ولد صالح
للمسلم. رواه البخاري والمسلم والورد
الاجماع صغير ۲۹ ۱۶۰

حدیث (۵) عن انس بن ابی صلف
الله عليه وسلم اعني من مودة بن علي
صروا بالون بها وتخرج من قورعالا
لأن عليا يحسن عنها باستغفار المؤمنين
الاجماع اشرح الصدور ۳۰

حدیث (۴) عن عهدة بن عامر قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
العلاقة تطلع عن اهلها احل القبور

(الاجماع صغير ۲۹)

حدیث (۷) عن ابن عمر قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا اصدق
احداكم بعد اذ فلقوا فليجعلها عن
البويع فيكون لهما اجرها ولا يتفق
من اجره شيئا (طرائف از محمد بهاری ۹۵)

حدیث (۸) عن انس سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول ما
من اهل هيت يموت منهم ميت
فليصدقون عنه بعد موت الاحد

الاجماع صغير ۲۹ ۱۶۰

حدیث (۹) عن انس ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال يا رسول

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احب
کوئی نفعی صدقہ کرنا ہے تو اپنے مال باپ کی
لڑکے سے دے کہ وہ ان کے لئے اجر ہو گا اور
انکے اجر سے کچھ کم نہ ہو گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے
کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا جس قوم کا آدمی مر جائے
اور وہ اسکی موت کے بعد صدقہ دیں تو جو شخص

اسکو نور کے طبق میں پڑھ لیکر قبر کے کنارے
پر پہنچے ہیں اور کہتے ہیں اے گہری قبر طے
یہ میرے ہر جو تیری طرف تیرے اہل کے بھیجا ہے
تو وہ متوجہ ہو جائے پھر وہ اسپر داخل ہوتا
ہے اور وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور شادیت
مائل کرتا ہے اور اسکے پڑوسی وہ دیکھتے ہوئے
ہیں جنکی طرف کوئی چیز نہ دے نہ کی گئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ شیک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا

عند الله من اجره شيئا (طرائف از محمد بهاری ۹۵)

عند الله من اجره شيئا (طرائف از محمد بهاری ۹۵)

عند الله من اجره شيئا (طرائف از محمد بهاری ۹۵)

عند الله من اجره شيئا (طرائف از محمد بهاری ۹۵)

امام علی بن حنفی الخزان صدقہ
ہاں ہون کیا ہاں آپ کو سپر گاہا تا ہوں کہ میرا
مخزان بارگاہی طرف سے صدقہ ہے۔

رواہ البخاری۔ از شرح الصدور ص ۳۴

حدیث (۱۵) عن ابی قتادہ قال سمعت
رسول اللہ علیہ وسلم یقول شیخوہا
لکون المرأ بعد موتہ ولہ صالحہ وولہ
صدقہ یجوزی یبلغہ اجرہا وعلمہ
لہ فی من بعدہا۔

رواہ الطبرانی از شرح الصدور ص ۳۵

حدیث (۱۶) عن سعد بن عبد اللہ قال
سمعت رسول اللہ یقول فیما یشی
والہ صدقہ فہل ینفعہا ان تعلقہا
والہ نعم ولو نکوا مع شاة محرق۔

رواہ الطبرانی از شرح الصدور ص ۳۶

حدیث (۱۷) عن ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تصدق
احدکم بعد قدہ قطعاً فنجعلہا عن الودیہ
لہ بعدہ اجرہا ولا یفقد من اجورہ

حدیث (۱۸) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی انہوں نے

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم میرے کوئی قطعی طور صدقہ دے تو
اسکو اپنے مال باپ کی طرح منے کہ وہ ان۔

شیخ

رواہ الطبرانی از شرح الصدور ص ۳۷
حدیث (۱۹) عن ابراہیم بن عبد اللہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تحفہ
فی المصلی فلما قیض خطبہ نزل من
مبارکہ وانی بکیش فذا بحدی رسول اللہ

حدیث (۲۰) عن مالک بن دینار قال
دخلت المقبرۃ لیلقہ الجمعۃ فادا انا بحدی
مشوق فیہا نقلت لا الہ الا اللہ نری

حدیث (۲۱) عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انہا لیرفعہا ویرجیہ للعید الصالحی

الجنة فیقول یا رب انی اہذا حقوق

یا ستغفار وولدتک لاک

رواہ الترمذی از مشکوٰۃ ص ۲۱

حدیث (۲۲) عن مالک بن دینار قال
دخلت المقبرۃ لیلقہ الجمعۃ فادا انا بحدی
مشوق فیہا نقلت لا الہ الا اللہ نری

حدیث (۲۳) عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انہا لیرفعہا ویرجیہ للعید الصالحی

الجنة فیقول یا رب انی اہذا حقوق

یا ستغفار وولدتک لاک

رواہ الترمذی از مشکوٰۃ ص ۲۱

حدیث (۲۴) عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انہا لیرفعہا ویرجیہ للعید الصالحی

رواہ الترمذی از مشکوٰۃ ص ۲۱
حدیث (۲۵) عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انہا لیرفعہا ویرجیہ للعید الصالحی

الجنة فیقول یا رب انی اہذا حقوق

یا ستغفار وولدتک لاک

رواہ الترمذی از مشکوٰۃ ص ۲۱

حدیث (۲۶) عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انہا لیرفعہا ویرجیہ للعید الصالحی

الجنة فیقول یا رب انی اہذا حقوق

یا ستغفار وولدتک لاک

رواہ الترمذی از مشکوٰۃ ص ۲۱

حدیث (۲۷) عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انہا لیرفعہا ویرجیہ للعید الصالحی

الجنة فیقول یا رب انی اہذا حقوق

یا ستغفار وولدتک لاک

رواہ الترمذی از مشکوٰۃ ص ۲۱

ان اللہ عزوجل قد غفر لاهل المقابر
 الناجات بعد موتهم من البعد وهو
 قال ولما لك بن دینار هذه هدية
 الحسن بن ابي اخا تهم من اهل
 القبر قلت بالذي انطق الا اخبرني
 ما هو قال رجل من المؤمنين قام
 في هذه الليلة فاسبغ الوضوء وصلى
 ركعتين وقرا فيهما فاتحة الكتاب
 واليها اياها الكافرون وقل هو الله
 احد وقال اللعمراني قد ذهب
 لاهل المقابر من المؤمنين
 والعلی اللہ علیہا الضیاء والنور والشمعة
 والسور فی المشرق والمغرب قال
 اللہ فلی ازل اقروهما فی کل لیلة
 حمدة فترأیت البقی علی اللہ علیہ وسلم
 ان معای يقول لی یا مالک بن دینار
 ما غفر اللہ لك بعد والنور الخدی
 اعلیہ الی امی و لك ثواب ذلك
 ثم قال لی وی اللہ لك بیتا فی الجنة
 ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اہل قبور کی
 مغفرت کر دی تو وہ ایک بات نہا دیتے کہ
 لے مالک بن دینار یہ مسلمانوں کو اپنے بھائیوں
 کی طرف بھیجے ہیں میں نے کہا تجھے اس نعمت کی
 قسم جس نے تجھے گویائی دی مجھ کوں نہیں
 خبردار کرتا کہ اگلی کیا حقیقت ہو تو اس نے کہا
 کہ ایک مرد مومن اس رات کھڑا ہوا اور اس
 نے کمال وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور
 انیس سورہ فاتحہ اور سورہ کافرون اور اخلاص
 پڑھی اور پھر یہ دعا کی کہ اے اللہ میں نے انکا
 ثواب مومنین اہل قبرستان کے لئے بھیج دیا تو
 اللہ نے پھر یہ نذر و نصیاریہ وسعت و سرور
 مشرق و مغرب میں داخل کیا حضرت مالک
 بن دینار نے کہا کہ میں اس شب مبعوث ہوا
 دو رکعت اسپطرح پڑھتا ہوں میں نے فی صلی
 اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ مجھے فرماتے
 ہیں لے مالک بن دینار اللہ تیری مغفرت
 کرے بھتدار اس نذر کے جو تو نے میری امت
 کی طرف بھیج دیا اور تجھے اسکا ثواب ملے اور

فی تصویر قال لہا الشیخ قلت ما المیض
 قال انظر علی اهل الجنة
 از شرح الصدور ص ۱۲۳
 کیا ہے

الحاصل ان دس آیات اور بیس احادیث سے یہ ثابت ہو گیا کہ ایک نافرمان اور عمل دیگر
 کو پچھتا ہے تو میت کیلئے استغفار اور دعا اور ایصال ثواب بیکار نہیں بلکہ مانع ہے
 اور میت اس کا محتاج ہے اور وہ اس سے مسرور اور خوش ہو سکے اور اعراد و اجباب
 پر میت کا یہ حق ہے کہ وہ اس کے لئے حتی الامکان استغفار اور دعا و صدقات
 کریں اور اسکی امداد کریں۔

دلائل از اقوال سلف و خلف و کتب کلام و فقہ

شرح فقہ اکبر میں ہے عند اهل السنة
 ان من ان یجعل ثوابه عند یغفر
 صلوة او صوما او حج او صدقة او غیر
 از شرح فقہ اکبر ص ۱۱۱
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں :
 انہ کانت یقیم بکشتین احدیہما عن
 الشی علی اللہ علیہ وسلم والاخر
 عن نفسه فقیل لہ فقال امرنی بہ
 یعنی النبوی علی اللہ علیہ وسلم
 رداء الترمذی ص ۱۱۱

حضرت علی کرم اللہ وجہہ دو بکریاں ذبح کر کے
 اور قربانی کیا کرتے تھے ایک نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کی جانب اور ایک اپنی طرف تو ان سے
 دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ مجھے اسکا حضور نے
 حکم دیا ہے۔

۱۲۱ حضرات حسین کریمین کا فعل منقول ہے :

۱۲۱ عن ابی جعفر وان یحسین و یحسین یعنی حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ان کے بعد مولا کا نام آزاد کرتے تھے۔
 ۱۲۲ عن سفیان قال کان یقال لاصحاب الہو حرج الی الداعی من الاحیاء الی الطعام والشراب
 (از شرح الصدور ص ۱۲۹)

۱۲۳ عن سفیان قال کان یقال لاصحاب الہو حرج الی الداعی من الاحیاء الی الطعام والشراب
 (از شرح الصدور ص ۱۲۹)

۱۲۴ وقد نقل غیر واحد الاخبار ما علم ان الداعی ینفع المیت
 (از شرح الصدور ص ۱۲۹)

۱۲۵ عن بعض سلف قال رأیت الخالی فی النجوم بعد موته فقلت ایصل الیہ دعا الہیاء قال ای وادع الہیاء فقلت النور ثم تلبسہ
 (از شرح الصدور ص ۱۲۹)

۱۲۶ عن احمد بن حنبل قال دا جلیتم المتبرفات و ایضا تحفہ الکتاب فی المعوقین

۱۲۷ قدل هو الله احد واجعلوا ذلک لاهل المقابر فانه یصل الیہم
 (از شرح الصدور ص ۱۲۹)

۱۲۸ ان الانسان لئلا یجعل ثواب عملہ لغيره صلوة او صوما او صدقة او غیرہا عند اهل السنۃ والجماعۃ
 (از تہذیب مجتبیٰ ص ۲۷۹)

۱۲۹ مرآۃ العقول میں مسلمانہ زمینی سے ناقل ہیں :

فلانسان ان یجعل ثواب عملہ لغيره عند اهل السنۃ والجماعۃ صلوة سکون او صوما او حجا او صدقة او قرآۃ القرآن اولاد کلا او غیر ذلک من الواعی البر ویصل ذلک الی المیت و ینفعہ
 (از لمطاولی ص ۳۷۲)

۱۳۰ در مختار میں ہے : الاصل ان کل من اتی بعبادۃ مالہ جعل ثوابہا لغيره وان فاعلہ عند الفعل بنفسہ لظاهر الأدلۃ
 (از شامی ص ۲۳۳ ج ۲)

۱۳۱ نآءی سر امیر میں ہے : عن حم عن

ناتجہ از معوذتین اور قل ہوا اللہ احد پڑھا کرو اور اسکا ثواب قبرستان والوں کو پہنچاؤ کہ بیشک وہ انہیں پہنچا سکتے ہیں۔

بیشک انسان اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو عمل کے بغیر صلوة او صوما او صدقة او غیرہا عند اهل السنۃ والجماعۃ اس بات پر عمل نماز پڑھنا یا روزہ یا صدقہ یا ان کے علاوہ کوئی نیک عمل ہو۔

المست وجاعت کے نزدیک ان اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے نماز پڑھنا یا روزہ یا حج یا صدقہ ہو یا قرآن یا ذکار کے پڑھنے کا اجر ہو یا ان کے سوا اور کوئی۔ بیشک عمل ہوں تو یہ میت کو پہنچے گا اور نفع دینگا۔

قاعدہ یہ ہو کہ جو اپنے مال کا صدقہ کیسے تو اس کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے اگرچہ اس کے کہنے وقت اپنے لئے نیت کی ہو کہ اسکی دلیلیں ظاہر ہیں۔

جس نے میری طرف سے حج کیا بغیر اس کے مکرم

عس (شعبان) وجعل ثوابه لافضل کے اور اس کا ثواب اس کے لئے کیا تو اس
 کتاب الی ذخیرۃ الخیر (ص ۱۹۷) غیر کو یہ ثواب پہنچے گا۔

۱۰۰۔ امام ربی علی مرتضیٰ علیہ السلام میں ہے :
 ان من ان یجعل ثوابه لافضل انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے عمل کا
 ثواب اپنے غیر کو پہنچائے اہل سنت و جماعت
 الحصول لرحمہا اومیاں عزیزین تغیر کے نزدیک وہ غیر زندہ ہو یا مردہ بغیر
 حیات اجزہ شیئی (مخطوطی ص ۳۹) اسکے کہ اجیسے کچھ کہہ کر۔

۱۰۱۔ عقائد کی مشہور کتاب شامی عقائد میں ہے :

۱۔ عاۃ الاحیاء والاموات وصل قہر مردوں کیجئے زندوں کی دعا اور صدقہ کرنے
 میں ان کو نفع ہے۔

۲۔ لفع لہم اجر ای الاموات (ص ۲۳)

۳۔ یہی شرح کفر المدققات میں ہے :

ان الاشیاء ان یجعل ثوابہ لافضل بیشک آدمی اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو

صلوۃ یا ن او صوما یا سجا وصل قدہ صحیح سکتا ہے وہ نماز ہو یا روزہ ہو سچ

اقراۃ القرآن او ذکر غیر ذلک من ہو یا صدقہ یا نماز یا قرآن ہو یا کوئی اور

سیرۃ یا اذاعہ البر وفضل کل ذلک الی ذکر ہو یا بیگیوں سے کوئی نیکی ہو مردہ کے

الصدقات ویتغدر عند اہل السنۃ لئے اس کو نفع دیکھنا اہل سنت و جماعت

والمساعدۃ (عینی ص ۱۲) کے نزدیک ہے۔

۱۰۲۔ عقائد کی مشہور کتاب تہذیب الایمان میں ہے :

وفی عاۃ الاحیاء والاموات وصل قہر مردوں کے لئے زندوں کے دعا کرنے

عنہم نفع لہم۔ درمعاۃ زندگان مر اور صدقہ کرنے میں ان کو نفع ہے

مردہ یا ما وصل قہر دلائل بریت ثواب نیل اور بہت بڑا نفع ہے۔ اسکے لئے

نافع عظیم است مر مردہ یا ما واعدیت و حدیثیں بہت سی وارد ہیں۔ خود

آثار دریں باب بسیار است و نماز جنازہ نماز جنازہ بھی تو دعا ہی ہے۔

نیز ازیں باب است۔ (از تہذیب الایمان ص ۱۷۵)

(۱۳) مائین کے استاد اعلیٰ حضرت شاء عبد العزیز صاحب محدث دہلوی گنہگار و فاسق

کیجئے فاتحہ کو لازم ٹھہرتے ہیں۔ تفسیر عزیزی میں ہے :

بعد از مردن او فاسق را باین مردے کے بعد فاسق مومن کو مسلمانوں کے

مسلمان غسل باید داد یا استغفار و فاتحہ طریقے پر غسل دینا اور استغفار اور فاتحہ

و درود و صدقات و خیرات لازم باید شمر و درود اور صدقات و خیرات اس کے لئے

از تفسیر عزیزی ص ۱۸۲ لازم تصور کریں۔

(۱۴) سرد المختار شامی میں فرماتے ہیں :

الافضل من یتصدق بفلان ینوی جو صدقہ نفل دے تو اسکے لئے افضل یہ ہے

لجميع المومنین والمومنات لانہما افضل کو تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی نیت

الیہ صدقہ لایستحق حوا یا خیر شیئی کنافی کرے کہ وہ انھیں پہنچے گا اور اسکے اجر سے

تمنا حاجتہ والحیط۔ (ص ۳۶) کچھ کم نہ ہوگا اس طرح تارخانہ اور محیط میں

(۱۵) زندہ گامہ میں ہے : اجتمعوا علیہ ان علما نے اس پر جماع کیا ہے کہ استغفار اور

الاستغفار والذماء والصلوۃ والحج دعا اور صدقہ اور حج اور آزار و گناہیت

والصالحات وفضل اللہ تعالیٰ کو نفع دینا ہے اور اس کا ثواب کو پہنچاتا ہے
(ص ۱۲۱)

اور شاہی گشت چہر کا میل تقسیم کرتے ہیں تو پہلے اس میں فاتحہ پڑھنے کا حکم فرماتے ہیں
حضرت علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام تو وہ کسی ہندو کے یہ کھڑا ہو قتل ہو کر
اور الفاتحہ و یہودی تو ایسا النبی اور فاتحہ پڑھے اور اس کا ثواب نبی صلی
اللہ علیہ وسلم تم یہودی تو اب اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کرے پھر سید احمد
بن علوان کو ہدیہ کرے (از شاہی میل سوم)
اور خود باغین کے مسلم پیشوا امام مولوی اسماعیل دہلوی صراط مستقیم میں لکھتے ہیں :
پس ان امور کی خوبی میں فاتحہ عرس
نذر پیاد اموات میں شک اور شبہ
نہیں ہے۔ (از صراط مستقیم ص ۵۵)

۱۱۱) امیر ای نہیں صاحب اس صراط مستقیم میں فاتحہ کی تاکید کرتے ہیں :

چنانچہ ایصال نفع بہیت منظور دارد جب کبھی بہت کو نفع پہنچانا منظور ہو تو
اولاً براہ عام نگذار کہ اگر میر باد اُسے کھانا کھلے پر موقوف نہ رکھیں
پھر صرف ثواب فاتحہ و اعلا اس اگر میر ہو تو بہتر ہے ورنہ صرف سورہ فاتحہ
بہرین تو ایسا است۔ (از صراط مستقیم ص ۵۵) و اعلا اس کا ثواب بہترین ثواب ہے۔
۱۱۲) تمام علمائے باغین کے مسلک پر وہ شہداء و اولاد صاحب فیصلہ ہفت مسک میں
قریر کرتے ہیں۔

سلف میں تو یہ عادت تھی کہ شہداء کو کھانا کھلا دیا اور

اور دل سے ایصال ثواب کی نیت کر لی۔ متاخرین میں کسی کو خیال ہوا کہ جیسے
منازمین نیت امر چند دل سے کافی ہے مگر موافقت قلب و لسان کئے
عوام کو زبان سے کہنا بھی مستحسن ہے۔ اسی طرح اگر یہاں (فاتحہ میں) زبان
سے کہہ لیا جائے کہ یا اللہ اس کھانے کا ثواب فلاں شخص کو پہنچ جائے
تو بہتر ہے۔ پھر کسی کو خیال ہوا کہ لفظ اسکا اشارہ الیہ اگر رد پر موجود ہو تو
زیادہ استحضار قلب ہو کھانا رد بردلانے لگے۔ کسی کو یہ خیال ہوا کہ یہ
ایک دعا ہے اسکے ساتھ اگر کچھ کلام الہی بھی پڑھا جائے تو قبولیت دعا
کی بھی امید ہے اور اس کلام کا ثواب بھی پہنچ جائے گا کہ جمع بین البینا
ہے۔ قرآن شریف کی بعض سورتیں بھی جو غفلتوں میں مختصر اور ثواب میں
بہت زیادہ ہیں پڑھی جائیں گیں کسی نے خیال کیا کہ دعا کیلئے رفع یدین
سنت ہے ہاتھ بھی اٹھانے لگے کسی نے خیال کیا کہ کھانا جو مسکین کو دیا جائے
گناہ کے ساتھ پانی دینا بھی مستحسن ہے۔ پانی پانا بڑا ثواب ہے اس پانی کو
بھی کھانے کے ساتھ رکھ لیا پس یہ بہت کذا برہ حاصل ہو گئی۔

(از فیصلہ ہفت مسک ص ۵۵)

حاصل بحث یہ ہے کہ مسلک اہل سنت ان تمام آیات و احادیث اور اقوال سلف
خلف کے موافق ہے اور باغین کے اکابر بھی کہتے ہیں۔ اور وہاں یہ کہ اقوال ان سب
نے غلط اور خود اپنے امام و استاد و پیر سب کے خلاف ہیں۔ اس کو ابھی اور بھی
لکھا جاتا لیکن خوف طوالت ہی پر اختصار کیا جاتا ہے۔

مسئلہ سوم

اے وہابیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ سوم بدعت و مکروہ ہے مثلاً یہ یہود
سے ملکہ کفر تک ہے۔

سوم دہم و چہم وغیرہ ہمدیات مانعہ از کفار یہود و نصاریٰ ادا ہے
مثلاً سوم دہم و چہم و چہم و سوم ہندو کی ہیں (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۷)۔
یہ ہندو عزیز و قریب وغیرہم کا واسطے پہننے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع
کر روز و نیت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے۔ (از
فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۷) اور تفسیر الایمان و تذکیر الاخوان میں اسکو کفریات میں
شمول کیا ہے۔

احسن سنت کے نزدیک ہم جائز و مباح اور امر خیر ہے۔ اور ایصال ثواب کے
نام میں داخل ہے جو مستحسن ہے۔ دناک اس کے یہ ہیں۔

دلائل از آیات

آیت (۱) قرأوا حضر الفہم اولو
العرفی والشیخی والمصابین فلا تہم
لکم و قولوا انہم قولنا معرونا
پھر ہائے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور
سکین آجائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ
دراور انہیں بھی بات کہو۔

(از تفسیر ربیع ۲)

تیسرا دناک میں تحت آیت فرماتے ہیں۔

واذحضر الفہم ای قسمہ السواک
اور جب ترکہ کی تقسیم کے وقت وہ رشتہ دار

دارالعرفی انہم الاولاد (والشیخی والمصابین) جو وارث نہ ہوں اور یتیم و مسکین
من السواک (فلا تہم لکم) تو انہیں کچھ دواؤں سے
ماتواک اولاد اولاد اولاد اولاد وھو
انہیں ہوا۔ (از تفسیر ربیع ص ۱۳۷)

یہ مسئلہ فقہ میں موجود ہے کہ تعزیت کے لئے تین دن ہیں اور تیسرا دن تعزیت
کا آخری دن ہے تو میت کا ترکہ اسی دن تقسیم کیا جاتا تھا۔ اور وہ سوم کی تخصیص
اس بنا پر بھی تھی کہ اعزہ اقرباء و دروازہ مقاموں پر پہنچتے ہیں تو روز سوم تک خبر موت
سنا کر آجاتے ہیں۔ تو روز سوم کا تقسیم کے لئے مقرر کرنا اس بنا پر بھی مناسب ہوا۔ تو
وقت تقسیم داروں کو تو ان کا شرعی حصہ ملے گا اور جو اعزہ ہیں وارث نہ ہوں۔ یا
یتیم و مسکین ہوں یہ آیت انہیں مال متروکہ میں سے کچھ دینے کا حکم کرتی ہے
اور یہی امر ہے کہ جب ان سب کا اجتماع ہوگا تو انہیں الفضل ذکر قرآن کریم کی تلاوت
و کلمہ طیبہ کا ورد اور میت کے لئے دعا و استغفار اور صدقات و ایصال ثواب کرنا

حق میت ہے جو ان کے ذمہ پر ہے۔ چنانچہ حضرات صحابہ کرام انصار قبر پر جمع ہو کر
قرآن مجید اپنے میت کے لئے پڑھا کرتے تھے۔ علامہ سیوطی نے اس کی روایت کی۔

الحدیث الخلال فی الجہا مع عن الشیخی قال
کانت الانصار اذا مات لہا میت
اختلوا فی قبورہ یقرؤن لہ القرآن
کہ انصار میں جب کوئی فوت ہو جاتا تو وہ
مگ جمع ہو کر اسکی قبر کی طرف پہنچتے اور اس

(از تفسیر الصدور ص ۱۳۷)

کے لئے قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔
پھر ہر زمانہ میں مسلمان اپنے میت کے لئے ایسا اجتماع کرتے رہے تو اس پر اجر

ہو گیا چنانچہ علامہ سیوطی تحریر فرماتے ہیں :

المسلمین عازا لوالائی کل عصر یحییون
یہ شک مسلمان ہمیشہ سے ہر زمانہ میں جمع ہوتے
اجودون موتاہم من غیر فیکون
ہیں اور اپنے اموات کے لئے بلا انکار قرآن
الک اصمعا (از شرح الصدور ص ۱۲)

لو جس پر امت کا اجماع ہو گیا اسکو بدعت کہنا کس قدر جہالت اور دلیری ہے
الغنی کے استاد اہل حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے خاندان میں موسوم ہوتا تھا
الطوائف میں ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب کا موسوم ہوا اور ایسا زبردست ہوا

از موسوم کثرت اجماع مردم کل قدر
تیسرے روز آدمیوں کا اس قدر ہجوم تھا
کہ کہ بیرون از حساب است ہشتاد
کہ حساب سے باہر ہے کیا کسی ختم کلام اللہ
تو شمار میں آئے اور اس سے زیادہ ہی ہوئے
ہوئے اور کلمہ شریف کی تو کوئی شمار ہی نہیں

الموقوفات عزیزی ص ۱۲

اب اسنگو بی صاحب اور صاحب اکابر و اصاغرو باہر دیکھیں کہ اس میں دن کا
تین بھی ہے۔ اجماع بھی ایسا ہے کہ شمار سے باہر ہے اور قرآن خوانی بھی ایسی ہے کہ
ایسی تو شمار میں آئے اور کلمہ طیبہ بھی پڑھا گیا اور وہ بھی لاکھ یا سو لاکھ نہیں بلکہ
سہار دیکھ حساب ہے۔ قرآن کی قرات تو ایسی نہیں جس کے لئے دلائل کی حاجت
ہو لیکن پھر بھی ایک حدیث پیش کی کہ درج ہے۔

حدیث ۱۲۰۱ عن ابن مندہ عن عبد بن
المنہل عن حضرت عمر بن مرمہ سے تحریر کی
سواء قال اذ دخل الانسان قبره فجی
انہ یلے کہا کہ جب انسان اپنی قبر میں پہنچا کہ

ملك من شاله فجی القرآن فیمنعه
ہے تو ایک فرشتہ بائیں جانب سے آئے

فیقول مالی ولک فواللہ ما کان یصل
پھر قرآن مجید آئے اور اسکو منع کرتا ہے
بلکہ فیقول اولیس کنت فی جودہ فلا
اور کہتا ہے کہ مجھے اور تجھے کیلئے کیا ہیں
یزال حتی یخفی صاحبہ۔

(از شرح الصدور ص ۱۲)

حدیث ۱۲۰۲ عن ابی امامۃ البہلی قال قولا
حضرت ابو امامہ باہی رضی اللہ عنہ سے مروی
القرآن فادۃ یاتی یوم القیمۃ شفیعاً
کہا قرآن پڑھا کرو کہ وہ اپنے پڑھنے والوں
لاصحابہ کے لئے شفیع بن کر آئے گا۔

اب کلمہ طیبہ کے متعلق بھی چند اہل پیش کردوں۔

حدیث ۱۲۰۳ عن ابی ہریرۃ قال سمی صلی
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ
اللہ علیہ وسلم اکثر ما من شہادۃ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کلمہ شہادت
ان لا الہ الا اللہ قبل ان یحالی بینکم
کثرت پڑھا کرو پہلے اس سے کہ تمہارے اور
دینہا و لغتہا ہو تا کہ درود ابو علی
و ابن عدی از جامع صغیر ص ۱۱۰

حدیث ۱۲۰۴ عن انس قال انہی صلی اللہ
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی
علیہ وسلم اکثر ما من شہادۃ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہانہ میں کلمہ
الہ الا اللہ درود الہی فی مسند
طیبہ زیادہ پڑھا کرو۔

الفرود (از جامع صغیر ص ۱۱۰)

حدیث ۱۲۰۵ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی

۱۔ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم قال یحییٰ بن
 حبرئیل ان لا اله الا انت اسلم
 عند موته فی قبره وعلی بن حجر
 سن قبره (از شرح السرد و مصری عشر)
 حدیث ۴۲۔ قال ابن علی علیہ السلام
 سن قال لا اله الا انت سبحانک
 سورة غفره (از شرح شفا علی القاری ۳۹۹)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے
 جبرئیل نے خبر دی کہ لا الہ الا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 واثق اس ہے اسکی موت کے وقت اور
 اسکی قبر میں اور جب قبر سے اٹھایا جائیگا
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لا الہ
 الا اللہ ستر ہزار مرتبہ کہا تو وہ بخشید جائیگا

صفحہ ۱

بالجملہ ان احوال سے ثابت ہو گیا کہ ثواب کلمہ طیبہ میت کے لئے باعثِ مس
و سببِ مغفرت ہے تو قرآنِ کریم اور کلمہ طیبہ ہی سوم میں پڑھا جاتا ہے اسی کو
ثوابِ سوم اور تیجہ کہتے ہیں اور یہ ایسے سببِ مغفرت ہیں کہ حضرت علامہ علی قادری
عزیم علیہ السلام نے فرمایا ہے : اسی منزج شفایں ہے :

علی عن الصادق علیه السلام فی الدعاء ان
 ارحم الراحمین الله انہ قال یعنی عن
 النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ
 من قال لا اله الا الله سبعین الف
 مرتۃ غفر وکنت ذکرتہ العبد
 وما عینہ لاحد حتی اجتمع فی
 منافیہ مع ثلثاد مشہور بالمشافقۃ
 لیکافی اثناء اکلہ من اللبۃ عن

حضرت علامہ باقر علی الدین عربی رحمہ اللہ
 سے منقول ہے کہ انھوں نے کہا کہ مجھے حضور
 کیا یہ حدیث پہنچی تھی کہ جس نے لا الہ الا اللہ
 ستر بار بار کہا تو وہ مغفرت کر دیا جائے
 عطا اور میں نے اتنی مقدار پڑھ لی تھی لیکن کسی
 کو یہ سنائی کہ میں ایک
 دولت میں ایک جوان کیا تہ جمع ہوا جو متقی
 رکاش تھا تو اس نے کہا کہ دوسری

حاله فقال اى اى والى بعد بان فقلت
فى نفسى وعبت اود البهليل الجليل
لميت هذا الامل الجويل فضحك قائم
فقال اراقم عنهما العذاب فقلت
صحة الحديث بكنشده وصحة كشدده
بشئوت الحديث .

(از شرح شفا مہر علی قاری ص ۳۹۹ ج ۱۲) عذاب اللہ الیا گیا، تو میری حدیث کی محنت اس کے لئے
تو وہ محض عین کے استاد اہل مہدوی قاسم نامہ فو تو ی نے بھی تحذیر الناس میں ایسا ہی
لیکھ دیا ہے۔

حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ کے ایک کسی سر پر کا رنگ بیکہ کبھی متغیر ہو گیا، آپ نے سبب پوچھا تو برہنہ رکھا، اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دوسرے میں دیکھتا ہوں، حضرت حمید نے ایک لاکھ یا دو چھتر ہزار بار کلمہ پڑھا تو ایوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہ مغفرت ہے۔ اپنے جی ہی میں اس سر پر کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اخلاص کی معجز بخشہ ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاشمی ہشاشمی ہے آپ نے پھر سبب پوچھا اس نے عرض کیا کہ اب اپنی داد دہ کو حجت میں دیکھتا ہوں، سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی محنت تو مجھ کو حدیث معلوم سے معلوم ہوئی، اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہوگئی، (از تکرار اس حدیث ۱۲)

ان واقعات سے ثابت ہو گیا کہ کھڑے طیب کے ثواب سے میت کی مغفرت ہو جاتی ہے، ثواب

امین کا موسم کو منع کرنا یا روکنا گویا میت کے ساتھ عداوت ہے۔ اسی میں یہ دلائل مسلک اہل سنت کی تائید کرتے ہیں۔ اور دایمہ کا عقیدہ ان دلائل کے خلاف ہے تو حق دلائل کا فیصلہ ہو گیا۔ اور مسلک اہل سنت کی صحت و حقانیت اور عقیدہ دایمہ کی غلطی اور بطلان آفتاب کی طرح روشن ہو گیا۔

مسئلہ عرس

عقیدہ کا وہابیہ

طریقہ سنیہ عرس کا طریقہ سنت کی خلاف ورزی ہے لہذا بدعت ہے (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۳)۔
الحوادث کسی عرس و ولولہ میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی ساعس و ولولہ درست نہیں (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۳)۔

اھلسنت کے نزدیک عرس جائز و مباح ہے اور عیارات و اموات کے لئے فائدہ مند ہے اور انکی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

دلائل از آیات

آیت (۱) و سئلہ علیہ یوم ولدہ ویوم موتہ ویوم یبعث حیا۔ اور سوائی ہے بھئی پر جس دن پیدا ہوا، اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔ (سورہ مہریم، پلہ ۲)۔

آیت (۲) و سئلہ علیہ یوم ولدہ ویوم موتہ ویوم یبعث حیا۔ جیسے کہ کہا اور سوائی ہے بھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔ (سورہ مہریم، پلہ ۲)۔

ان آیات میں بوقت وفات کو سوائی کے ساتھ ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ یوم وفات کی سوائی حضرات انبیاء و اولیاء کی امت کے اور بعد موت کے وقت یہ ایسا بھار ہے تو اسی یوم وفات کی یادگار کا نام عرس ہے۔ تو عرس کی اصل ان آیات سے ثابت ہوئی اسی طرح حدیث سے ثابت ہے۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) ان ابنی علی علیہ السلام بیک نبی علیہ السلام شہدا تے آمد کان یا قی قبروں میں الشہداء باحد علیہ السلام کی قبروں پر ہر سال کے کئی بار تشریف لایا ماس کل حول۔ (رواہ ابن ابی شیبہ) کرتے تھے۔

حدیث (۲) کان ابنی علی علیہ السلام بیک نبی علیہ السلام شہدا تے آمد کان یا قی قبروں میں الشہداء باحد علیہ السلام کی قبروں پر ہر سال تشریف لایا بلغم الشعب من فم صوته فیقول سلام علیکم بما عبوتکم فبعد عقبہ الداس شہد البوکور رضی اللہ عنہ کل حول یفعل مثل ذلک ثم عمرو بن الخطاب ثم عثمان قیام کا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہر سال اسی طرح کرتے رہے پھر حضرت عمر بن خطاب پھر حضرت عثمان غنی اور حضرت فاطمہ امین (رواہ ابی بقی از شرح الصدور ص ۱۱۳)۔

ان احادیث میں یہ توصیف موجود ہے کہ حضور ہر سال اہل بیت تشریف لاتے اور قبر شہداء کی زیارت فرماتے اور سال سے مراد ان کا وہی جنگ اہل کا واقعہ

یہ یعنی حبیب جنگ احمد کا فریاد یعنی شہداء کا یوم وفات و شہادت آتا اس پر
شہداء کے تو یوم وفات نہ ہر یادت کے مزار پر حاضر ہوتے اور ایصال ثواب کرنے
کے سبب فیض کا نام ہوس ہے تو گویا عرس کی مثل نقی رسول اعلیٰ الشریعہ وسلم اور
اسی معلقے راشدین سے ثابت ہوئی۔ نہ کہ یہ دیوبند کے مستاد ۲۰۰ برس بھی اس حدیث کو
نہ کرتے سالانہ حاضر کی کو مستحب قرار دیا۔ تو عرس کی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہوئی
اسی معلقے شارح علیہ السلام و معیت معلقے راشدین ثابت ہوا۔

ولا تنكح ابا ائوال سلف و خلف

موس کی اصل توحید علیہ السلام و فعل غلغاسے راشدین سے ثابت ہو چکی لیکن
متاخرین نے اپنے ذہن میں اس پر اعتراض کر دیا تو اسی وجہ سے یہ متاخرین کی طرف
مذہب ہو گیا۔ چنانچہ حضرت شیخ مفقّق اودینا عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب
ابتن من السنہ میں فرمایا :

اور بعض مغرب کے مشائخ متاخرین نے
 ذکر کیا کہ وہ دن جس میں یہ جناب الہی
 میں اپنے اس میں خیر و برکت اور لورائیت
 کی اور ایام سے زیادہ امید کی جاتی ہے
 تو یہ عربی متاخرین کی سمجھ کی ہوئی چیزوں
 سے قرار پایا۔

(انما ثبتت بغير الاستدلال)

۴۰، البین کے استاد اہل حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تحفہ اشاعرہ میں ذکر فرماتے

حضرت امیر و ذریت طاہرہ اور تمام امت
برائے مال پیراں و مرشدان علی پرستند و انکو
تکوینیتہ ربانی شان و الہی و دانند و فاتح
و درود و صدقات و خند و نیاز و منت بنام
ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ جامع
اولیاء اللہ ہیں معاملہ امت و نام ستائین
را دریں مقدسات کسی بزرگبان نمی آرد و
فاتحہ و درود و خند و منت و عرس و مجلس
کے ترکیب انکی کنند۔

از تحف اشاعه شریع عظیمه و نثر المطالع

(۳) مخالفین کے مسلم پیشوا و امام مولوی اسماعیل دہلوی ہر اس عقیم میں بکھتے ہیں۔

پس در خوبی اینقدر امر را در امور سوم
پس ان امور فالحه عرس اندوینا
فاجتهاد اعواس و نه روینا از اموات شک
کی خوبی بی شک و شبهه نیست
شبه نیست
(از صراط مستقیم ص ۵۵)

(۴) خود بالغین کے مسلم فتاویٰ دیوبند میں ہے۔

”کوئی شخص کسی کے مزار پر بلا تعین تاریخ و بلا اہتمام خاص کے اگر ہمیشہ سالانہ بھی لایا کرتے تو کوئی مضائقہ نہیں بلکہ مستحب ہے (از فتاویٰ دیوبند ص ۲۶۷)“

اکمالِ عمر کے جائز بلکہ مستحب و مستحسن ہونے پر کھانی و نال موجود ہیں۔ جنہاں سے اہل سنت کے مسلک اس کی تائید ہوتی ہے۔ اور مخالفین کے پیشواؤں نے بھی

کے جو ازواج و اصحاب و اہل بیت و اولاد ہوں تو وہ ہم پر کما حقہ واجب ہوگا۔ اگر نہ ہو تو بدعت کہنا غلط و باطل قرار پایا۔

مسئلہ گیارہویں شریف

یہ کوئی نئی چیز نہیں جس پر دلائل پیش کئے جائیں جو دلائل عرس کے ہیں وہی دلائل گیارہویں کے ہیں کہ نامہ کے بدلے سے حقیقت نہیں بدلتی۔ بلکہ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کا نام گیارہویں شریف صرف عوام میں مشہور ہو گیا ہے۔ اس کی اصل اس طرح ہے کہ حضرت محقق شیخ عبدالرحمن دہلوی نے اثبات من السنہ میں تحریر فرمایا۔

قلت فیہذا الروایۃ یکون عرس قاسم
ربیع الآخر و ہذا احوالہ فی ادم کتا
علیہ سیدنا الشیخ الامام العارف
الکامل الشیخ عبد الوہاب القادر
المنکی فانہ قد اسس سواک ان یحافظ
فی یوم عرسہ ہذا ان یغوص
اعتمادا علی ہذا الروایۃ و علی ما را
من شیخہ علی المتقی و من غیرہ
من المشائخ و قد اشتهر فی و ما را
ہذا الیوم المحدث عشر و ہذا

عند مشائخنا من اعلیٰ الہدایت
الاولادہ و انما ثبت من السنۃ

اس سے ظاہر ہو گیا کہ حضور غوث اعظم کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے بعض فرماتے ہیں کہ ۱۰ رجب المرجب ۷۸۱ھ میں وفات پائی تو اسی بنا پر عرس کو گیارہویں کہنے لگے پھر اس کو چھٹیں تاریخ پر چاہتے ہیں کہ کہتے ہیں تو اس میں افسوس تاریخ بھی ضروری نہیں تو پھر اس میں مخالفتیں کو بھی انکار نہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ ماضی کے مسلم پیشوا مولوی رشید احمد کے فتاویٰ رشیدیہ میں ہے۔
ایصال ثواب کی نیت سے گیارہویں تو شرع کرنا درست ہے اور وقت اسے رشیدیہ مسئلہ ج ۱)

تو حسب گیارہویں شریف کو امام ابوہامیر درست لکھ رہے ہیں تو پھر اس پر کسی دہائی کو اعتراض کا کوئی حق باقی نہیں رہا۔

لہذا مسلک اہلسنت کی تائید کتابوں سے کیا خود مخالفین کے پیشواؤں سے ثابت ہو گئی۔ فی الحمد للہ رب العالمین و صلے اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ

خاتمہ الكتاب

ان مسائل مختلفہ فیہا پر ہم نے اسلام کے ہر مسئلہ دلائل قرآن و حدیث اور اجماع و اقوال سلف و خلف سے

کافی دلائل پیش کر دیے جو ایک منصف مزاج و طالب تحقیق کے لئے بہت کافی ہیں۔ اگرچہ شرعاً مدعی جواز و باہوت کے لئے دلائل پیش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی کہ دلائل کا پیش کرنا جو دم جواز یا مکروہ و حرام کا مدعی ہو پھر ہوتا ہو فقہ کی مشہور کتاب دالمختار

شامی میں ہے۔

لَيْسَ لِاحْتِيَاظٍ بِالْأَعْيَادِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى
بِأَشْرَافِ الْحُجُومَةِ أَوْ أَعْلَى الدِّينِ لَا
بَلْ لَهَا مِنْ دِيلٍ عَلَى تَعْلِيلِهَا الْإِسْلَامِ
الْمَقْنُونِ الْأَصْلِ (شامی معری ص ۳۳)
وہ حرمت یا کراہت میں کے لیے دلیل ضروری
ہے ان کے ثابت کرنے میں اللہ تعالیٰ پر
بشریک نہیں ہوتا کہ میں امتیاز نہیں ہے بلکہ وہ اجبت
اللقنی اہل الاصل (شامی معری ص ۳۳)
جو اصل ہے اسکے قول میں اعتبار ہے۔

اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ دلیل کا مطالبہ اس پر ہے جو کسی چیز کو مکروہ یا
حرام کہے اور جو جائز یا مباح کہتا ہے اس پر دلیل کا مطالبہ نہیں کہ اصل ہشیار میں
یہ اجبت ہے تو ان مسائل مختلفہ میں کو وہ باہر ناہیا کر دھرام کہتے ہیں جیسا کہ ان
کے فتاویٰ کی عبارت سے ثابت ہو گیا۔ تو دلائل اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرنا
واجب پر لازم ہے لیکن وہ اپنا بار اس طرح ادا دیتے ہیں کہ ہمارے دھام اہل سنت سے
مطالبہ کرتے ہیں اور یہ پناہ اقولی سے دلیل کا پیش کرنا اپنے ذمہ لے لیتے ہیں۔ باوجودیکہ
ہمارے لیے یہی زبردست دلیل ہے کہ جب وہ اپنے دعوے حرمت و عدم جواز پر کوئی
دلیل پیش نہ کر سکے تو ان کا دلیل پیش نہ کرنا اسکے جواز و مباح ہونے کی دلیل ہے۔ کہ

جو کسی کی کراہت یا حرمت اصل سے ثابت نہ ہوئی تو وہ اپنی اصل اباحت و جواز پر
توہم ہے اپنے دھام کے مطالبہ اور تکنیک خاطر کے لیے ہر مسک پر کافی دلائل پیش کر دیتے
بلکہ اس سے نامہ اور بھی پیش کئے جاسکتے ہیں لیکن اصل ہشیار میں مباح ہونا جیسا کہ
اصل زبردست دلیل ہے چنانچہ اس دعوے کو دلائل سے ثابت کر دیا جائے تو میں اپنے
طریقہ پر پہلے آیات سے پھر اقوال سلف و خلف سے ثبوت پیش کرتا ہوں
آیت (۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا

عَنْ أَشْيَاءَ رَأَيْتُمْ تُصَلُّونَ لَكُمْ تَسْجُدُكُمْ وَأَنْ
تَسْجُدُوا لَهَا فَإِنَّ فَرْقَ الْقَرْنِ بَيْنَهُمَا
فَمَا اللَّهُمَّ عَسَوْهَا وَاللَّهُمَّ عَسَوْهَا
دوسرہ المائدہ ص ۴۴
یہ کھل ہو جائیں تو تمہیں بڑے اور اگر قرآن
اتنے وقت پر چھوگے تو تمہارا ہر کردہ
کی اللہ کے لئے معافی فرما دے۔ اللہ
بخشنے والا مہربان ہے۔

آیت (۲) كَلَّا وَاسْتَغْوُوا وَلَا تَسْجُدُوا
لِللَّهِ لَا يَحِبُّ الشُّكُوفُونَ
دوسرہ اعراف ص ۴۲
کھاؤ اور پوچھاؤ اور سجدے آگے نہ بڑھو
اللہ عد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا

تفسیر روحانیت میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں۔
فی الآیۃ دلیل علی ان جمیع المعلومات
والمشروبات حلال الا ما خصه الشرع
بدلیل فی التحذیر لادن الاصل فی جمیع
الاشیاء الاباحۃ الا ما خصه الشرع بالاحرام
وہبت تحذیر بدلیل فصل۔
آیت میں اس پر دلیل ہے کہ تمام کھانے اور
پینے کی چیزیں حلال ہیں مگر وہ چیز جس کو
شرعیہ نے حرمت کی دلیل کے ساتھ خاص
کیا ہو اسلئے کہ تمام چیزوں میں اصل مباح
ہونا ہے مگر وہ کہ شرعیہ نے جسکی حرمت کی ہو
اور اسکی حرمت بعد ازیں سے ثابت ہو چکی ہو۔

آیت (۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا
طَرِيقَ الَّذِينَ اتَّخَذُوا آلِهَتَهُمُ الْإِنْسَانَ
سُوءَ سَبِيلٍ وَإِلَٰهَهُمُ الشَّجَرُ
دوسرہ بقرہ ص ۲۱
ایمان والو کھاؤ وہ پاکیزہ چیزیں جو
جیسے تم کو دی ہیں اور اللہ کا شکر کرو۔ اگر
تم اسکی عبادت کرتے ہو۔

تفسیر احسنی میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں۔
جو مسک ہمیشہ اللہ علی ان
ان جیسی آیات سے اس بات پر مسک کیا

الاحول فی الاشیاء الاباحۃ والحریمۃ
دلیل المحرمۃ (از تفسیر حموی ص ۳۳۳)
نکاتی کہ اشیا میں اصل مباح ہونا موجب
تک دلیل حرمت قائم نہ ہو۔

ان آیات اور ان کی تفسیر سے ثابت ہو گیا کہ اصل اشیا میں اباحت ہے ہاں
جب اس پر کراہت یا حرمت کی خاص مفصل دلیل قائم ہو جائے تو وہ مکروہ یا حرام
ہو سکتی ہے تو یہ دعویٰ جس طرح آیات سے ثابت ہے اسی طرح احادیث سے بھی ثابت
ہے چنانچہ ترمذی شریف میں ہے :

حدیث عن سالم بن ذاکل بنی رسول اللہ علیہ
وسلم الخلال ما احل اللہ فی کتابہ و
الحرام ما حرم اللہ فی کتابہ و ما سکت
عنه فهو مباح عندہ
(از ترمذی ص ۱۶۲)
حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال وہ جو جسکو
اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ
جسکو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور
جس پر سکوت کیا تو وہ ان سے ہے جن کی
معافی دیدی گئی۔

حضرت شیخ عبدالحی محدث دہلوی اس حدیث کی شرح اشعۃ المعانی میں لکھتے ہیں
یہ حدیث اسکی دلیل ہے کہ اصل اشیا میں
است. (از اشعۃ المعانی ص ۱۵۵)
مباح ہوتا ہے۔
حدیث عن ابن عباس قال قال رسول اللہ
الجاہلیۃ یا کفون اشیاء و لا تكون شیا
لقد ساءت لبعث اللہ نبیہ و ارسل کتابہ
و احل حلالہ و حرم حرامہ و احل

فہو حلال و ما حرم فہو حرام و ما سکت
عنه فہو مباح
(رداء البوادی از مشکوٰۃ ص ۳۶۳)
اور اپنے کتاب میں فرمایا اور حلال کو حلال کیا اور
حرام کو حرام کیا تو جسکو حلال کیا تو وہ حلال ہے
اور جسکو حرام کیا تو وہ حرام ہے اور جس پر سکوت
کیا تو وہ مباح ہے۔

شیخ محقق اس حدیث کی شرح اشعۃ المعانی میں فرماتے ہیں۔
ان میں باطل میں شوق کہ اصل در اشیا راجحت
است. (از اشعۃ المعانی ص ۱۵۵)
مباح ہوتا ہے۔
باجملہ ان آیات و احادیث سے یہ ثابت ہو گیا کہ اشیا میں اصل مباح اور جائز ہوتا
ہے اس بات پر اقبال فقہا و سلف ملاحظہ کیجئے۔

(۱) فقہ کی مشہور کتاب دس مسختات میں ہے
ان الفقہاء کثیرا بلہ جوں (ای سیلفو)
کثیرا بان الاصل الاباحۃ
(۲) حموی شرح الاشیاء والنظائر میں ہے۔
ان الخلفاء ان الاصل الاباحۃ عند
جھوس اصحابنا. (از حموی ص ۱)
کہ اصل مباح ہوتا ہے۔

(۳) رد المحتار میں تحریر سے نقل ہیں۔
بان الخلفاء ان الاصل الاباحۃ عند
الجھوس من الخنفیۃ والشافعیۃ.
(از رد المحتار ص ۱۰۰)
تمام حنفیوں اور شافعیوں کے نزدیک معتبر ہے
نہ مباح ہے کہ اصل مباح ہوتا ہے۔

۱۹۶
 (۱) لایزال و من تکرر المستحب ثبوت
 اور محبت کی کہ ترک سے کراہت کا ثابت
 ہونا لازم نہیں آتا اسلئے کہ کراہت کیلئے دلیل
 قائل ضروری ہے۔

(۲) از حدیث (۱۱)
 (۱) اسیدی عبد الوہاب شافعی میزان الشریعہ الکبریٰ میں فرماتے ہیں،

حکم مناسکت الشریعۃ ولہ یقع فی تمام وہ چیزیں جن سے شریعت نے سکوت کیا ہو
 وہ لایزال و لا منہ فیہ عاریۃ و توسعۃ اور نکلے کوئے اور نہ کرنے کے دیئے نہیں ہوئی
 علی الامۃ فلیس (الحدیث) بخیرہ و خلیہر تودہ است کیلئے معاف ہو اور کھائش ہے کسی
 (۲) میزان معری (۱۱) کو یہ حق نہیں ہے کہ ان کو اس سے روکے۔

الاحل ان آیات و احادیث و اقوال فقہاء کرام سے یہ ثابت ہو گیا کہ اصل اشیا میں
 ہر ایک سے جب تک اس پر کوئی خاص دلیل حرمت قائم نہ ہو۔ تو ان مسائل مختلفہ پر
 اگر یہ حرف مشورہ شریعہ ہے جس کو ہر حرام و ناجائز نہیں اور ابھی تک کوئی خاص منفصل
 اس میں حرمت پیش نہ کر سکے ہیں تو خاص دلیل حرمت کے یہ امور ناجائز نہ ہو گئے
 کہ اگر ان مسائل کے دلائل سے قطع نظر بھی کرن چاہئے تو ان کے جواز کے لئے یہی دلیل
 بہت کافی ہے کہ یہ مباح ہیں ان پر کوئی دلیل خاص حرمت کی قائم نہیں ہو سکی
 پھر جب وہاں یہ آخر میں مجبور ہوتے ہیں تو عوام کے مفاد کے لئے یہ کہہ دیا کرتے ہیں
 کہ اگر یہ امور جائز ہوتے تو ان کو شارع علیہ اسلام کرتے قرون طر کرتے تو انہوں نے
 عدم فعل کو دلیل عدم جواز کی قرار دیا حالانکہ یہ قطعاً باطل ہے کہ فعل تو جواز کی دلیل ہوتا
 ہے اور عدم فعل کسی چیز کے منوع ہونے کی ہرگز دلیل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ علامہ
 سلطان فی مواہب لدینی میں فرماتے ہیں

۱۹۷
 الفعل یدل علی الجواز و عنہ ما انفصل
 کہ تو جائز ہونے پر دلالت کرتا ہے اور نہ
 کہ نایب علی المنہ کرنا مخالفت پر دلالت نہیں کرتا۔

(۲) مواہب لدینی معری (۱۱)

اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ فعل تو دلیل جواز ہے اور عدم فعل دلیل مخالفت نہیں
 کہ اس استدلال کو زمانہ صحابہ کرام میں خلفاء راشدین نے مسترد کر دیا ہے کہ عدم فعل
 دلیل مخالفت نہیں، چنانچہ بخاری شریف میں حدیث مروی ہے

حدیث ابن زبید بن ثابت قال حضرت زبید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی
 اصل الی ابو بکر و عقل اهل البیۃ فاذا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے جو کھو طلب کیا تو ان کے
 عمر بن الخطاب عنہ قال ابو بکر ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے
 حمزہ وانی فقال ان عقل قد استحوہ یوم البیۃ لغزو القرآن وانی اخشی
 ان استحوہ العقل بالعز و الاموال و فیہ کثیر من القرائ وانی اری ان قاصر
 بجمع القرآن قلت لعمریہ فعل شیئا لم یفعلہ رسولہ و اللہ علیہ وسلم
 قال عمر ہذا وادعنا خیر فلم یزل عمر یراجع حتى حتمہ شرح اللہ صدی
 لک و ثابت فی ذلک الذی راہی عمر قال ذیل ابو بکر اللہ رحل مشا
 ہو گئے تھے خون نہ کہ اگر وہ چند جگہ ایسی
 جنگ ہو گئی تو ہم سے بہت کچھ قرآن منائع
 ہو جائیگا تو میں یہ رائے پیش کرتا ہوں کہ
 آپ قرآن کے جمع ہو نہ کہ حکم دیں تو میں نے
 عمر سے کہا کہ تم وہ کام کہیں کر سکو گے جسکو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تو

اولاً لا یتحدک وقد کنت تکتب لعلی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتبتم
 انما انزل فی جمعہ فو دثہ لکھو فی نقل
 جملہ من الجہاں حکا کانت اقل علی صبا
 اس کے بعد من جہم القرآن قال قلت
 کتبہ لکھو لکھو شیئاً لم یفعلہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال ہذا فیہ چیز
 انما انزل ابو بکر یا جعتی جنتہ شرح القرآن
 صدری اللہ فی شرحہ لکھو صلی اللہ علیہ وسلم
 وصرقت العترة اجماعہ من
 علی الخفاف وصدور الرجال

از اشکوہ شریف (۱۷۰)

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ امر غریب ہے پھر
 عمر ابو بکر سے بار بار یہ کہتے رہے یہاں تک
 کہ اللہ نے میرا شرح صدر کیا اور میں نے بھی
 عمر کی رائے کو پسند کیا اور اسے زید تو ایک
 جوان آدمی کا قتل ہے تو کسی ہمت سے متہم
 نہیں ہے کہ تو زمانہ رسالت میں وہی لکھتا تھا
 تو تو آیات قرآن کو تلاش کر کے جمع کر میں
 کہا کہ اگر تم مجھ کو پہاڑوں سے کسی پہاڑ کے
 اٹھانے کی تحفیت دیتے تو وہ مجھے اتنی تھائی
 نہ معلوم ہوتی جو قرآن کے جمع کرنے کا حکم ہو
 پھر کہا تم وہ کام کیسے کرتے ہو جو کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ہے ابو بکر نے
 فرمایا کہ یہ خدا کی قسم امر غریب ہے پھر وہ مجھ کو بار بار
 حکم دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے
 سینے کو اس کے لئے کھول دیا جس کے لئے سید ابو بکر
 کو کھولا تھا تو میں نے قرآن جمع کرنا شروع کر دیا
 کھجور کی لکڑیوں اور سفید پتھروں اور لوگوں
 کے ستونوں سے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہو گیا کہ حضرات خلفاء راشدین میں سے حضرت عثمان

نے عدم فعل شائع علیہ السلام کو دلیل نہیں بنایا اور اس طریقہ استدلال کا رد وازہ یہ فرما کر مہذب
 کر دیا ہو وادھا خیال اور یہ طریقہ تعلیم فرمایا کہ وہ فعل اگر ابو بکر سے ہو تو اس کو کیا جائے
 تو اب ہمارے مسائل متعلقہ کو دیکھ لیجئے کہ یہ سب امور غریب ہیں۔ تو ان کے جواب کے لئے
 ان کا خیر ہونا خود مزید دست دلیل ہے۔ بالکل عدم فعل کو دلیل منع قرار دینا وہابیہ کی سخت
 غلطی ثابت ہوئی اور امور غریب محض اس بنا پر ممنوع یا ناجائز نہیں ہو سکتے۔ لہذا اگر یہ
 اصول ملحوظ رکھے جائیں تو مسائل متعلقہ کا فیصلہ ہو جائے گا۔ و اشکوہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یثبہ علیہ علیہ اس کے بعد اس کتاب کو صوب ہدایت کر دے اور اختلافات
 کے فیصلہ کا ذریعہ بنائے

مصنف کتاب ہذا کی مختصر سوانح

سنیعل میں مشہور و معروف ولی کاں جناب عاقلہ الحاج محمد اکمل شاہ صاحب
 قدس سرہ خاندان بزرگ اور شہر دہشتا کامر جمع تھے آپ نے در شاہیاں کیں لیکن کوئی اولاد
 نرینہ پیدا نہ ہوئی تب حضرت شاہ قاسم علیہ الرحمۃ نے یہ تذرا لی کہلے رب العالمین اگر تو مجھ
 کو کوئی فرزند عطا فرمائے تو میں اسکو خدمت دیں کیلئے ستین کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ
 کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور ۵۰ مجرم حکام ملت نے اس سرزمین سنیعل پر جسے
 حضرت فارسی الہند میدرا لاہ سعید غازی رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی ہند خواجہ خواجگان ولی نے
 حضرت یحییٰ الدین شہنا امیری رضی اللہ عنہ نے دد و مہنت لڑ کر اسے سر فرما فرمایا تھا
 ایک لونہاں عطا فرمایا۔ اس لونہاں کا نام محمد اکمل رکھا گیا۔ یہ کون جانتا تھا کہ آپ کسی

نور و ہدایت کے چمکنے آفتاب ہوں گے۔ آپ حضرت قبلہ شاہ صاحب والد
غلامی و عاقلی فرمایا کرتے تھے جسکی وجہ سے آپ کے اندر چھپن ہی سے
یہی روشن بل کے آثار نمایاں تھے۔ سات برس کی عمر ہی سے نہانے کے لیے پابند ہوئے
تھیں کوئی نماز تھکانہ نہ تھی۔

آپ کی ابتدائی تعلیم خود حضرت قبلہ شاہ صاحب اور ان کے بڑے بھائی جناب
مولانا مولوی محمد افضل شاہ صاحب مرحوم نے دی۔ عربی کی ابتدائی تعلیم آپ نے
مولانا دھانی مشہور مدرس جامع مقبول و منقول حضرت مولانا مولوی محمد عمر الدین
صاحب مازلہ عالی سے حاصل فرمائی۔ پھر شرح بھائی تک پہنچے تو حضرت قبلہ شاہ صاحب
نے اپنے ہمراہ لیکر مراد آباد استاد اعلیٰ و صدر الانا منل امام المناظرین حضرت مولانا
مولانا حاج آقا فاضل العزیز محمد عظیم الدین صاحب قدس سرہ کی خدمت اندس میں
جائے۔ حضرت صدر الانا منل قدس سرہ نے آپ پر خاص شفقت یہ فرمائی کہ دو لکھ
موسوسہ تعلیم دیا کرتے تھے۔ شرف حضرت کی بارگاہ عالی میں چند مخصوص طلبہ ہی
اعمال رہتے۔ آپ نے پندرہ سال تک اس مدرسہ میں جامعہ بغیر مراد آباد سے علوم دینیہ
اصول و مشروعات کی سند امتیازی طور سے حاصل فرمائی۔ بعد فراغت درسی کتب کے
حاصل کامل حضرت مولانا منل قدس سرہ نے اپنی خدمت میں اور باقاعدہ و عقلی
ادب و تقویٰ نویسی کی تعلیم دی۔ یہاں تک کہ حضرت نے اپنے اخیر زمانہ حیات میں دعائے
مہم موصوف اور زکریا دست منظر میں اپنی فکر آپ کو متغیر کر کے بیجا کامیابی
مقام و اکرام اور دعاؤں سے سرفراز فرمایا۔ اور حضرت صدر الانا منل قدس سرہ نے
لکھ مراد آباد میں شریفیہ لکھ کر اسے حضرت امام اہل سنت مجددین و ملت مولینا

مولوی امجد الشاہ محمد احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کر لیا اور
حضرت حقیقت آمنا و عارف باللہ سید الحقین مولانا مولوی امجد الشاہ صاحب رضا خان
صاحب رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ المشائخ امام العزیز مرصع العلما
قطب عالم مولانا مولوی امجد الشاہ السید علی حسین صاحب اشرفی کچھوچھو رحمۃ
اللہ علیہ نے اپنے سلسلہ کی اجازت خلافت عطا فرمائی۔

حضرت صدر الانا منل قدس سرہ کی ایمان سے آپ نے اپنے وطن مالون میں
۱۲۴۲ھ میں ایک مدرسہ کھلی کی شہر اور تاریخی مسجد جہان فانی میں قائم کیا۔
جس کا نام عل من مصلیٰ املا صلیہ حضرت صاحب رکھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ جہاں پر
ہر چار طرف ظلمت کی گھمٹ گھوٹ گھٹائی ہوئی تھیں مذہب اہل سنت کا کوئی
مدرسہ نہ تھا۔ آپ نے محلہ محلہ تقریباً گیس۔ مذہب ہر ماہ سے خوبی پیشروں کی طرح
آپ کی طرف لپکے ٹکڑے ٹکڑے اللہ رب العزت کے نام پر اور دین حق کی خاطر قربانیاں
دیں اور ان سے مقابلہ کر کے اپنا حق اتر قائم کیا۔ ۱۲۴۹ھ میں حضرت صدر الانا منل
قدس سرہ نے اس مدرسہ کا نام مدرسہ اہل سنت اجماع العلوم تجویز فرمایا۔ آپ کئی سال
تک لوچہ اللہ پاکسی خواہ گدس دیتے رہے آپ کو ہمیشہ تعلیم دین نفی کا شوق رہا جو
اور متعلق جو پر تفریحاً تیس سال مدرسہ مذکور میں ہر قسم کے علوم عربیہ کا درس دیا بغیر دیکھا
کتب کا مطالعہ کی جسکی بنا پر آج بغیر تعلیم جامع العلوم میں۔ علمائے اہل سنت
اپنی مشکلات میں آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ آپ کا علمی احترام فقط مومنین
بلکہ خائفین کو بھی کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ قادیانی دیوبند مسکا شاہ ہے۔ آپ کا مشغل درس
کے ساتھ افتاء بھی رہا ہے۔ سو وقت تک افتاء دل کی سات جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔

شاہزادہ میں آپ کی موجودگی اور ضروری سمجھی جاتی ہے شہر کے شہر آپ کی ایک
 عہد کی تقریر سے بدل جاتے ہیں۔ بعض اہلین کی ہر سوں کی محنت فلک میں ال جاتی ہے
 و بعض آپ کے نام سے تعمیر جاتے ہیں۔ غرض کہ حضرت تمام فرق باطلہ کے رد و ابطال کے کٹر
 و تقریراً امتیازی شان رکھتے ہیں۔ اگرچہ کہ سال ہی ہے مجبوریاں محذوریں ہیں
 لیکن کثر اوقات خدمت دین یا اعلیٰ العزت ہی میں گزر گئے ہیں۔

آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن میں رد سیف ایمانی، عطر الکام
 الیہ، اہل المقال، خواجہ کا جواز و حق، غازیان، سفر حجاز، ریاض الشہداء
 و شہداء، نائب چھپ چکی ہیں اور ہر خاص و عام ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس
 کے علاوہ ری میں یہ کتاب جو پیش نظر ہے تحریر فرما کر اہلسنت پر اصرار عظیم فرمایا
 اللہ تعالیٰ اس پیش پہاڑ کو قبول فرما کر آپ کو شفا کے کمال اور توفیق
 و عجب اہلسنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

اصیٰق ام المہین ابوالحسن مستبک المہین

ہندہ غامضی۔ (منشی) صغیر احمد اشرفی قادری سہیلی

۲۵ جمادی الاول ۱۳۸۱ھ

نوٹ:- کوئی صاحب بھی اپنی مصنف کی تحریر یا اجازت و معاہدہ کے بغیر اس
 کتاب کو طبع کرانے کی کوشش نہ کریں ورنہ قانونی کارروائی کے لئے وار ہونے
 کا شہرہ

مصنف کتاب ہذا کی بعض مطبوعہ تصانیف

(۱) سبیل ارشاد و مقلب رو سیف ایمانی، بروی اشرفی نقاد و مولوی عبد الشکور
 مکتوی نے مدلول اہلسنت کی قرآن میں کھا کھا کر اپنی مجموعی طاقتوں کے ساتھ کتاب سیف
 ایمانی تیار کی تھی اور اس کے مسائل مختلف قیما پر نہایت ذہل و ذہنیہ عبارت پیش
 کر کے اپنے عقائد و مسائل کی تائید کی تھی۔ ہر وہابی کو یہ دعویٰ تھا کہ تاقیامت اہلسنت
 سے اسکا جواب نہ ہو سکے گا اس رد نے سیف ایمانی کی دھجیاں اٹا دیں انکی کوششوں
 پر ہابی پھر دیا اور تمام جہالات و غفالت و باہرہ کا پروہ فاسق کر دیا۔ ان کے باوجود سزا
 سوالات کے جوابات ایسے جکے پاس یہ کتاب ہو رہ وہابی متاخر کا دم بند کر سکتا ہے۔

(۲) عطر الکلام فی استحقاق المولود والقیام بنفیان رولہ بند نے میلاد شریف و قیام
 کے بدعت و حرام ہونے پر اپنی پوری توانی کے زور لگا کر ایک رسالہ جمع کیا تھا۔ اس کتاب میں
 انکی ہر دلیل کا قہر رد ہر جملہ کامکت جواب دیدیا گیا ہے جبکہ دیکھ کر مخالفوں کے حوصلے
 پست ہو گئے۔ ہمیں ٹوٹ گئیں اور پھر ہمیں میلاد قیام کو آیات و احادیث اور اجماع
 و قیاس چاروں دلائل سے ثابت کر دیا اور منکرانہ کی محنت قائم کر دی یہ رسالہ جیکے پاس
 ہو وہ کسی سے دب نہیں سکتا۔

(۳) اہل المقال لغارت رویت اہل۔ ہمیں رویت ہلال چھ طرق موجب کی تقابیل
 اور ہمیں وہ طریق چنے رویت ہلال ثابت نہیں ہوتی انکے دلائل بیانات مضمرات آلات جڑ

سیدنا امیر المومنین کا وٹا دیکھ کر دیکھو۔ دارالمیں ریلی ویزن کی خبر ان کے احکام شہادت کے شہادت
میں اور ضروری احکامات یہ معلوم ہے۔

۱۷۱۔ قول امیر المومنین نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر کریمین کے مسلمان و
موجودہ ہونے پر مسلم شریعت کی اس حدیث اور قول امیر المومنین سے استدلال کے لئے اس رسالہ میں ان
حدیث اور قول امام کے مقدمہ و جوابات دیکھ کر ان کا مسلم و موجود ہونا دلائل کی روش سے ثابت
کر دیا گیا ہے اس رسالہ کا مطالعہ کرنے ضروری ہے۔

۱۷۲۔ قول کا جواز و حق عازمان سفر حجاز۔ اس پر فرمیں کے اور کہنے کیلئے قول کا جواز
بہایت ضرورت دلائل سے ثابت کیا گیا ہے یہ رسالہ اس وقت بہایت ضروری ہے۔

۱۷۳۔ بیان عن الشہداء۔ روایت میں موانع کرنا بہایت معتبر و مشہور کتاب تھی یہ صرف
اس میں حق فہم کے اہست پھر ملاحظہ ہوتے تو اسی سوانح کرنا میں موقع موقع اس کتاب کی
وہی۔ مسدسات، مشیخ، مشیخات، طبع ہو گئے کتاب ان کا مجموعہ بارہ مجاہد ہو گیا۔

۱۷۴۔ رد شہاب ثاقب۔ شہاب ثاقب یہ وہ کتاب تھی جس پر ۵ سال دہائیہ کو یہ ناز تھا کہ اسکا
کوئی جواب نہیں دیا گیا حضرت حضرت نے ان کے ۵ سالہ ناز کو اسکا رد لکھ کر خاک میں ملا دیا اور ان
کے کو صلیب پر لٹا کر دیا۔ دہائیہ سے مالوم کرنا والا کیلئے اسکا پاس ہونا ضروری ہے۔ عمدہ کتابت
و کتابت کاغذ گھیر رنگین ڈائل سال ۱۳۵۲ء صفحہ ۵۲۸۔

۱۷۵۔ اجماعی کتب خانہ۔ مجلد دہا سراسے۔ سنجعل ضلع مراد آباد۔ یو۔ پی
پست ۲۱۔ مرکز می مدراہنت اہل العلوم مسجد جہان نال سنجعل ضلع مراد آباد۔

مرکزی مدرستہ اہل العلم و فضل

۱۳۳۳ھ میں قائم ہوا جس سے اب تک کثیر علماء، حفاظ و مبلغ مفتی رہنما نظر خطیب، اقرار اور امام پیدا ہوئے اور چورہے ہیں۔ اس ادارہ کی دینی و علمی خدمات قابل فراموش نہیں، بالخصوص دس دہائیوں ایسے مدارس دینیہ کے حفظ و بقا کی بڑی ضرورت ہے جن کا انحصار محض اہل خیر حضرات کی امداد و اعانت پر ہے۔

لہذا اہل خیر حضرات سے گزارش ہے کہ زکوٰۃ، صدقات فطرہ، چرم، قہ بانی نیز ہر قسم کی اعانت سے اس دارالعلوم کو تقویت پہنچا کر ثواب عظیم کے مستحق ہوں اور اپنے حلقہ اثر میں بھی اہل خیر حضرات کو امداد کی ترغیب دے کر اجر جہنم کے حقدار ہوں۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء

محمد اخصاص اہل الدین اجمالی

نظام علی و مولیٰ مرکزی مدرستہ اہل العلم و فضل ضلع مراد آباد
پتہ: پلاٹ نمبر ۱۱۱/۱۱۱